اورینٹل کالج میگزین

نومبر ۱۹۶۴ء

جلد ۴۱ عدد ۱

عدد مسلسل ۱۵۹

ایڈیٹر :

ڈاکٹر سید عبداللہ

★

باہتمام مسٹر احسان الحق ، ہیڈ کلرک ، یونیورسٹی اورینٹل کالج ، لاہور
پرنٹر و پبلشر اورینٹل کالج میگزین ، جدید اُردو ٹائپ پریس ، لاہور
میں طبع ہو کر اورینٹل کالج ، لاہور سے شائع ہوا

سالانہ چندہ : چھ روپے

فہرست مضامین

منشی غلام حسین جوہر بیدری
(دکن)

از

جناب محمد سخاوت مرزا صاحب
بی ۔ اے' ایل ایل ۔ بی

شائع شدہ : یونیورسٹی اوریئنٹل کالج میگزین ، نومبر ۱۹۶۴ع

منشی غلام حسین جوہر بیدری

(دکن)

منشی غلام حسین المتخلص بہ جوہر، محمد آباد[1]، بیدر، قدیم دارالسلطنت بہمنیہ موجودہ علاقہ حیدر آباد دکن کے مشہور فارسی شاعر، ادیب اور مؤرخ تھے، جو اپنی گراں قدر تالیف، تاریخ ماہ نامہ کی وجہ سے مشہور ہیں۔ مگر ان کے تفصیلی حالات اور کارنامے ابھی منظر عام پر نہیں آئے، ہم یہاں ان کے کچھ مختصر و جامع حالات اور تصنیفات پر روشنی ڈالتے ہیں۔

بزمانۂ قیام بیدر شریف، مجھ سے بعض احباب، ان کے حافظہ و ذہانت کے متعلق عجیب قصے بیان کیا کرتے اور مبالغہ سے کام لیتے۔

---

(۱) محمد آباد بیدر دکن کا ایک تاریخی شہر ہے، جو سلاطین بہمنیہ و بریدیہ کا ڈھائی سو سال تک پایۂ تخت رہا۔ کچھ عرصہ تک سلاطین عادل شاہیہ میں شامل رہا، بالآخر عالمگیر نے اس کو ۱۰۶۶ھ میں فتح کیا۔ اس کے بعد آصف جاہی حکومت میں شامل رہا، اور اب علاقہ میسور اور کچھ مہاراشٹر میں شامل ہے۔ یہاں کی قابل دید قدیم عمارتوں میں قلعہ بیدر، مقابر سلطان احمد شاہ بہمنی و علاؤالدین بہمنی، گنبد سلطان علی برید، مدرسہ محمود گاواں وزیر اعظم سلاطین بہمنیہ محمد شاہ بہمنی۔ درگاہوں اور گنبدوں میں خواجہ ابوالفیض من اللہ حسینی، شاہ قطب علی ثانی وغیرہ نبیرگان خواجہ گیسو دراز قدس سرہ۔ شیخ بہاء الدین عارف کی درگاہ نبیرگان غوث اعظم، درگاہ شیخ نور سمنانی، خلیفہ سلسلۂ میر اشرف جہانگیر سمنانی رح شیخ ابراہیم ملتانی خلیفہ شیخ ابراہیم بھکری۔ شیخ محمد ملتانی وغیرہ زیارت گاہ خاص و عام ہیں۔ یہاں کی خاص صنعت بیدری بٹن، حقے، عطردان اور پاندان، جو مرکب سیاہ دھات پر سونے چاندی کی پچی کاری ہوتی ہے، نہایت مشہور ہے، جو اب بھی موجود ہے۔ (ملاحظہ ہو "بیدر" مؤلفہ غلام یزدانی (انگریزی) مرقع سلطانی و تاریخ سلاطین دکن عبدالجبار خان ملکاپوری مطبوعہ)۔

وہ یہ کہ لوگ ان کو اسناد معاش خاندانی دکھلانے کے لیے پس و پیش کیا کرتے تھے، اس لیے کہ ان کا حافظہ بلا کا تھا ۔ ایک مرتبہ کوئی دستاویز پڑھ لیتے، تو اس کی نقل بلا دیکھے کر دیتے یا پڑھ کر سنا دیتے، غرض کہ بڑے ذہین تھے ۔ ان کا مکان اب بھی بیدر شریف میں موجود ہے، جو محلہ منہیار تعلیم میں ایک متوسط درجے کا مکان ہے، اور اب تک منشی جوہر کی حویلی کے نام سے مشہور ہے ۔ اس مکان کے سامنے ایک اور پختہ عمارت ہے، جس میں آج کل ضلع کے کلکٹر رہا کرتے ہیں ۔ اور یہ وہ عمارت ہے، جس کے متعلق مشہور ہے کہ یہاں نواب ناصرالدولہ آصف جاہ چہارم (جلوس ۱۲۴۴ھ) پیدا ہوئے تھے، چنانچہ اب بھی یہ ناصرالدولہ کی حویلی کہلاتی ہے ۔ اسی کے قریب مشہور مدرسہ محمود گاواں[1] اور قلعہ بیدر کی شاندار شاہی عمارتیں ہیں، جو سلاطین بہمنیہ اسلام کی یاد دلاتی ہیں ۔ یہاں کی مٹی شنجرفی سرخ ہے ۔ یہاں کے زندہ دل لوگ کہا کرتے ہیں : ع

خاک بیدر را بخون عاشقاں گل کردہ اند

یہ وہی قدیم بیڈر ہے، جہاں ''نل دمینتی'' کا افسانہ مشہور ہے، جس کو فیضی نے لکھا تھا ۔ اور اردو میں بھی اس مثنوی کا ترجمہ ہوا ۔

جوہر کے والد ماجد محمد فاضل ابن محمد صادق صدیقی التیمی المدنی کہلاتے ہیں ۔ گویا ان کے آبا و اجداد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے، ان کا وطن آبائی مدینۂ منورہ تھا ۔ اور یہ نواب نظام الملک آصف جاہ اول (متوفی ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۷ء) اور نواب ناصر جنگ

---

(۱) مہاراجہ کشن پرشاد آنجہانی نے مزار محمود گاواں پر ایک کتبہ نصب کرا دیا تھا، جس کا تاریخی مادہ قدیم ہے

ع بے گنہ محمود گاواں شد شہید

شہید (متوفی ۱۱۶۴ھ / ۱۷۵۰ء) کے معاصر تھے، جن کو عربی و فارسی علوم متداولہ اور خطاطی میں بڑی مہارت تھی ۔ ان کو خطاطی میں مشہور استاد محمد دلیر خلف محمد علی گوہرین رقم کے بھائی مست علی خطاط سے تلمذ تھا ۔ محمد فاضل کے معاصرین میں غلام علی آزاد بلگرامی، مولوی قمرالدین اورنگ آبادی اور سراج اورنگ آبادی وغیرہ تھے ۔

جوہر اپنے والد ماجد کی خطاطی کے متعلق اس طرح رقم طراز ہیں :

محمد دلیر[1] خلف محمد علی گوہریں رقم شولا پوری که در خط نسخ و ثلث و ریحان و نستعلیق، قایم مقام پدر بود، محمد باقر وغیرہ خوش نویسان حیدر آباد طرز نزاکت ازو تعلیم گرفتند، برادرش میاں مست علی بنواب ناصر جنگ شہید تعلیم خط نستعلیق و مصوری می داد، والد فردوس محال ایں عاصی المکنٰی بابوالفضل الملقب به ابوالفضل ظہیرالدین المشہور به محمد فاضل در نستعلیق شاگرد میاں مست علی بودند، و در خط شکسته شاگرد مرزا محمد علی شکسته نویس الخ ۔

جوہر فارسی کے بلند پایه شاعر، مؤرخ اور ادیب تھے ۔ جوہر تخلص تھا، نیز علم رمل، نجوم، هیئت و هندسه، تصوف، فن عروض و سیر اور حدیث پر بھی عبور تھا ۔ فہرست نفایس عربی و فارسی کتب خانه آصفیه میں مرتب نے لکھا ہے که غلام حسین جوہر یکے از افاضل زمانه و مصنف فرزانه، ملک دکن بوده، علاوه ایں کتاب (ماه نامه) دیگر مصنفات هم ازو بوجود آمده الخ ۔[2]

جوہر کی تاریخ ولادت اور مولد کا پته نہیں چلتا، البته تاریخ ماه نامه مؤلفۂ جوہر کی داخلی شہادتوں اور قراین سے پته چلتا ہے که

---

(۱) تاریخ ماه نامه فارسی، صفحه ۱۱۹ مخطوطه کتب خانه آصفیه ۔
(۲) فہرست نفایس، صفحه ۲۳۰ کتب خانه آصفیه ۔

وہ اورنگ آباد میں ، جب کہ ان کے پدر بزرگوار ، آصف جاہ اول کے زمانہ میں وہاں موجود تھے ، تقریباً ١١٥٨ھ/١٧٤٥ء میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ وہ تاریخ مذکور میں ، جو ١٢٢٩ھ/١٨١٣ء میں اختتام کو پہنچی ، یہ اشارہ کرتے ہیں ''گذشت از عمر من ہفتاد'' یعنی تالیف ماہ نامہ کے وقت ان کی عمر ستر سال سے زاید تھی ، ماہ نانہ کا مادہ تاریخ یہ ہے۔

گفت ''گویا مشرق انوار حسن مہ لقا''
١٢٢٩ھ م ١٨١٣ء

۔ جوہر ، ١١٨٧ھ/١٧٧٣ء میں جب کہ ان کی عمر تقریباً تیس سال تھی ، میر موسیٰ خان المخاطب بہ رکن الدولہ[1] دیوان تن ، ریاست حیدر آباد کے رفیق اور ملازم تھے ، ١١٩٠ھ/١٧٧٦ء میں غلام سید خان المخاطب بہ مشیر الملک المعروف بہ نواب ارسطو جاہ[2] وزیر نواب آصف جاہ ثانی میر نظام علی خان کے دربار میں باریاب ہوئے ، اور بوجہ قابلیت و ذہانت ارسطو جاہ نے ان کو اپنے میر منشی کی حیثیت سے مامور کر لیا ، اور بوجہ اعتماد صیغۂ راز بھی ان کو تفویض کر دیا تھا۔ نواب صاحب مذکور کے ساتھ جوہر بھی ١٢٠٣ھ/١٧٨٩ء میں[3] قلعہ پانگل اور سری رنگپٹن کی مہم میں بمقابلۂ ٹیپو سلطان شریک رہے۔ اس کے بعد جب دارالانشاء کا کام ، بجائے ان کے کسی اور کے سپرد کر دیا گیا ، تو جوہر مشہور جنگ کھڑلہ[4] میں ، جو نظام اور مرہٹوں کے درمیان ہوئی تھی ، شریک رہے۔

بعد ازاں جوہر اپنی خدمت سے سبکدوش ہو کر خانہ نشین ہو گئے ، اور اپنے وطن محمد آباد بیدر میں اطمینان کے ساتھ تصنیف و

---

(١) دربار آصف مطبوعہ ، صفحہ ٧٠۔

(٢) دربار آصف ، صفحہ ٨٧ ، حصہ آصف جاہی خاندان۔

(٣) دربار آصف ، صفحہ ٨١۔

(٤) جنگ کھڑلہ ، ١٢٠٧ھ میں نظام کی مرہٹوں سے فیصلہ کن جنگ ہوئی تھی۔ دربار آصف مطبوعہ ، صفحہ ٨٤۔

تالیف میں اپنا وقت گزارا ، اور بہت سی کارآمد کتابیں تصنیف و تالیف کیں ، جن کا ذکر سطور مابعد میں کیا جائے گا ۔

۱۲۱۸ھ/۱۸۰۳ء میں نواب آصف جاہ ثانی میر نظام علی خاں کا انتقال ہوگیا ، تو ملک میں ایک عام پریشانی پھیل گئی ۔ محمد آباد بیدر کے لوگ بھی سخت پریشان تھے ، کیوں کہ رگھو ناتھ راؤ ہولکر[۱] مرہٹہ کی بیدر پر یلغار کی افواہ تھی ۔

نواب سکندر جاہ آصف جاہ ثالث ۱۲۱۸ھ/۱۸۰۳ء کی تخت نشینی کے گویا آٹھ سال بعد ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں جوہر پھر حیدر آباد آ گئے ، اور یہاں مہاراجہ چندو لال کے دربار میں باریاب ہوئے اور ایک اردو قصیدہ بشکل مخمس ، بر سر دربار سنایا ، جس کو مہاراجہ نے بہت پسند کیا ، اور جوہر کو اپنے درباری شعراء میں شامل کر لیا ۔ مہاراجہ بہادر کو مرزا بیدل کا کلام بہت پسند تھا ، اس لیے ان کی مجلس میں بیدل کی غزلیں پڑھی جایا کرتی تھیں ، اور علماء و شعراء اور حاضر دربار اس کے ایک ایک شعر کی شرح کرتے اور بڑی بڑی نزاکتیں بیان کیا کرتے تھے ، اور بحث و مباحثہ میں کمال موشگافی سے کام لیا جاتا تھا ۔ جوہر نے بھی ایک بیت کی شرح کی ، اور اپنی جولانی طبع کے جوہر دکھائے ۔ مہاراجہ نے بحیثیت ایک حَکَم اس کو بہت پسند کیا ، اور اس ایک بیت کی شرح کا صلہ جوہر کو ایک ہزار روپیہ عطا فرمایا ۔

حیدر آباد کی مشہور و معروف طوائف مہ لقا بائی چندا[۲] ، جو بڑی طباع اور ذہین تھی ، جوہر نے اس کو ایک مرتبہ نواب

---

(۱) رگو ناتھ مرہٹہ کا پہلا حملہ بیدر پر بزمانہ آصف جاہ ثانی ۱۱۸۰ھ میں ہوا تھا ۔ اس وقت بیدر کے قلعہ دار مرتضیٰ خاں تھے ، اور ست گزی توپ ، ست گزی برج سے سر کی گئی تھی ۔ اس سے مراد وہی فتح میدان توپ معلوم ہوتی ہے (بیدر کا ئیڈ انگریزی ، مؤلفہ فرامرز جنگ تعلق دار ، صفحہ ۸۹ مطبوعہ) ۔

(۲) [illegible]

ارسطو جاہ کے دربار میں دیکھا تھا، یہ اس کا ابتدائی شباب کا زمانہ تھا۔ اور یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ۱۱۹۷ھ میں ارسطو جاہ مہم تسخیر نرمل (ضلع عادل آباد) سے فارغ ہو چکے تھے، مگر چندا بائی سے ان کا ربط ضبط قائم نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں جب جوہر چندو لال کے دربار سے وابستہ ہوئے، تو مہ لقا کی شاعرانہ محفلوں میں شریک ہوئے اور اس کے علمی ذوق سے متأثر ہوئے، اور یہ بھی محسوس کیا کہ مہ لقا کو تاریخ سے بھی خاصی دلچسپی ہے، کیوں کہ وہ اکثر تاریخی کتب کا مطالعہ کیا کرتی تھی۔ اس کو روضۂ الصفا اور حبیب السیر وغیرہ مستند تاریخیں پسند تھیں۔ جوہر تقریباً ایک سال حیدر آباد میں رہے، اور اسی سال یعنی ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں اپنے وطن محمد آباد بیدر واپس آ گئے۔ تین سال کے بعد ۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء میں مہاراجہ چندو لال کے فرزند کی شادی میں شرکت کے لیے حیدر آباد تشریف لائے، اور ایک مثنوی تہنیت نامہ جو شادی کے تکلفات، زیبائش و آرایش اور مادہ ہائے تواریخ شادی پر مشتمل تھی، لکھ کر لیتے آئے، اور مہاراجہ کے ملاحظہ میں پیش کی۔ نیز ایک اور خاص تالیف تحفۃ الہند بھی پیش کی، جس کا تاریخی نام ''تحفۃ الہند مہاراج'' رکھا تھا، جس کے اعداد ۱۲۳۳ھ برآمد ہوتے ہیں۔ اس میں دکن اور ہندوستان کے راجاؤں کے حالات اور ان کی دریا دلی اور سخاوت کا ذکر تھا۔ اسی زمانہ میں مہاراجہ کے برادر عزیز راجہ گوبند بخش صوبیدار اورنگ آباد و خاندیس کی ملاقات سے بھی مشرف ہوئے۔ نیز ماہ لقا بائی چندا کے پاس بھی گئے، جس کا علمی ذوق و شوق بڑھ گیا تھا، جو نماز عصر کے بعد اکثر اپنی محفل میں تاریخ پڑھا کرتی تھی۔ جوہر نے اس کو حبیب السیر، روضۃ الصفا، نادر نامہ جلاء العیون اور اردو اور فارسی

شعرا کا کلام پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ایک روز مہ لقا بائی نے جوہر سے کہا کہ آپ مؤرخ ہیں، میرے نام سے ایک تاریخ لکھ دیں، جو با تصویر ہو، اور اس کا موضوع ''آصفی خاندان و امراء اور اہل کمال'' ہو تو بہتر ہے۔ چنانچہ جوہر نے یہ تاریخ اسی کے نام کی مناسبت سے ''ماہ نامہ'' مرتب کی، جس کا ذکر اور ابواب کی تفصیل ہم سطور ما بعد میں کریں گے۔

معاصرین امراء:

والیٔ ریاست حیدر آباد، میر اکبر علی المخاطب نواب سکندر جاہ آصف جاہ سوم (۱۲۱۸ھ / ۱۲۴۴ھ) کی تاریخ جلوس تخت نشینی کا قطعہ کہا۔ لکھتے ہیں کہ ''این قطعہ سال جلوس میمنت مانوس آں خورشید اوج ریاست چوں لعل از بدخشان طبع جوہر کمتر برآمدہ گوہر موزونیت افزود قطعہ ؎

حبذا صبح طرب خیز بہار نو روز
گشت بر تخت حمل خسروِ انجم لمعان
یعنی نواب فلک جاہ سکندر شوکت
شد چو خورشید بر اورنگ دکن نور افشان
ہست امید کہ از صولت افواج بہار
لشکر بہمن و دے زود گریزد ز جہان
گرہا و رنگ دکن شاہ سکندر جاہ است
گشت دستور معظم چو ارسطو ذی شان
سال تاریخ جلوس شہ افلاک سریر
صبح اقبال ندا کرد کہ ''خورشید زماں''

۱۲۱۸ھ

قطعۂ وفات میر عالم :

اپنے مربی میر عالم بہادر[1] متوفی ۱۲۲۳ھ وزیر حیدر آباد کی تاریخ وفات کہی ؎

افسوس کہ آں میر و ظہیر عالم | با نام نکو رفت وزیر عالم
جوہر زسنیت انتقالش گفتا | حقا بہشت جائے میر عالم

۱۲۲۱ھ

قطعہ وزارت نواب منیر الملک[2] وزیر اعظم حیدر آباد :

''قطعہ تاریخ وزارت منیر الملک[2] خلف الصدق اشجع الملک نبیرہ حیدر یار خاں شیر جنگ[3]۔ جوہر بے جوہر اگرچہ ازیں مقدور بملازمتش جہت ادائے تہنیت نرسید، اما نظر بر سوابق رسوخ بترسیل مادہ ہائے تاریخ مدارالمہامی کوشید، ہر چند بصدور جواب سرمایۂ طمانیت، اما ثبوت بعمر سوابق بندگیہا چہرۂ بشاشت افروخت ؎

شکر خدا بسال سعید و زمان نیک | مامور شد بنظم وزارت وزیر شاہ
تاریخ ایں جلوس بفرمود ہاتفے | بدر منیر اوج وزارت بعز و جاہ

۱۲۲۳ھ

و نہ ؎

شد مرجع سرکار و امیر ناظم | فرمود خرد ''اوج وزیر اعظم''

۱۲۲۳ھ

معاصرین :

آپ کے خاص معاصرین میں مشہور مؤرخ و مصور و خوش نویس شاہ تجلی علی مؤلف تزک آصفیہ تھے، جن کے متعلق لکھتے ہیں :

''شاہ تجلی مصور، خوش نویس و خلیق و لطیف و ظریف، محبوب القلوب امراء، در نظم و نثر و معلومات فارسی مہارت کلی داشت، اکثر راگ

(۱) میر عالم وزیر حیدرآباد (معاصر ٹیپو سلطان شہید)، متوفی ۱۲۲۳ھ، درباد آصف ۸۸۔

(۲) منیرالملک وزیر حیدرآباد، دربار آصف، صفحہ ۸۴۔

(۳) حیدر یار خاں شیر جنگ $\frac{۱۱۶۵}{۱۲۰۸}$ھ جد اعلیٰ سالار جنگ، اول دیوان حیدر آباد دکن، (محبوالسیر مطبوعہ)۔

مالا و مرقعات و قطعات تیار کردہ بذی مقتدران میفرستاد ' و مورد عنایت میشد ۔ نواب مستطاب مشیر الملک ارسطو جاہ مراعات ھا میکردند' تا در سنہ ۱۲ھ سرائے آخرت خرامید ' خلفش شاید استعداد پدر بہم رسانیدہ باشد'' (صفحہ ۱۲۳ ' ماہ نامہ) ۔

دوسرے مولوی صفدر المخاطب بہ فخر الاسلام خاں نایطی شافعی' تلمیذ مولوی قمرالدین اورنگ آبادی ۔ بزمانہ حج علماء مکہ معظمہ سے صحیح بخاری کی تکمیل کی ۔ خوش تقریر تھے ' ایک تفسیر پارۂ عم ہندی (اردو) میں لکھی تھی ۔ ۱۲۱۷ھ میں وفات پائی ' خود جوہر نے تاریخ رحلت کہی ۔ ''رونق بزم اسلام رفت''

۱۲۱۷ھ

تیسرے محمد باقر خوش نویس المخاطب بہ نادر رقم خان حیدر آبادی کی خطاطی کے متعلق لکھتے ھیں کہ ''در نفس الامر اگر ملا میر علی و میر عماد ' و آغا رشیدا زندہ می بود او را بنادر رقمی می ستود ۔'' حالا بتعلیم مرشد زادۂ آفاق سلیماں جاہ بہادر متعین و بمدد خرج معقول معزز و مشین ۔''

اپنے چوتھے معاصر حضرت شاہ معین علی تجلی کے متعلق لکھا ھے : ''شاہ معین علی تجلی از قوم مغل ترکمان است ' بلباس فقر مخلع می بود در خوش نویسی ممتاز خصوصاً در خوش نویسی طرز آغا شفیعا نظیرے نداشت ۔ خطش سر زلف عروساں خط نسخ می کشید الخ ۔

مؤرخین میں آپ کے ھم وطن ' مولوی قادر خاں بیدری بہت مشہور مورخ تھے ' جن کی متعدد تواریخ قطب شاھی و آصف جاھی ـــــ اورسیر ھند و گلگشت دکن مشہور ھیں ۔ یہ بھی ادارۂ نواب شمس الامراء سے وابستہ تھے ۔

وفات :

جوھر نے کب وفات پائی ؟ پتہ نہیں چل سکا ۔ چونکہ تاریخ

ماہ نامہ (۱۲۲۹ھ) کی تالیف کے وقت، بقول جوہر، ان کی عمر ستر سال تھی، اس لحاظ سے ان کی وفات کا زمانہ عشرۂ چہارم یا پنجم، تیرھویں صدی ھجری معلوم ھوتا ھے۔

تصانیف :

ھم یہاں جوھر کی بعض تصانیف کا کسی قدر تفصیل سے تعارف کرتے ھیں :

۱- مہر و ماہ غیر منقوط :

(الف) ۱۹ جزو یا ۳۰۴ صفحات متوسط تقطیع، جس میں ایک مقدمہ اور دو رسالے مہر لامع اور ماہ ساطع شامل ھیں۔ آغاز : فہرست رسالہ ھائے کتاب غیر منقوط موسوم بمہر و ماہ مشتمل بر مقدمہ و دو رسالہ یکے موسوم بہ مہر لامع دیگر موسوم بہ ماہ ساطع تصنیف احقر کمتر غلام حسین جوھر ولد محمد فاضل مرحوم ابن محمد صادق صدیقی تیمی المدنی۔۔ (عربی)۔

(ب) مہر لامع : تصنیف ۱۲۲۰ھ در منقبت خلفاء راشدین و آل اطہار، مثلاً لکھا ھے : رسالہ اول بمہر لامع محتوی بر بست و یک لمعہ۔ لمعۂ اول حمد و سپاس، لمعۂ دوم نعت سید الانبیاء، لمعۂ سوم منقبت حضرت ابوبکر صدیق رض و حضرت عمر رض و حضرت عثمان رض و حضرت علی رض و حضرت حسنین رض و شہادت و آئمہ معصومین وغیرہ۔

(ج) ماہ ساطع : سات لمعات پر مشتمل ھے : مثلاً حمد و نعت، مدح صحابہ، عشرۂ مبشرہ و آئمہ اطہار رض۔ لمعۂ چہارم مدح آصف جاہ میر اکبر علی خاں

سکندر جاہ ' لمعہ پنجم میں مدح میر ابوالقاسم المخاطب به میر عالم بہادر ' لمعۂ ششم میں مدح نواب منیر الملک و امین الملک و شمس الامراء ' لمعۂ هفتم در شرح خطبه تالیف کتاب ۔

۲۔ متفرق رسائل :

رسائل علم رمل ' اصول نجوم ' مقدمات هئیت و هندسه ' معرفت و حقائق و معارف ' عقاید اهل ملل و نحل اور تدبیر مدن (بطرز اخلاق ناصری) ۔

۳۔ تاریخ ماه نامه :

حسب ذیل جملہ ۱۴ ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے ۔ ہر باب لمعہ سے شروع ہوتا ہے :

لمعۂ اول . . آصف جاہ اول نظام الملک ۔

لمعۂ دوم . . میر احمد خاں ناصر جنگ ۔

لمعۂ سوم . . سید محمد خاں صلابت جنگ ۔

لمعۂ چہارم . نواب میر نظام علی خاں آصف جاہ ثانی ۔

لمعۂ پنجم . . برادران آصف جاہ ثانی ۔

لمعۂ ششم . . امراء عہد غفران مآب ۔

لمعۂ هفتم . . نواب سکندر جاہ آصف جاہ ثالث ۔

لمعۂ هشتم . . امرائے نامدار و منتخبان عہد ' خصوصاً ماہ لقا بائی چندا ۔

لمعۂ نہم . . حالات صوبہ جات دکن ' و ہند و سلاطین ہر صوبہ ۔

لمعۂ دہم . . شرح مسافت و منازل ہندوستان و بادشاہان آنجا ۔

لمعۂ یازدھم . قلعه جات هندو دکن در عهد شاهجهان -

لمعۂ دوازدھم . مخلوقات عرش و کرسی و افلاک سبعه و تقسیم اربا‌ع الارض -

لمعۂ سیزدھم . عجائبات روئے زمین -

لمحۂ چهاردهم . پیدائش انهار و جبال و عجائبات -

لمحۂ پانزدھم . خاتمه ' دیوان اشعار هندی و فارسی وغیره (مخطوطه ادارۂ ادبیات) -

قطعه تاریخ ماه نامه ؎

شکر حق فرمائش ماه سپهر دلبری
ماه نامه گشت لامع چوں مه بدر الدجیٰ
سال اتمامش چو جوهر جست از ماه فلک
گفت "گویا مشرق انوار حسن مه لقا"
۱۲۲۹ھ

مگر فهرست مخطوطات ادارۂ ادبیات میں ماه نامه کا سنه تالیف ۱۲۳۳ھ بیان کیا گیا ہے ' جس کی اس تاریخی قطعه سے مطابقت نہیں ہوتی -

گذشت از عمر من هفتاد کجا شعر و کجا فکر و کجا دل
ولے فرمائش آں ماه پیکر نموده طبع جوهر را منور

ماخذ:

(۱) روضة الصفا مولفۂ محمد بن خاوند شاه - (۲) روضة الاحباب مؤلفۂ میر جمال الدین عطاء الله - (۳) تاریخ فرشته - (۴) مرآة العالم مؤلفه خواجه بختاور خاں - (۵) تاریخ اقبال نامه جهانگیری - (۶) اکبر نامه ابوالفضل - (۷) مآثر الامراء مؤلفه شاه نواز خاں مرتبه آزاد بلگرامی - (۸) تاریخ هند خافی خاں مؤلفه میر هاشم خوافی - (۹) چار چمن مؤلفه

رانے چتر من - (۱۰) سواغ دکن مؤلفہ منعم خاں ھمدانی - (۱۱) تاریخ مہابھارت - (۱۲) ھفت اقلیم مؤلفہ محمد امین رازی - (۱۳) شاھنامہ فردوسی - (۱۴) تاریخ بہمنی (۱۵) تاریخ قطب شاھی مؤلفہ قادر خاں بیدری - (۱۶) زبدۃ التواریخ - (۱۷) حبیب السیر - (۱۸) عالمگیر نامہ - (۱۹) شاہ جہان نامہ (۲۰) توزک آصفیہ -

مخطوطہ کتب خانہ کا آصفیہ ترقیمہ یہ ہے :

ایں کتاب حسب الحکم نواب محمد علی خاں بہادر فرزند ارشد نواب علی محمد خاں بہادر صف شکن جنگ غالب الدولہ مغفور ابن محمد تقی خاں بہادر - مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ (سنٹرل لائبریری) حیدر آباد دکن (نمبر ۱۰۴ تاریخ فارسی قلمی) مکتوبہ ۱۲۲۸ھ - کاتب سید اسد اللہ حسینی عرف ابوشاہ - گویا یہ مخطوطہ سال تصنیف سے ۸ سال بعد کا مکتوبہ ہے، جو مؤلف کی زندگی میں لکھا گیا -

تاریخ رسالہ مہر لامع :

قصیدہ ابیات اکمال رسالہ مہر لامع و مادۂ تاریخ آں در حساب دو الفاظ غیر منقوط ہے

حمد مر اللہ را، دادہ مرا الہا مہا

در دو سدس ماہ کردم مہر لامع دار را

دہ صد و دو صد و دو دہ سالہا کردم عدد

۱۲۲۰ھ

دو دہ ماہ صمد ماہ حرام و عمرہ ھا

بستم ماہ رجب

ماہ سادس مرحلہ را صدر آرا آمدہ

(منزل ششم قمر در جوزا)

اول دار عطارد کرد ما وا وسرا

خانۂ عطارد

مہر ہم در دار سادس کو عطارد را
(خورشید در سنبلہ کہ منزل برج کرد)

اصطلاح اہل اعداد دو صد کردم ادا
(نجوم)

واہمہ در داد مردم را ورود ہولکر[۱]
(نام)

مرہمہ رم کردہ، در دار دگر کردہ سرا
(پہیرویل ؟)

——*

لمعہ گراسم رسالہ مہر لامع کردہ ام
در مطالعہ ہر کہ آرد در دہد ما را دعا
کردہ ام آمد امر اہل علم را کل طلا
عطرسا کردہ دمار عاطر اہل ولا
سہو و محو آمد اگر در سطر و کلکم لا محال
حلّہ اصلاح گردد مہر لامع را عطا
عرصۂ کم آمدہ راہ سواد مہملہ
ادہم کلکم رود رہوار کام مدعا
راس اکمال سطور مہملہ در سال حال
مہر لامع کرد دل را مطلع طور ہدا
۱۲۱۹ھ

رسالہ ماہ ساطع :

رسالہ دوم غیر منقوط موسوم بماہ ساطع مشتمل بر ہفت لمعہ :

آغاز : حمدًا للّٰہ لا الٰہ الا ہو لہٗ الملک و لہٗ الحمدُ صمدًا لاحدًا و لا عدًا، دوامًا و سلامًا و اکرامًا لرسولہ محمّدٍ و آلہ و مدامًا ۔ الخ

(۱) ہولکر مشہور مرہٹہ سردار، تاریخ ہندوستان مرتبہ سلسلہ جامعہ عثمانیہ ۔

موضوع :

در ذکر بعضے از ارکان سلطنت آصف جاہ سلیمان قدر میر اکبر علی خان بہادر سپہ سالار نواب شمس الامراء سید ہدایت علی خان[1] دلیر دل جنگ، و سید اولاد علی خان بہادر المخاطب بہ انور جنگ ' ضیاء الملک سہام الدولہ سردار جنگ ' نواب ارسطو جاہ مدار المہام سلطنت آصفیہ حیدر آباد دکن ۔

آخر الذکر سے مخاطبت یوں کرتے ھیں : سر آمد[2] ہمدم و ہمکلام ملک عصر ما لامع الملک سہام الدولہ سردار معرکہ و دلاور عرصہ ھا ۔

ارسطو جاہ کے ذکر میں لکھا ھے : "ارسطو جاہ غلام سید خان مرحوم کہ این ذرۂ بے مقدار ثبوت رفاقت قدم در عین معاودت مرحوم از پونا نگارش کردہ بود ' یاران نخواستند کہ ایں عریضہ بنظر مرحوم بگزرد ' چوں مہملہ بود دریں رسالہ داخل کردہ شد ۔"

جس سے پتہ چلتا ھے کہ حاسدین نے اس عریضہ کو اپنی رقابت کی وجہ سے نواب کے ملاحظہ میں پیش کرنے کا موقع نہیں دیا ' جس کا مختصر اقتباس درج ذیل ھے :

سلالۂ امراء مکرم اعصار ' اسوۂ رؤساء عمدۂ کامگار ' مدار المہام ممالک محروس ' ہمدم و ہم صلاح مالک الملک ' کاؤس ادھم سوار ' عرصۂ اعداء رم سوار ' رہوار صرصر او سحر دم ' سر گروہ مردم عالم ' ہمدم مالک ملک صمصام و علم ' مورد صد مہر و عطا و کرم ' سرگروہ اکمل اولاد آدم ' ہراول عسکر اسلام ' رماح معرکۂ حسام ' دلاور اسد

---

(۱) دلیر دل جنگ عم بزرگوار نواب صدیق حسن خان ' نواب بھوپال بھی اپنے برادر عزیز اولاد علی خان انور جنگ کے ہم راہ حیدر آباد دکن آگئے تھے ' سرکار نظام کی بیش بہا خدمات انجام دیں (ماہ ساطع قلمی ' صفحہ ۱۱۳) ۔

(۲) ارسطو جاہ مشہور وزیر حیدر آباد متوفی ۱۲۱۹ھ ۔

دل، صارم اعداء سگی ؟ در وا محکمۂ عدل و داد الخ - ورق ۱۰۷ ب تا ۱۰۹ الف -

مکتوب موسومہ سید اولاد حسن المخاطب سید اولاد علی خاں انور جنگ :

عنوان : ''مسودۂ مہملہ در خدمت نواب سید اولاد علی خاں[1] بہادر انور جنگ -'' مدعا رسا! در ماہ حال در سمع محرر در آمد کہ ہولکر معہ سہ لک سوار، و ہمسر او سردار دگر معہ لک سوار، اول ممالک مالوہ و اسلام گدہ و کرھا و معمورہ دھار کردہ، حالا حصار محکم آگرہ و کول و سہسرام را ہم در احاطہ حکم در آوردہ، و سواد آگرہ را رھا کردہ، حالا در گردا گرد کوہ کوکلا و سواد امرسر معسکر دارد، در ماہ موسم دسہرہ ہر دو سردار مسطور علاحدہ علاحدہ در معرکہ اول اہل کلاہ دود دمار مردم ہر دو عسکر را در ہوا دادہ، در گروہ عوام روداد معرکۂ ہولکر و اہل کلاہ معلوم عالم آمدہ، سواد ولا سواد او احوال مرور کما ہو لا معلوم، ارصداء کلام مردم عوام مسموع آمد کہ ہولکر دو کس مردم عمدہ رؤساء اہل کلاہ در سلسلۂ اسارا مسلسل کردہ

---

(۱) سید اولاد علی بخاری (انور جنگ) از احفاد حضرت مخدوم جہانیاں بڑے فاضل تھے تلمیذ شاہ عبدالعزیز محدث وغیرہ - (انور جنگ) نواب صدیق حسن خاں نواب بھوپال کے جد امجد تھے - حیدر آباد دکن چلے آئے تھے، جن کی حیدر آباد میں بڑی عزت تھی - قلعہ دار گولکنڈہ بھی رہے ان کو موضع گھن پور محاصلی پانچ لاکھ بطور جاگیر دیا گیا تھا - مرہٹوں کے مقابلہ میں گراں قدر خدمات انجام دیں، جس سے متعلق یہ مکتوب بے نقط، جوہر نے آپ کو لکھا تھا، مشہور نواب شمس الامراء آپ کے معاصر تھے (ماہ نامہ مؤلفہ جوہر) - البتہ مولانا مہر نے ان کا نام اولاد حسن لکھا ہے اور تاریخ ولادت ۱۲۰۰ھ بیان کی ہے، جو صحیح نہیں معلوم ہوتی ہے، کیوں کہ نظام علی خاں آصف جاہ ثانی ۱۲۱۸ھ میں فوت ہوئے، اس لیے ان کا ورود سولہ سترہ سال کی عمر میں بعد حصول تعلیم قرین قیاس نہیں (جماعت مجاہدین، صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ)، البتہ ممکن ہے کہ ان کا اصل نام اولاد حسن، اور اولاد علی خاں خطاب ہو-

دارد ـ واسطهٔ ماکول و مطعوم لا روح محروس آمده ، کاه . . . . . اول سحر در دهارک حصار ما وا کرده ، حارس حصار سر آمد اسرار کامگار والاهمم سمو الکرم الموسوم حامد حمد کردگارا اطلاع کرد ، مالک الصدر ارک و حصار ، رحم و کرم کرده ، ما دام او همراه کاؤ را در حصار ارک ما وا کرده ، مواد ماکول و مطعوم عطا کرده ، و عامل مکروه عمل ، حارس کسل و علل دو کراه را اعمال کار محال را الوداع . . . . الحال که راؤ دامو در هوا دار سرکار کرم مدار سر آمد امراء کامگار حامل و عامل سه لک عدد دام هاء مهر دار آمده . . . . ، الله کرم محلل ـ موکر ؟ لا حال را دادم ، و کارهاء موهومه را در محل حصول مدعا دارد ـ الحال آمدم در مدعا ، آه و دردا که عمر سحر سوارم دردام حصارا معطل کام سر آمد و کام آهو طالعم در کل ولاء عاطل درآمد ، گو هر کمالم در سلک کره دار ، و محک حالم معدوم ؟ ادوار ، کاسهٔ سرم دهر کردار دوار ، و لولوء احمرم سرگرم انتظار ، کام معدهٔ روحم در طمهٔ سلاسل ماکول ، و کاسهٔ مرد مک دلم در سرمهٔ املح مکحول ، طومار کاسهٔ کار املا حواله صرصر سموم ، و مطول لاله کردار سواد سطورم و سمه دار هموم ، اما لکوک حمد واحد الصمد که دلم در کل ولا مواد مکر و حسد کم آلوده ، درود محمد و آل محمد ـ مطلع سرم در سده مطلع سحر گاه املم طالع در رحم دادا را امل محکم دارم که مآل کار در دوسرا مسعود ، و راحم سوء اعمالم مالک الودود واحد محمود گردد ، و گروه احرار آل محمد رسول کردهٔ در ساعه معاد مدد دهد ، اللهما مملوک سراسر الحاحم دور؟ راه سوء اعمال مساح دمار روحم در عطر حصول اصلی اسرار معطر . . . و در سوداء سرم هواء اعمال صالحه و اکمار درا در سماط کرم و آلاء عام محروم مدار ، در صدور سوء اعمال مردم آه گرم ارم و دم سرد ، در ورود

موسم هر دم صد کسل دارم و لک درد ، هر سحر و مساء امل کامل دلوم که کسل دردم دور گردد ، در سر، و صدر و معده و دل و دماز همه ممر روح آرا سم رسد ، اولا داوارا ؟ اسمک دوا آمد و عطاک در درس هر گدا - اسمک لِکُلِّ دَاءٍ دواءٌ و آلاءُكَ لِكُلِّ مملوک عطاءٌ مملوک را هموار درگاه مالک راه کو ، و محکوم را و راء حکم حاکم محل و ماوا کدام کو، داورا گروه صلحا را واسطهٔ ورع و صلاح صدر آرام گاه دارالسلام حاصل، و ما مردم طلحا را رحم و کرم، و الا درگاه راحم کامل حوصله کم مدرکه دهر و سلک سوء کردار ، و وسع در اکه مولع کارهاء صالحه محامد اطوار ، حوصله کم مدلل عمل لا حاصل ، و کسر در کم ، عامل امور لا کامل هردم ، اول که اصل ما همه مردم عالم آمد ، در دارالسلام حلو کلام معلم کرده ، سلک او را مصدر سهو و محو کرد ، و اُمِّ کل حوّا را محروم ، و صاحب آدم همدم ، مگر دمع هموم و ملال سه صد سال و ورد اسماء محمد و آل را سر کمال و مسئله رحم و کرم و الاء رحم احوال آدم مملو کلال آمد ، راحما ، دعا گوء کرد اساس در اولاد آدم و مورد لک لک سهو و مصدر کرور کرور سوء ، اعمال عمده در هر دم، اگر در سوام مسدود گردد ، درد دل مرا کدام کس در سمع آرد ، حاله کسل و عمل دلرا مالوم ، و سر امور دار لا مواسا هر دم را در همدم لا حواس دارد ، هر کس را در عالم واسطه و عماد و مراسم اعلا ، وردو اوراد . . . لا طمع ، عطاء اهل عالم را معدوم ، و طمع و سوال درگاه و الا را مرسوم دل دارم ، اهل دول لا رحم - و اهل رحم و کرم کم ، و درک ما در سامحه لا مدار ، در عهد و عصر در مساعده لا هموار ، در اداء امراهُم ولاهُ مودوده ، آلودهٔ صدهم و الم ، و در مورد عطاء حد و حلل لا درم ، سالم و دام و در مم درگره مهر و کرم درگاه و الا حاصل ما ، و حال و

مآثم در ساعه و . . . محل سرور واصل در هر دم و سال عمر در کرد آلامم آرد ، دوحهٔ املم در گلکدهٔ حصول ، ماسول کار ، داد رسا ! کدام اسم اعلا را ورد دارم که داء حصول مسئول گردد ، و کدام واسطهٔ اعمال صالحه را در کار آرم که مر او اس ماسولم در رسد ، لا علمم و لا همم ، همه دم در درد و الم ، و در همه گروه مملوک کار عالم مدار کمم ، در و سواس کدهٔ عدمم و مسلسل سلسلهٔ هر سهم و در هوس وصول شده حرمم سرگرم آه سردم ، و راه کو که مهر سحر آسا ، سراسر کردم ، اسطار مدرار کرم در همه ارم کده ها رسا ، و هر گاه در امل کده رحم و الا کوه آسا ، اگر کامم کوه گردد لا محال ، و اگر گه دم عطر عود دهد کرم کمال ، مالکا ! همه گروه مملوک را آلاء لا احصا دادهٔ ، و در کام هاء همه که و مه آمادهٔ ، حصد ام کو ، درهم کدام سو ، صداء آلام ؛ حامه وار هر دم در کوکو و هوهو ، و موء کرد مرد مکم در لولوء ، دموع مملو ، و آهم را سرمه در گلو ، و کامم ، مهوس اطمهٔ حلو ، و هوا و حرصم در کرد حلو ، دلم هر دم در حصول کار لا حاصل رود و هر سحر در دلم مهر هوس دگر دهد ، الٰهی ! کردگارا ، دل هوس آمودم را هوس حصول اصل مدعا ده ، و اراده ام را راه مذکور امور مکروه آمدم ، اگر احوال عسر امور کس را اطلاع دهم ، دلم عار دارد و اگر کس مرا عُلّه و دام و درم دهد ، آهو دلم در صحراء اکراه ، گروه گروه آمد ، الٰهی ! مرا در دام حرص و هوا و کرد مکان ؟ اموالکده مهر محمد ده و آل اطهار کمار ، الٰهی ! همه آس را حواله کرم والا کرده ام ، درد دل را سوء رحم والا آورده ام ، اللّٰهم صلی علیٰ محمّد و آله و اولاده هم اهل الکلام و مصدر الالهام (ماه ساطع ، مخطوطه سالار جنگ لائبریری ، ورق ۱۲۶ تا ۱۳۲) -

خطبۂ بے نقط عربی از جوہر:

عنوان: ''خطبه هو الله الملک العلام''

الحمد لله حمداً لا احصاء حمداً دواماً و سلاماً دواماً لرسوله محمداً و آله مداماً۔

الا! اهل الاسلام، اسمعوا و صلوا و سلموا و آله الکرام و کلما ادو رکوعاً و سلاماً کلموا حمد الله و اسماءهٔ لا اله الا هو لا احصاء حمده و آلاءهٔ و لا عدّ اسماءهٔ، اما حمدٌ لکل حال مسعود، و اسمع الطاعه لرسوله و الوالامر و احکامه محمودٌ هو الله الاکرم ارسل رسلا اعلمهم اکملهم رسولٌ احمد محمد صلعم و هو علمکم و هداکم ما لا علمکم و امرلکم امر مرحوما کالصلواة و الصوم و الصلاح و السداد و عمل الصالح (الخ) — (سهر لامع)۔

جوہر نے صنعت مہملہ میں سیرت نبوی کا خلاصہ بیان کر دیا ہے۔ بعض اشعار اور تاریخ وصال محبوب رب العالمین صلعم تبرکاً درج ذیل ہے:

ماہ ساطع:

لمعۂ دوم: نعت نبوی، منظوم ؎

کلک ما را مدح او در ها دهد — سطر سلک لولوء لالا دهد
حارس درگاه او حور و ملک — گرد سده سرمهٔ هر مردمک
مادح او در سواد گلکده — حاسد او در حرور موصده
مولد او مکهٔ دار الحرم — مورد او مصر احرام امم
الواع مکه کرد او داد گر — کرد دار الملک را مصر دگر
راه ما را داد در دار السلام — روح او را لک درود و لک سلام

تاریخ وصال آنحضرت صلعم (جو لفظ ''ھو'' سے برآمد کی گئی ہے) :

در حساب جمل او نتائج طبع جوہر کمتر سے

در اول ارواح محمد آمد مہر سحر مطلع سرمد آمد
ہر گاہ ارادۂ احد کردہ او در کلمۂ ''ھو'' وصال احمد آمد
۱۱ھ

غرض غلام حسین جوہر انشا پردازی میں، اپنے زمانے کے بڑے علامہ، ابوالفضل اور فیضی، نیز مؤرخ اور خطاط تھے، جنہوں نے تاریخ میں بڑا اچھا ذخیرہ چھوڑا۔ جس میں سلاطین لنگہ، ملتان اور سندھ کے سمہ اور ارغون خاندان کے حالات بھی درج ہیں۔ (ملاحظہ ہو ۳ ماہ نامہ، ۳۷۳)۔

مآخذ :

(۱) فہرست نفایس کتب خانہ آصفیہ مطبوعہ جلد اول۔

(۲) تاریخ ماہ نامہ مؤلفہ جوہر، مخطوطہ آصفیہ کتب خانہ، حیدر آباد دکن (۲/۱) ۔ دربار آصف، مؤلفہ گوہر حیدر آبادی مطبوعہ۔

(۳) مہر لامع (قلمی) — غیر منقوط، مؤلفہ جوہر، کتب خانہ سالار جنگ، حیدر آباد دکن۔

(۴) ماہ ساطع (قلمی) — غیر منقوط، مؤلفہ جوہر، کتب خانہ سالار جنگ، حیدر آباد دکن۔

(۵) فہرست اردو مخطوطات، ادارۂ ادبیات حیدر آباد، جلد ۳۔

(۶) تقصار الجیود الاحرار من تذکار جنود الابرار۔ نواب صدیق حسن خاں، مطبوعہ بھوپال ۱۲۹۸ھ۔

(۷) مآثر دکن ، مؤلفه سید علی اصغر بلگرامی ، مطبوعہ ۔
(۸) حیات مہ لقا بائی چندا ، مؤلفه غلام صمدانی گوہر ، مطبوعہ ۔
(۹) حدیقة العالم ، میر عالم ــ قلمی (کتب خانه سالار جنگ) ۔
(۱۰) دفتر فصاحت ، مؤلفه تجلی علی شاہ ــ قلمی (کتب خانه سالار جنگ) ۔

سخاوت مرزا

دور جاهلیہ میں عربوں کا
تنقیدی شعور

از

ظہور احمد اظہر

(شائع شدہ : یونیورسٹی اورینٹل کالج میگزین ، نومبر ۱۹۶۴ء)

دور جاہلیہ میں عربوں کا تنقیدی شعور

کھرے کھوٹے کی تمیز اچھے اور برے کا فرق انسانی فطرت کا خاصہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور کی دو عظیم اور ممتاز قوتیں ودیعت کی ہیں جن کے بل بوتے پر وہ زندگی میں ارتقا کے طویل مراحل کو طے کرتا رہا ہے، انسان غاروں سے نکل کر آبادیوں میں منتقل ہوا۔ میل ملاپ کی زندگی اختیار کی اور تمدن و ثقافت کو تدریجا ترقی دیتا رہا حتیٰ کہ اس بیسویں صدی کی روشنی میں انسانی تمدن و ثقافت اور علوم و فنون انتہائی بلندیوں کو چھونے لگے ہیں لیکن ان تمام مراحل ارتقا میں عقل و شعور انسان کے لیے فیضان ربانی اور فطری روشنی کا کام دیتے رہے۔ اس نے ہر ایجاد کو عقل کی کسوٹی پر پرکھا، اس کی قدرو قیمت کو پہچانا اور کھری اور مفید چیز کو پسند کرکے قبول کیا اور کھوٹی اور مضر چیز کو ناپسند کرکے ٹھکرا دیا۔ اسی اچھے برے کی پہچان اور کھرے کھوٹے کی تمیز کا نام تنقید ہے تو جب انسان دوسری تمام اشیاء میں چھان پھٹک اور پرکھ سے کام لیتا ہے۔ تو ادب میں ایسا کیوں نہ ہو جس کا موضوع خود انسان اور فطرت ہے؟

ادب اور ادبی تنقید دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں بلکہ ادبی تنقید خود ایک صنف ادب ہے جسے ہم وصفی ادب، یا تنقیدی ادب کہتے ہیں۔ جونہی کوئی ادبی تخلیق سامنے آتی ہے اس کی تنقید بھی وجود میں آ جاتی

ہے (من صَنَّفَ فَقَد اَستَہدَفَ : جس نے تصنیف کی نشانۂ تنقید بن گیا) اس لیے یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ سب سے پہلا نقاد بھی سب سے پہلے شاعر کے فوراً بعد پیدا ہو گیا تھا اس اصول سے شاید ہی کسی قوم کی ادبی تاریخ مستثنیٰ ہو سکے ۔ یہ اور بات ہے کہ ابتداء میں تنقید سادہ اور سطحی ہوتی ہے جسے ہم سلبی تنقید کہتے ہیں اور جو سلیقہ اور ادب کے ذوق سلیم پر مبنی ہوتی ہے ۔ ابتدائی تنقید ادبی خوبیوں یا نقائص کی توجیہ پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے کسی ادبی تخلیق کی پسند یا نا پسند اور قبولیت یا رد کرنے پر اکتفا کرتی ہے ۔ ایجابی تنقید بعد میں پیدا ہوتی ہے جو ادب کی ظاہری و باطنی خوبیوں کی توجیہ پیش کرتی اور عیوب و نقائص کی نشاندھی کرتی ہے اور اسباب و دلائل سے کسی ادبی تخلیق کی قدر و قیمت اور افادیت کو ثابت کرنے کے قابل ہوتی ہے ۔

قدیم اقوام میں یونانی قوم ادب و تنقید میں ایک اہم اور ممتاز مقام رکھتی ہے لیکن کیا ان کے ہاں تنقید کے اصول و نظریات روز اول ہی سے مکمل اور واضح شکل میں موجود ہو گئے تھے ؟ نہیں ، بلکہ یونانی تنقید بھی سادہ سطحی اور سلبی انداز سے ایجابی انداز کی طرف بڑھی ، پانچویں صدی قبل مسیح کے آغاز میں ایتھنز ڈرامائی شاعری کا مرکز بن چکا تھا اور یونانیوں کے الیاذہ اور اودیسا کی تدوین مکمل ہو چکی تھی جس نے ادبی تنقید کا میدان گرم کر دیا تھا لیکن اس کا دارومدار سادہ ذوق پر تھا اور نقد و تبصرہ کے معین اور واضح اصول موجود نہیں تھے ۔ پھر اسی صدی کے آخر میں سقراط آیا جو آغاز کار میں اگرچہ سوفسطائی نظریات کا پیرو کار تھا مگر بعد میں اس نے تنقید میں ایک الگ اور مستقل مسلک اختیار کیا اور اپنے اساتذہ کے مسلک کی

تحلیل و تنقید کرکے اس کی بنیادیں ہلا دیں ۔ اس کے نزدیک بلاغت ایک ایسا فن ہے جس سے اشیاء کی حقیقت معلوم کی جاتی ہے ۔ سقراط کے بعد اس کا شاگرد افلاطون آیا جس نے بلاغت کو ایک الہامی چیز قرار دیا جسے انسان کوشش اور ارادے سے حاصل نہیں کر سکتا بلکہ یہ صرف پاکیزہ نفوس کا خاصہ ہے جنہیں حقائق اشیا کا ادراک ہوتا ہے ۔ اور پھر وہ انہیں شعرونثر یا فلسفہ کی صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں ۔ پھر چوتھی صدی قبل مسیح میں ارسطو ظاہر ہوا اور اپنی غیرفانی کتاب (Poetica and Rehtorica) میں خطابت و شاعری کے اصول پیش کیے ۔ یہی کتاب ہے جو نقد و بلاغت میں اولین مرجع تسلیم کی جاتی ہے[1]۔

یہی حال عربی تنقید کا ہے ۔ اس نے بھی اسی طرح ارتقائی مراحل طے کئے ہیں اور سلبی انداز سے ایجابی انداز اختیار کیا ہے رفتہ رفتہ نقد و بلاغت کا فن آگے بڑھتا رہا اور اصول وضع ہوتے رہےہیں ۔ چنانچہ دور جاہلیت میں ادبی تنقید شعر و شعراء کے متعلق جستہ اور سطحی آراء سے عبارت تھی جن کا دارو مدار سادہ اور فطرتی ذوق پر تھا ۔ قبائلی تعصب ، اسواق عرب اور بادشاہوں اور رئیسوں کے درباروں تک رسائی ایسے امور تھے جنہوں نے شاعر کو بادیہ نشین عربوں میں بلند مقام عطا کر دیا تھا ۔ شعراء میں مقابلے اور منافست کی دوڑ شروع ہو گئی اور شعراء کے موافق یا مخالف تنقیدی آراء بھی وجود میں آگئیں جو کبھی تعریف و تقریظ کا پہلو لیے ہوئے ہوتیں اور کبھی نکتہ چینی اور عیب جوئی تک محدود رہتیں ۔ لیکن عربوں کے پاس کوئی معین اور طے شدہ اصول نہیں تھے بلکہ جاہلی تنقید کا انحصار اس بات پر تھا کہ شعر

---

(۱) اصول النقد الادبی : احمدالشائب ۔

نے سامعین پر کس حد تک اثر کیا ہے اور اس تنقید میں الفاظ اور معنی دونوں کا خیال رکھا جاتا تھا۔

دور جاهلیت میں عربوں کی تنقیدی آراء کا تفصیلی جائزہ پیش کرنے سے پہلے اس مقام پر چند اہم امور کی طرف مختصراً توجہ دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اولاً ادب کے معنے اور ماهیت کی بحث

لسان العرب میں ہے کہ ادب کے اصل معنی دعوت دینا اور بلانا ہے چنانچہ جس کھانے کے لیے لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ اسے مادُبة کہتے ہیں ''والأدبة والمأدُبة والمادَبة كل طعام صنع لدعوة او عرس'' صخرالغی عقاب کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے:

كان قلوب الطير فی قعرعشها نوی‌القسب ملقی عند بعض المآدب

ترجمه: عقاب کے گھونسلے میں پرندوں کے دل یوں بکھرے پڑے ہیں جیسے کسی دستر خوان کے پاس خشک کھجور کی گٹھلیاں پڑی ہوتی ہیں۔

الادب مصدر ہے جس کے معنی لوگوں کو دعوت طعام دینا ہے۔ الآدب الداعی الی الطعام کو کہتے ہیں ''والادب الذی یتأدب به الادیب من الناس سمی ادباً لانه یأدب الناس الی المحامد و ینها هم عن المقابح'' وہ ادب جو ایک ادیب سیکھتا ہے اس لیے ادب کہلاتا ہے کہ وہ لوگوں کو خوبیوں کی دعوت دیتا ہے اور برائیوں سے منع کرتا ہے[1]۔

لفظ ادب کی اصل کیا ہے؟ اور یہ موجودہ اصطلاحی معنی میں کب استعمال ہونے لگا؟ اس سلسلے میں محققین کو تردد ہے اور وہ کسی حتمی نتیجه تک نہیں پہنچ سکے۔ پاکیزہ مفہوم رکھنے اور خفیف اور

---

(۱) لسان العرب ج ۱۲۰ : ۲۰۶ ۲۰۷ -

آسان ہونے کے باوجود یہ لفظ نہ تو قرآن میں مذکور ہے اور نہ جاہلی شعراء کے کلام میں ان اصطلاحی معنی میں استعمال ہوا ہے ۔ اس وقت دور جاہلی کی جو عبارتیں یا اشعار ہمارے پاس موجود ہیں ان میں اول تو یہ لفظ ان اصطلاحی معنی میں استعمال ہوا ہی نہیں اور اگر ہوا ہے تو ان عبارتوں اور اشعار کی حیثیت محققین کے نزدیک غیر مستند اور مشکوک ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کو ''ادب'' کی اصل کے متعلق بڑے تردد اور تاویلات سے کام لینا پڑا ہے ۔

مشہور اطالوی مستشرق پروفیسر نالینو کے نزدیک ''ادب'' کی اصل دأب بمعنی عادت ہے ۔ اس کا خیال ہے کہ یہ لفظ مفرد سے نہیں بلکہ جمع سے مشتق ہے دأب کی جمع أدْآب ہے جو بدل کر آداب ہو گئی جیسے بئر اور رئم کی جمع ابآر اور ارآم تھی جو مقلوب ہو کر آبار اور آرام بن گئی[۱]۔

ڈاکٹر طہ حسین نے ایک اور مفروضہ قائم کیا ہے جس کی بنیاد یہ ہے کہ ادب کا لفظ دیگر سامی زبانوں میں نہیں ملتا اس لیے ہے تو عربی الاصل مگر قرآن میں بھی مذکور نہیں اور کسی مستند حدیث میں بھی نہیں اس لیے قریشی زبان کا لفظ نہیں ہو سکتا بلکہ یہ ممکن ہے کہ کسی دوسرے قبیلے کی زبان سے آ کر قریش کی زبان میں داخل ہو گیا ہو[۲]۔

لیکن جاہلی شعراء کے کلام میں اس لفظ کا نہ ملنا اس بات کی قطعی دلیل نہیں کہ دور جاہلیت میں یہ لفظ مستعمل اور رائج نہ تھا ۔ کیونکہ شعر جاہلی کی بڑی مقدار ضائع ہو چکی[۳] ہے ۔ اسی طرح قرآن کریم میں لفظ ادب کا مذکور نہ ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ یہ قریش

---

(۱) تاریخ الآداب العربیۃ تالیف کارلونالینو' صفحہ ۱۱ ۔
(۲) فی الادب الجاہلی ۔
(۳) طبقات الشعراء' صفحہ ۱۷ ۔

کی زبان کا لفظ نہیں کیونکہ قرآن کریم نے قریش کی زبان کے تمام الفاظ کا احاطہ کب کیا ہے۔ اس لیے ہم ان تاویلات اور مفروضات کی بجائے ادب کو خالص عربی اور اپنی اصل پر ہونا زیادہ قرین قیاس خیال کرتے ہیں۔

عربی ادب کی کتابوں میں ایسے شواہد ملتے ہیں کہ ادب کا لفظ دور جاہلیت میں مستعمل اور رائج تھا۔ ابن عبدربہ نے نعمان بن منذر کا ایک خط نقل کیا ہے جو اس نے کسری شاہ فارس کو لکھا تھا اس خط میں یہ الفاظ بھی ہیں ''کلھم (العرب) الی الفضل منسوب و بالشرف والسؤدد موصوف وبالرأی الفاضل والادب معروف''[1] یعنی عربوں کا جو وفد میں آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں وہ سب بزرگ ہیں شرافت اور سرداری سے متصف ہیں اور فاضلانہ رائے اور ادب میں مشہور ہیں۔ عتبہ بن ربیعہ نے اپنی بیٹی ہند کے ہونے والے شوہر (ابوسفیان) کا نام لیے بغیر اس کی خوبیاں شمار کراتے ہوئے کہا ''. . . . بدرارومته وعزعشیرته یؤدب اھله ولایؤدبونه'' یعنی وہ اپنے خاندان کا چاند اور عزت ہے۔ وہ انہیں ادب سکھاتا ہے وہ اسے ادب نہیں سکھاتے اور ہند نے جواب دیا تھا ''انی سآخذه بادب البعل'' میں بھی اس کا شوہر کا سا ادب کروں گی''[2]

رسول اکرم اور صحابہ کے عہد میں بھی یہ لفظ ثقافت کے معنی میں استعمال ہوا ہے جو اصطلاحی معنی کے بالکل قریب ہے۔ آپ نے فرمایا ''أدبنی ربی فاحسن تأدیبی و ربیت فی بنی سعد'' مجھے اپنے پروردگار نے خوب ادب سکھلایا ہے اور بنی سعد میں میری تربیت ہوئی ہے۔ عبداللہ بن مسعود کی حدیث میں قرآن کریم کو ''مأدبة اللہ'' اللہ کا دستر خوان

---

(۱) العقد الفريد، جلد ۱، صفحہ ۹۹۔   (۲) الأمالی، جلد ۲، صفحہ ۱۰۴۔

کہا گیا ہے جو انسانیت کے لیے ادب و اخلاق اور اعمال صالحہ کی دعوت پیش کرتا ہے ۔ حضرت علی نے بنوامیہ کے متعلق فرمایا ''واما اخواننا بنوامیة فَقَادَةٌ اَدَبَةٌ'' ہمارے بھائی بنوامیہ تو قائد اور دسترخوان پر بلانے والے ہیں ۔

بنوامیہ کے عہد میں ادب کا لفظ تہذیب اخلاق اور شعرونثر کی تعلیم کے معنی میں استعمال ہوتارہا ہے ۔ مؤدب اس شخص کو کہا جاتا تھا جو بچوں کو اخلاق اور شعر و نثر کی تعلیم دیتا تھا زیاد نے اپنے خطبے میں بنوامیہ کے متعلق کہا تھا ''فانهم ساستكم المؤدبون لكم'' پھر دوسری صدی ہجری کے وسط میں لغت ، صرف ، نحو اور اخبار و انساب بھی ادب میں شمار ہونے لگے ۔ عباسی تمدن جب علوم و فنون اور ثقافت و آداب معاشرت کا سیلاب لیے ہوئے ظاہر ہوا تو ادب کا دائرہ وسیع تر ہو گیا اور شعر و نثر اور علوم لغت کے علاوہ فلسفہ و سائنس علم الاخلاق اور علوم دینیہ جیسے تفسیر حدیث اور فقہ پر بھی ادب کا اطلاق ہونے لگا ۔ لیکن چوتھی صدی ہجری کے آغاز میں لفظ ادب کا دائرہ سمٹنے لگا ، ہر صنف علم نے ایک مستقل فن کی شکل اختیار کر لی اور اب صرف شعر و نثر اور اس کے معاون علوم بیانیہ (نقد و بلاغت) کا نام ادب[1] رہ گیا ، گزشتہ تفاصیل سے معلوم ہو گیا کہ ادب کا لفظ مندرجہ ذیل مراحل سے گزرا :

(۱) دور جاہلیت میں ادب دعوت اور اخلاق کریمانہ کے معنی میں استعمال ہوتا رہا ۔

(۲) زمانۂ آغاز اسلام میں علم و ثقافت اور شائستگی کے معنی میں مستعمل ہوا ۔

۱۔ فی الادب الجاہلی ۔

(۳) بنو امیه کے عہد میں شعر و نثر اور اخبار و انساب کی تعلیم کا نام ادب تھا ۔

(۴) عباسی دور میں علوم عربیہ کی جملہ اقسام کے علاوہ اجنبی علوم جیسے فلسفہ فنون جمیلہ اور دیگر علوم و فنون پر بھی ادب کا اطلاق ہونے لگا ۔

(۵) پھر جب ہر صنف علم نے ایک مستقل فن کی شکل اختیار کر لی ، تو ادب شعر و نثر اور نقد و بلاغت کا نام رہ گیا ۔

ثانیا : نقد

''النقد و التنقاد تمییز الدراهم و اخراج الزیف منها[1]'' نقد اور تنقاد کا معنی ہے دراہم میں تمیز کرنا ، اور ان میں سے کھوٹے دراہم کو الگ کرنا ، اور سیبویہ نے بطور استشہاد یہ شعر پڑھا ہے ؎

تنفی یداها الحصی فی کل هاجرة نفی الدراهم تنقادُ الصیاریف

ترجمہ : تپتی ہوئی دوپہر کو وہ (اونٹنی) اپنے پاؤں سے سنگریزوں کو یوں ہٹاتی جاتی تھی (چلتے ہوئے) جس طرح سنار دراہم کو جانچتے ہوئے الٹتا پلٹتا ہے ۔

''ونقدالشی ینقده نقدا اذا نقره باصبعه کما تنقرالجوزة'' یعنی نقد کا ایک معنی کسی چیز کو انگلی سے ٹھکرانا ہے جس طرح اخروٹ کو کھنکایا جاتا ہے ۔

''وفی حدیث ابی الدرداء انه قال : ان نقدت الناس نقدوك و ان ترکتهم ترکوك[2]'' یعنی حضرت ابو درداء سے منقول ہے کہ اگر تم لوگوں پر تنقید کرو گے (نکتہ چینی اور عیب جوئی کرو گے) تو وہ

۱۔ لسان العرب ج ۳ : ۴۲۵ ۔ ۲۔ السان العرب ج ۳ : ۴۲۶ ۔

بھی تم پر تنقید کریں گے لیکن اگر تم نے ان سے نہ چھیڑا تو وہ بھی تمھیں چھوڑ دیں گے ۔ اسی طرح نقد کا ایک معنی پرندے کا اپنی چونچ سے انڈا توڑنا اور دانہ اٹھانا بھی ہے ۔

معلوم ہوتا ہے نقد کا لفظ ادبی تنقید کے معنی میں عربوں نے بہت دیر کے بعد استعمال کیا ۔ اصل میں نقد کے معنی کھرے اور کھوٹے دراہم میں تمیز کرنا اور نکتہ چینی کرنا تھا ۔ نظم و نثر کی تنقید کے لیے اس کا استعمال مجازی ہے اور ادبی تنقید کے لیے موخرالذکر معنی (نکتہ چینی) کی بجائے اول الذکر (کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنا) معنی کا مجازی استعمال ھی موزوں اور مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن نقد ان مجازی معنی میں کب استعمال ہونا شروع ہوگیا تھا اس کے متعلق حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا ، صرف یہ معلوم ہو سکا ہے کہ یہ لفظ ادبی تنقید کے معنی میں تیسری صدی ہجری میں مستعمل و رائج ہو چکا تھا ، چنانچہ امام عبدالقاہر الجرجانی نے البحتری کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ اس نے ایک شخص کے پاس اشعار کی ایک کاپی دیکھی اور پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اس نے کہا کہ شنفری کے اشعار ہیں ، البحتری نے پوچھا یہ کہاں لے جاؤ گے ؟ اس نے کہا ابوالعباس کے پاس جاؤں گا اور اسے سناؤں گا ۔ اس نے کہا میں نے تمھارے اس ابو عباس کو کچھ دن ہوئے ابن ثوابہ کے ھاں دیکھا تھا لیکن مجھے تو وہ نقاد شعر نظر نہیں آیا (فمارایتہ ناقداً للشعر) اور نہ ھی وہ الفاظ میں کچھ تمیز کر سکتا ہے وہ تو کچھ ایسے اشعار کو اچھا سمجھتا اور پڑھتا ہے جو اچھے اشعار نہیں ۔ اس شخص نے کہا : شعر کی تنقید و تمیز ایک الگ فن ہے (امانقدہ و تمیزہ فھذہ صناعۃ اخری) لیکن وہ شعر کے اعراب اور نامانوس الفاظ کو تو سب سے بہتر جانتا ہے[1]

۱۔ دلائل الاعجاز صفحہ ۱۹۵ ۔

اس کے بعد نقد کا لفظ ادبی تنقید کے معنی میں عام استعمال ہونے لگا حتیٰ کہ شعراء اپنے کلام میں بھی اسی مجازی معنی میں اسے استعمال کرنے لگے - ایک شاعر کہتا ہے -

ان نقد الدینار علی الصیرف صعب فکیف نقدالکلام

یعنی جب دینار کا نقد و تمیز صراف کے لیے مشکل کام ہے تو پھر کلام کی تو بات ہی کیا ؟

متنبی کہتا ہے

رب شعر نقدتہ مثل ما ینقدرأس الصیارف الدینارا

میں نے کتنے ہی اشعار کی یوں تنقید کی (کھرے کھوٹے میں تمیز کی) جیسے ایک ماہر صراف دینار کو پرکھتا ہے -

اس کے بعد علماء نے نقد کا لفظ اپنی تالیفات ادبی کے نام کے ساتھ استعمال کرنا شروع کیا چنانچہ قدامہ بن جعفر (متوفی ۳۱۰ھ) نے فن تنقید پر جو کتاب لکھی اس کا نام ''نقدالشعر'' رکھا ' پھر علامہ ابوعلی‌الحسن بن رشیق القروانی (متوفی ۴٦۳ھ) نے اپنی کتاب کا نام ''العمدۃ فی محاسن الشعر و آدابہ'' رکھا جس کے متعلق بعض کا خیال ہے کہ اس کا اصل نام ''العمدۃ فی صناعۃ الشعر و نقدہ'' تھا[1]

اوپر کی بحث ہمیں ان نتائج پر پہنچاتی ہے

(۱) دور جاھلیت میں نقد کا لفظ ادبی تنقید کے لیے کبھی استعمال نہیں ہوا بلکہ اپنے اصلی معنی ، کھرے کھوٹے دراھم کی تمیز کرنا ' نکتہ چینی کرنا ، میں استعمال ہوتا رہا ہے حتیٰ کہ عہد رسالت اور عہد بنی امیہ میں بھی اس کا مجازی استعمال نظر نہیں آتا -

(۲) تیسری صدی ھجری میں نقد کا مجازی استعمال عام نظر آتا ہے

۱- اس النقد الادبی احمد بدوی -

حتی کہ شعراء کی زبان پر بھی عام ہو گیا تھا۔

(۳) قدامہ بن جعفر پہلا شخص ہے جس نے بحیثیت نقاد ادب یہ لفظ تصنیف کے لیے استعمال کیا۔ اس سے پہلے کے ادبا جیسے طبقات ... کے مصنف محمد بن اسلام الجمحی اور کتاب الشعر و الشعراء کے مصنف ابن قتیبہ کے ہاں یہ لفظ ان مجازی معنی میں استعمال نہیں ہوا۔

[illegible] : عربی ذوق

زمان و مکان۔ یا دوسرے لفظوں میں ماحول۔ اقوام کی جسمانی اور ذھنی نشو و نما کے علاوہ ان کے ذوق اور طبعیت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ عصر حاضر کے علمائے تمدن کے نزدیک خوراک، آب و ھوا اور نظریہ زندگی ھی وہ طاقتور عناصر ثلاثہ ھیں جن کے بل بوتے پر اقوام فاتح بنتی، ترقی کرتی اور علم و تمدن میں نام پیدا کرتی ھیں' عربوں کے حصے میں توان میں سے کچھ بھی نہ آیا تھا' چنانچہ خشک ریگستان' تپتی ھوئی دھوپ اور خانہ بدوشی کی زندگی نے عربوں کو نیز طبیعت اور متعصب مزاج بنا دیا تھا اس لیے انہوں نے کبھی فلسفیانہ ژرف نگاھی سے زندگی اور مظاھر فطرت پر نظر ھی نہ ڈالی تھی، بقول الجاحظ ان کے پاس نہ علم تھا نہ فلسفہ لیکن اس کے عوض میں فطرت نے انہیں دو ممتاز خوبیاں عطا کر دی تھیں۔ خوش بیانی اور بدیہہ گوئی ' اسی چیز نے فطری اور سادہ عربی ذوق کو شاعری کی طرف مائل کردیا تھا یہاں تک کہ وہ ان کا اوڑھنا بچھونا بن گئی اور الشعر دیوان العرب کے مطابق ان کی زندگی کے مظاھر کا عکس صرف ان کی شاعری میں دیکھا جا سکتا ھے۔

عربوں کے ذوق شعر کا اندازہ اس سے ھو سکتا ھے کہ وہ شعراء کے اسلوب بیان تک کو فوراً پہچان جاتے تھے ابن قتیبہ نے ذکر کیا ھے

کہ نابغہ ذبیانی نعمان بن منذر والئی حیرہ کا در باری شاعر تھا مگر کسی بات پر ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور اسی ناراضگی میں اس کی ھجو کہہ ڈالی تھی، نعمان کو اس پر سخت غصہ آیا اور اس نے نابغہ کو قتل کر دینے کی تدابیر سوچنا شروع کر دیں، نابغہ کو جب پتہ چلا تو وہ زبان بن سیار اور منظور بن سیار فزاری کے همراه حیره پهنچا، نعمان نے ان دونو فزاری سرداروں کے لیے ایک الگ خیمہ نصب کرا دیا، نابغہ بھی اس خیمہ میں ان کے ساتھ داخل ہو گیا اور نعمان کو اس بات کا علم نہ ہو سکا، نابغہ نے اپنے قصیدے کے کچھ اشعار کسی طرح مشہور کرا دیئے ان میں ایک یہ شعر بھی تھا

نبئت ان ابا قابوس اوعدنی ولاقرار علی زار من الاسد

یعنی مجھے معلوم ہوا ہے کہ ابو قابوس نے مجھے قتل کی دھمکی دی ہے اور جب شیر دھاڑنے لگے تو چین کہاں ؟

نعمان نے جب یہ اشعار سنے تو کہنے لگا : خدا کی قسم یہ اشعار تو نابغہ کے معلوم ہوتے ہیں، وہ کہاں ہے ؟ اسے بتایا گیا کہ وہ فزاریوں کے ساتھ ہے چنانچہ فزاری سرداروں کی سفارش پر نابغہ کو امان مل گئی،[1]

ذوق شعر کے علاوہ عربوں میں قوت حافظہ، حدت ذهن اور ذکاوت و فراست کا جوهر بھی تھا بلکہ انکی قیافہ شناسی اور فراست تو ضرب المثل ہے، وہ قدموں کے نشانات سے آدمی کو تلاش کرلیتے، قدم کا نشان دیکھ کر یہ بھی بتا سکتے تھے کہ یہ نشان عورت کا ہے یا مرد کا، بوڑھے کا ہے یا نوجوان کا، نزار کے بیٹے افعی جرهمی کے پاس اپنے باپ کی میراث کے متعلق جھگڑا طے کرانے کے لیے جا رہے تھے، راستے میں

۱- کتاب الشعر و الشعراء ۷۷-۸۸

انہوں نے دیکھا کہ ایک درخت کے پتے کسی اونٹ نے کھا لیے ھیں - مضر بن نزار نے کہا یہ پتے کھانے والا اونٹ کانا تھا ربیعہ نے کہا یہ اونٹ لنگڑا تھا ایاد نے کہا وہ دم کٹا تھا ' انمار نے کہا وہ اونٹ سرکش تھا ' وہ تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک شخص انہیں اونٹ تلاش کرتا ھوا ملا ' چاروں بھائیوں نے جب اونٹ کے اوصاف گنائے تو وہ کہنے لگا - میرا اونٹ بھی ایسا ھی تھا ؛ وہ کہاں ھے ، انہوں نے کہا ھم نے دیکھا نہیں - اس آدمی کو شک ھوا کہ اگر انہوں نے دیکھا نہیں تو اس کی علامات کیسے معلوم کر لیں اس لیے وہ ان کے پیچھے ھو لیا - جب وہ افعی جرھمی کے پاس پہنچے تو اس نے کہا جب تم نے اونٹ کو دیکھا نہیں تو اس کی علامات کیونکر بتا دیں ؟ مضر نے کہا میں نے دیکھا کہ وہ اونٹ شاخ کی ایک طرف کے پتے کھاتا ھے مگر دوسری طرف ایسے ھی چھوڑ دیتا ھے - میں نے اس سے اندازہ لگایا کہ وہ ضرور یک چشمہ تھا ربیعہ نے کہا میں نے دیکھا کہ اس اونٹ کا ایک پاؤں تو زمین پر پورا لگتا ھے مگر دوسرا ناقص ھے ، تو میں نے سوچا کہ وہ ضرور لنگڑا ھوگا، ایاد بولا میں نے دیکھا کہ اس کی مینگنیاں اکٹھی پڑی ھیں اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ وہ دم کٹا تھا - انمار نے کہا میں نے دیکھا کہ وہ اونٹ گھنے گھنے پتے کھاتا تھا اور پھر کسی اور گھنے پتوں والی ٹہنی کی طرف چلا جاتا تھا میں نے اندازہ لگایا کہ وہ اونٹ ضرور سرکش تھا - یہ سن کر افعی جرھمی نے اس شخص سے کہا جا اونٹ کہیں اور تلاش کر، پھر ان چاروں بھائیوں سے کہا کیا اس فراست کے بعد تمھیں میرے پاس آنے کی ضرورت ھے ؟

تو گویا بلاغت‌لسانی اور بدیہہ گوئی کے علاوہ عربوں کی ذھانت و فراست اور قوت حافظہ بھی کمال کی تھی - انھی اسباب نے عربوں کو شعر

و شاعری کا دلدادہ بنا دیا تھا وہ شعر کو سحر حلال کہتے تھے - ابن رشیق کا قول ہے کہ وہ ایک دوسرے کو تین چیزوں کے سوا کسی بات پر مبارکباد نہیں دیتے تھے - بیٹے کی پیدائش ، شاعر کا ظہور اور گھوڑی کے بچہ دینے پر[1] - شعر و شاعری کے اس ذوق و شوق کا ایک پہلو یہ بھی ہونا چاہیے کہ اچھے اور ردی شعر کی پہچان بھی ہو جسے ہم آج فنی اصطلاح میں ادبی تنقید کہتے ہیں - یہ مانی ہوئی بات ہے کہ اصطلاحات کسی فن کو نہ تو جنم دیتی ہیں اور نہ ہی فنی اصطلاحات کے عدم وجود سے کسی فن کے وجود کی نفی ہوتی ہے - بلکہ فن پہلے وجود میں آتا ہے اور جب وہ ابتدائی مراحل طے کر لیتا ہے تب اصطلاحات وجود میں آتی ہیں - دوسرے لفظوں میں یہ فن ہے جو اصطلاحات کو جنم دیتا ہے - موسیقی کی اصطلاحات جب موجود نہیں تھیں اور راگوں کے نام نہیں پڑے تھے تب بھی لوگ گاتے بجاتے تھے ، انجینیرنگ کے فن کا جب نام بھی نہیں تھا تو لوگ مکانات تعمیر کرتے تھے ، غرض عربوں میں نقد شعر کا رواج تھا اگرچہ اس کا نام ادبی تنقید یا نقد شعر نہیں تھا لیکن جاهلی عربوں کے تنقید شعر کے متعلق جو اقوال کتب ادب میں منتشر طور پر ملتے ہیں ان کی تفصیل میں جانے سے پہلے ان کی تاریخی حیثیت اور قدر و قیمت معلوم کر لینا مناسب ہوگا -

نقد جاهلی کی قدر و قیمت :

یہ معلوم ہے کہ لکھائی پڑھائی کا رواج عربوں میں نہ ہونے کے برابر تھا اور یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ دنیا کی ہر زبان کی ادبی تاریخ میں شعر کی حفاظت نثر پر مقدم رہی ہے اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ نثر عقل و فکر کی ترجمانی کرتی ہے مگر شعر جذبات و عواطف کی زبان ہے ، احساسات کی عکاسی کرتا ہے اور جذبات کو برانگیختہ کرتا ہے یا اس لیے

---

(۱) العمدة جلد ۱ : ۴۹ -

کہ شعر آہنگ و موسیقی کی وجہ سے دل کی گہرائیوں میں فوراً اتر جاتا اور انسانی حافظہ میں آسانی سے محفوظ ہو جاتا ہے اور دیر تک محفوظ رہ سکتا ہے مگر انسانی حافظہ نثری عبارت کا متحمل نہیں ہوتا ۔ نثر کی طویل عبارات اپنی حفاظت کے لیے قلم اور کاغذ کی محتاج ہوتی ہیں ۔ اس لیے ابتدا میں جاہل اقوام صرف اشعار ہی محفوظ رکھ سکتی ہیں نثر کے بعض ٹکڑے اقوال و ضرب‌الامثال کی شکل میں محفوظ رہ سکتے ہیں، جن کی حیثیت شک و شبہ سے بالا تر نہیں ہو سکتی ' یہی صورت حال قدیم عربی ادب کی ہے ۔

ابن رشیق نے ایک جگہ بیان کیا ہے ۔

" و قیل ما تکلمت به‌العرب من جید اَلْمَنْثُورُ اکثر مما تکلمت به من جید الموزون فلم یحفظ من المنثور عشره ولاضاع من الموزون عشره "[1] یعنی کہا جاتا ہے کہ عربوں کے ہاں اچھی نثر اچھی نظم سے زیادہ تھی مگر نثر میں سے دس فی صدی بھی محفوظ نہ رہ سکا اور نظم میں سے دس فی صدی بھی ضائع نہ ہوا ۔

پھر ابو عمرو بن العلاء کا یہ قول بھی ہمارے سامنے ہے " ما انتهی الیکم مما قالت العرب الا اقله ولوجاء کم وافرالجاء کم علم و شعر کثیر "[2] کہ عربوں نے جو کچھ کہا اس میں سے تمہارے پاس بہت تھوڑی مقدار پہنچی ہے اگر کافی مقدار پہنچ جاتی تو تمہارے پاس علم و شعر کی ایک بہت بڑی مقدار پہنچ جاتی ۔

اسی طرح ابن سلام کا بیان بھی قابل غور ہے " سب سے پہلے جس شخص نے اشعار عرب کو جمع کیا اور (عربی شعراء کے) واقعات بیان کئے وہ حماد الراویہ تھا لیکن وہ قابل اعتبار نہ تھا وہ ایک شخص کے اشعار دوسرے سے منسوب کر دیتا تھا اور ان میں اپنی طرف سے اضافہ

---

(۱) العمدة جلد ۱ : ۸ ۔ (۲) طبقات الشعراء ۱۰ ۔

بھی کر لیتا تھا[1]"

مذکورہ مثالوں سے ہماری غرض یہ ہے کہ :

(۱) عربوں کی تنقیدی آراء (اگر کوئی ہیں) تو وہ ہم تک محفوظ طریقے سے نہیں پہنچیں، کیونکہ قدرتی طور پر یہ تنقیدی اقوال نثر میں تھے، نثر کی محفوظ حیثیت اوپر معلوم ہو چکی ہے۔

(۲) جاہلی شعر کی محفوظ حیثیت ہمیں ابن سلام کے بیان سے معلوم ہو گئی، اب جاہلی عربوں سے منسوب شدہ تنقیدی آراء یا اقوال میں جس اضافے یا کمی بیشی کا خطرہ ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔ جہاں شعراء کے قصائد میں کمی بیشی اور غلط نسبت کا یہ حال ہو وہاں ان تنقیدی اقوال کی کیا حیثیت ہو گی جن کا ذریعہ حفاظت نثر تھی نہ شعر، یہی وجہ ہے کہ ان اقوال میں بڑا اضطراب بلکہ تضاد پایا جاتا ہے۔

(۳) ہمارا مقصد چونکہ عربی تنقید کے تاریخی ارتقاء کا جائزہ پیش کرنا ہے اس لیے جاہلی عربوں کی طرف منسوب تنقیدی اقوال و آراء میں اضطراب و تضاد کا مفصل خاکہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ حتی المقدور صحت و ترجیح کی کوشش بھی کریں گے۔

عربی تنقید کے ارتقاء کا جائزہ لینے کے لیے جو فضلاء کرام آگے بڑھے ہیں ان میں سے اکثر نے محمد بن سلام جمحی کو اپنا نقطۂ آغاز قرار دیا ہے۔ اور غالباً یہ ہے بھی درست کیونکہ عربی ادب کی تاریخ میں ابن سلام ہی پہلا شخص ہے، جس نے ادب و تنقید کی تاریخ پر قلم اٹھایا شعراء کو زمان و مکان کے لحاظ سے مختلف طبقات میں تقسیم کیا۔ ان کے کلام پر تنقید کی اور جاہلی شاعری کی صحت کے متعلق اپنے شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔ اس سے پہلے عربی تنقید بھی دیگر اصناف ادب کی طرح زبانی

---

(۱) طبقات الشعراء ۱۴۔

نقل و روایت کے سوا اور کوئی وجود نہیں رکھتی تھی - یہی وجہ ہے کہ عربی تنقید کے تاریخی ارتقاء کا جائزہ لینے والوں نے اسے نظر انداز کیا ہے بہرحال جاهلی عربوں سے منسوب تنقیدی اقوال جو مختلف کتب ادب میں منتشر طور پر ملتے ہیں ، ان کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے -

(۱)

اسلام سے کافی عرصہ پہلے جزیرۂ عرب میں شعر و ادب کے چرچے عام ہو گئے تھے - سیل عرم ، خانہ کعبہ ، اسواق عرب اور قریش کی رحلت صیف و شتا نے تمام لغات عرب کو قریب کر دیا تھا اور لغت قریش سب پر چھا چکی تھی - عربی شاعری نے ابتدائی مراحل سے گزر کر ایک مخصوص سمت اور مستقل فن کی شکل اختیار کر لی تھی - ادبی ذوق اب صرف مثقف و با سلیقہ گروہ تک محدود نہ رہا تھا بلکہ ملوک و رؤسا سے لے کر گنوار عربوں تک ہر طبقے میں عام ہو گیا تھا - جس طرح امراء اور بادشاہ شعراء کے کلام پر اظہار خیال کرتے تھے - اسی طرح عام بدو بھی شعر کے متعلق رائے زنی کا شوق رکھتے تھے اور کرتے تھے - شاہی درباروں میں شعراء کی قدر و منزلت ، انعام و اکرام اور شعر پر تنقید نے عرب شعراء میں اپنے کلام کی تجوید و تحلیل اور کانٹ چھانٹ کا شوق پیدا کر دیا اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دوڑ شروع ہو گئی تھی - نابغہ ذبیانی ، طرفہ بن عبد ، متلمس ، علقمہ اور حسان بن ثابت وغیرہ بلند پایہ عرب شعراء حیرہ و غسان کے شاھی درباروں میں جمع ہوتے اپنا کلام پش کرتے اور انعام و اکرام سے نوازے جاتے تھے - عرب شہزادوں کا ادبی ذوق سلیم اس قابل تھا کہ وہ شعراء کے کلام پر اپنی تنقیدی آراء کا اظہار کر سکتے تھے - ایک شاعر کو دوسرے شعراء پر

فضیلت و ترجیح دیتے تھے حتیٰ کہ شعر سن کر پہچان جاتے تھے کہ یہ فلاں شاعر کا کلام ہے[1]۔

ایک مرتبہ نابغہ ذبیانی نے نعمان بن منذر کے سامنے یہ شعر پڑھا ؎

تراك الارض اما مت خفا و تحی ان حییت بها ثقیلا

(یعنی تیرے سامنے ایک ایسی سر زمین ہے کہ یا تو اس میں کوئی بوجھ محسوس کرنے سے پہلے مرجا اور اگر زندہ رہا تو اس میں تجھے بوجھل زندگی میسر آئے گی) سر زمین حیرہ میں حیات ثقیل گزارنے کا کیا مطلب ہے کیا اس سے مراد بہادری اور جفا کشی کی زندگی ہے تب تو مدح ہوئی اور اگر اس سے مراد ذلت و مصائب کی بوجھل زندگی ہے۔ تو پھر ہجو ہے اور بظاہر ہجو ہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ نابغہ بوجھل زندگی سے پہلے ہلکی پھلکی موت کا ذکر کر رہا تھا۔ چنانچہ نعمان بن منذر نے کہا یا تو کوئی اور شعر کہو اور اس کی وضاحت کرو ورنہ یہ شعر سر زمین حیرہ کی مدح کی بجائے ہجو کا مفہوم دیتا ہے۔ نابغہ نے دوسرا شعر کہنے کی کوشش کی مگر اس موقعہ پر کامیاب نہ ہو سکا اور کہنے لگا مجھے کچھ مہلت دیجیے۔ نعمان نے کہا چلو تمھیں تین دن کی مہلت ہے۔ اس عرصہ میں یا تو دوسرا شعر کہہ کر اس شعر کے معنی کو واضح اور متعین کردو تمھیں اعلیٰ نسل کے سو اونٹ انعام میں ملیں گے ورنہ تلوار کا ایک وار، اس سے تمھیں خواہ کتنا ہی نقصان پہنچے (یعنی تلوار کے ایک وار سے یا مر جاؤ یا زندہ بچ نکلو) نابغہ وہاں سے چل کر زہیر بن ابی سلمی کے پاس پہنچا اور اسے حقیقت حال سے آگاہ کیا اور شعر بھی سنایا۔ زہیر کہنے لگا: یار یہ شعر کچھ خشک اور جنگلی سا

---

(۱) الشعر و الشعراء ابن قتیبہ، صفحہ ۷۷۔

معلوم ہوتا ہے چلو ذرا خشک جنگل کی طرف نکلتے ہیں - وہ جب چلے تو کعب بن زہیر بھی ان کے پیچھے ہو لیا اور نابغہ سے کہا : چچا جان مجھے بھی اپنے ساتھ سوار کر لیجیے - باپ نے اسے خوب ڈانٹا مگر نابغہ نے کہا : چلیے ہمارے بھتیجے کو بھی ہمارے ساتھ چلنے دیجیے نابغہ اور زہیر نے شعر کہنے کی لاکھ کوشش کی مگر مطلب حل نہ ہو سکا - کعب نے ان سے کہا : آپ یوں کیوں نہیں کہہ دیتے ؎

وذاك بان حللت العز منها فتمنع جابنیها ان یزولا

(اور وہ یوں کہ تو نے اس سر زمین کو عزت عطا کی ہے - اور اب تجھے اس کی عزت کی خاطر اس کی حدود کی حفاظت کرنی ہے)

شعر سن کر نابغہ نے کہا : رب کعبہ کی قسم اس نے تو مشکل حل کر دی - بخدا ہم تو ناکارہ ثابت ہوئے ! بھتیجے اس شعر پر میرے لیے جو انعام مقرر ہے وہ میں تجھے دیتا ہوں کعب نے کہا چچا جان آپ کے لیے کیا انعام مقرر ہوا ہے ؟ اس نے کہا عمدہ نسل کے سو اونٹ - کعب، نے کہا میں اپنے اشعار کے بدلے کوئی عطیہ قبول نہیں کیا کرتا - نابغہ نے یہ شعر نعمان کے سامنے پیش کیا اور سیاہ آنکھوں والی سو اونٹنیاں حاصل کر لیں[1]-

ابو عمرو شیبانی کوفی سے منقول ہے کہ عمرو بن حارث غسانی کے پاس علقمہ بن عبدہ اور نابغہ ذبیانی حاضر ہوئے - علقمہ نے اپنا قصیدہ سنایا جس کا مطلع یہ ہے :

طحابک قلب فی الحسان طروب بعید الشباب عصر حان مشیب

نابغہ ذبیانی نے اپنا یہ قصیدہ پیش کیا :

کلینی لھم یا امیمۃ ناصب ولیل اقاسیہ بطئی الکواکب

---

(۱) الموشح ۳۹ -

پھر حسان بن ثابت انصاری داخل ہوئے تو نابغہ شہزادے کے دائیں پہلو میں اور علقمہ بن عبدہ بائیں پہلو میں بیٹھا ہوا تھا عمرو بن حارث نے حسان سے کہا : ابن الفریعہ ! آل غسان کے ساتھ تیرا تعلق اور رشتہ نسب مجھے معلوم ہے ۔ تو واپس چلا جا میں تیرے پاس قیمتی عطیات بھیج رہا ہوں، مجھے اشعار کی ضرورت نہیں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ دو درندے، نابغہ و علقمہ، تجھے رسوا نہ کر ڈالیں اور تیری رسوائی میری رسوائی ہے پھر تو ایسے عمدہ اشعار بھی تو نہیں کہہ سکتا:

رقاق النعال طیب حجزاتهم　　یحیون بالریحان یوم السباسب

آل غسان شریف اور پاکیزہ نسب لوگ ہیں ، جنگ کے دن فتح مند ہوتے ہیں تو پھولوں کے گلدستوں سے انہیں سلامی دی جاتی ہے ۔

تحییهم بیض الولائد بینهم　　واکسیة الاضریج فوق المشاجب

یہ لوگ بڑے خوشحال ہیں، سفید رنگ والی حسین لونڈیاں ان کی خدمت کرتی ہیں اور ان کے ریشمی ملبوسات محفوظ جگہ پر لٹکائے جاتے ہیں :

یصونون اجسادا قدیما نعیمها　　بخالصة الاردان خضر المناکب

یہ لوگ اپنے خوشحال جسموں کو سفید آستینوں والے اور سبز کندھوں والے ملبوسات سے ڈھانپا کرتے ہیں :

ولایحسبون الخیر لاشر بعده　　ولایحسبون الشر ضربة لازب

یہ لوگ بڑے معتدل مزاج ہیں اور گردش دوراں سے واقف ہیں، اس لیے جب انہیں بھلائی پہنچتی ہے تو اس کے دوام پر یقین نہیں کرتے اور نہ اس پر اتراتے ہیں اور اگر وہ شر سے دو چار ہو جائیں تو ہمت نہیں ہارتے اور مایوس نہیں ہوتے کیونکہ اسے وہ دائمی چیز خیال نہیں

کرتے ۔

لیکن حسان نے پھر بھی اپنا قصیدہ سنانے پر اصرار کیا ۔ شہزادے نے کہا تو پھر اپنے ان دونوں چچاؤں' نابغہ و علقمہ ' کی اجازت پر موقوف ہے حسان نے ان سے کہا میں بادشاہ کا واسطہ دے کر تم سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے موقعہ دو' انہوں نے کہا ' اجازت ہے ' عمرو بن الحارث نے کہا : چل ابن الفریعہ سنا ' حسان نے اپنا قصیدہ پڑھنا شروع کیا جس کا مطلع یہ تھا :

أسئلت رسم الدارام لم تسأل　　بین الجوابی فالبضیع فحومل

اسی قصیدے میں وہ کہتا ہے :

للہ در عصابۃ نادمتھم　　یوما بجلق فی الزمان الاول

کتنے بھلے لوگ تھے وہ جن کے ساتھ مل کر مقام جلق میں کسی زمانے میں میں نے شراب نوشی کی تھی :

یمشون فی الحلل المضاعف نسجھا　　مشی الجمال الی الجمال البزل

یہ لوگ عاقل تجربہ کار تنومند ہیں اور دوہرے بنے ہوئے حلے پہنتے ہیں ۔ بڑے خوشحال ہیں :

الضاربون الکبش یبرق بیضہ　　ضربا یطیح لہ بنان المفصل

وہ چمکتی ہوئی زرہ پہننے والے سردار قوم پر ایسا وار کرتے ہیں کہ اس کے جسم کے جوڑ جوڑ کو الگ کر دیتے ہیں ۔ بڑے بہادر لوگ ہیں :

والخالطون فقیرھم بغنیھم　　والمنعمون علی الضعیف المرمل

وہ اپنی قوم کے محتاجوں کو دولتمندوں کے برابر کر دیتے ہیں اور کمزوروں اور بھوکوں پر اپنے انعام و اکرام کی بارش کرتے ہیں' بڑے سخی لوگ ہیں :

بغشون حتی ماتھر کلا بھم لایسئلون عن السواد المقبل

ان کے ھاں مہمان اس کثرت سے آتے ھیں کہ اب ان کے کتے بھی مہمانوں سے مانوس ھو چکے ھیں اور انہیں بھونکتے نہیں۔ رات کو آنیوالے مہمانوں کے ھجوم کے متعلق یہ نہیں پوچھتے کہ وہ کہاں سے آتے اور کون ھیں بلکہ کھلاتے جاتے ھیں :

بیض الوجوہ کریمۃ احسابھم شم الا نوف من الطراز الاول

وہ لوگ سفید چہروں والے شریف النسب ھیں اور اونچی ناکوں والے ھیں یعنی بڑے حسین اور باعزت لوگ ھیں[1]۔

عمرو بن الحارث غسانی نے حسان کا قصیدہ سن کر اسے علقمہ اور نابغہ پر فضیلت دی اور اس کے قصیدے کو ''البتارۃ'' کاٹ دینے والا کا نام دیا یعنی اس قصیدے نے دوسرے دو مدحیہ قصیدوں کو کاٹ دیا[2]۔

معلوم ھوا کہ جاھلی عرب فطری ذوق اور عام سلیقے پر مبنی تنقید کے قابل تھے۔ شعر کے الفاظ و معانی پر نظر ڈال کر اچھے اور برے میں تمیز کر سکتے تھے۔ ان میں قصائد منتخب کرنے اور ان کا مرتبہ متعین کرنے کا ذوق بھی تھا بلکہ وہ قصائد کو نام اور القاب بھی دیا کرتے تھے جیسا کہ اس روایت سے معلوم ھوا۔

معلوم ھوتا ھے کہ ادبی ذوق عام ھو چکا تھا حتی کہ غلام اور چرواھے بھی اس میں شریک ھو گئے تھے اسی طرح ادبی تنقید بھی کسی خاص گروہ تک محدود نہیں رھی تھی بلکہ عوام بھی اس میں شریک تھے۔ شعر جس طرح خواص کی محفلوں میں گایا جاتا تھا اسی طرح عوامی مجالس میں بھی گایا جاتا تھا۔ بلکہ گانا اور سر ھی عمدہ شاعری کا معیار سمجھا

۱۔ شرح دیوان حسان ، صفحہ ۳۰۷۔ ۲۔ تاریخ القصہ و النقد ، صفحہ ۱۰۷۔

جاتا تھا چنانچہ حسان بن ثابت کہتے ھیں :

تغن فی کل شعر انت قائلہ   ان الغناء لھذا الشعر مضمار

عبداللہ بن یحی سے منقول ھے کہ عرب اشعار گایا کرتے تھے اور گاتے وقت آواز کو خوب بلند کرتے تھے اور سر اور نغمگی سے اشعار کا وزن معلوم کرتے تھے۔[۱]

جاھلی عربوں نے نابغہ ذبیانی اور بشر بن ابی خازم پر تنقید کی ھے کیونکہ ان کے کلام میں اقواء تھا ۔ اقواء سے مراد ھے قصیدہ میں روی کی حرکت کا بدل جانا چنانچہ محمد بن سلام الجمحی کا قول ھے کہ طبقہ اولی کے شعراء میں سے نابغہ کے سوا کسی شاعر نے اقواء نہیں کیا اور وہ اس کے یہ اشعار ھیں :

امن آل میة رائح أو مغتد   عجلان ذا زاد اوغیر مزود

زعم البوارح ان رحلتنا غدا   و بذاک خبرنا الغراب الاسود

اور پھر کہتا ھے :

سقط النصیف ولم ترد اسقاطہ   فتناولتہ و اتقتنا بالید

بمخضب رخص کأن بنا نہ   عنم یکاد من اللطافة یعقد[۲]

(۱) کیا تو آل میہ کے ھاں سے صبح یا شام کو جلدی سازو سامان لےکر یا اس کے بغیر ھی کوچ کرے گا ۔

(۲) ھواؤں کا کہنا ھے کہ کل ھماری رحلت ھوگی اس کی ھمیں سیاہ کوے نے خبر دی ھے ۔

(۳) اس کا دوپٹہ گر پڑا حالانکہ اس نے دانستہ نہیں گرایا تھا ۔ پھر اس نے اپنے دوپٹے کو تھاما اور ھاتھ سے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا ۔

---

۱ ۔ الموشح ' صفحہ ۴۰ ۔   ۲ ۔ طبقات الشعراء' صفحہ ۵۵ ۔

(۴) اپنے رنگ رنگیلے ہاتھوں سے جن کی انگلیاں عناب کی مانند اور ایسی نازک تھیں کہ انہیں دوہرا کرکے گانٹھ دی جا سکتی تھی۔

محمد بن ابی قدامہ کا قول ہے کہ نابغہ ذبیانی اپنے اشعار میں اکفاء (مثل اقواء) کیا کرتا تھا جب وہ مدینہ میں اوس و خزرج کے پاس آیا اور انہیں اپنا کلام سنایا تو وہ کہنے لگے تو تو اشعار میں اکفاء کرتا ہے اس نے پوچھا وہ کیسے ؟ انہوں نے اسے سمجھانا شروع کیا مگر وہ ان کی مراد نہ سمجھ سکا تب انہوں نے کہا اچھا اپنا کلام ترنم کے ساتھ سناؤ چنانچہ اس نے خوب آواز کو لمبا کرکے ترنم کے ساتھ گایا تو اسے اپنا عیب معلوم ہو گیا ، اور کہنے لگا ، اب دوبارہ ایسا نہیں کروں گا[1]۔

نابغہ ذبیانی جب یثرب (مدینہ) گیا تو لوگ خوف کے مارے براہ راست تو اسے نہ کہہ سکے کہ تو لحن و اکفاء سے نہیں بچ سکا لیکن انہوں نے ایک ترکیب نکالی ایک مغنیہ لونڈی کو بلوایا اور کہا کہ قافیہ خوب لمبا کرنا اور آہستہ آہستہ گانا نابغہ نے جب ''مزود'' ''الاسود'' ''یعقد'' اور ''بالید'' میں زیر کو یا اور پیش کو واؤ بنتے ہوئے سنا تو چونک گیا اور غلطی کو محسوس کر لیا اور ان اشعار کے قافیے یوں بدل دیے[2]۔

''و بذاک تنعاب الغراب الا سود''

''عنم علی اغصانہ لم یعقد''

نابغہ ذبیانی کہا کرتا تھا ''وردت یثرب و فی شعری بعض العاھۃ فصدرت عنھا وانا اشعر الناس'' میں جب مدینہ میں وارد ہوا تو میرے

---

۱ ۔ ایضاً ، ۳۹ ۔

۲ ۔ الاغانی ج ۹ : ۳۳۳ الموشح ۳۹ ۔

سودا کے کچھ غیر مطبوعہ شعر

از

جناب ڈاکٹر خلیق انجم
دھلی یونیورسٹی

(شائع شدہ : یونیورسٹی اورینٹل کالج لاهور ، نومبر ۱۹٦۴ ع)

سودا کے کچھ غیر مطبوعہ شعر

ہند و پاک اور غیر ممالک کی مختلف لائبریریوں میں کلیات سودا کے بیشتر قلمی نسخے مل جاتے ہیں - اٹھارویں صدی میں شاہد انعام اللہ خاں یقین اور مرزا رفیع سودا کے کلام کی سب سے زیادہ نقلیں کی گئیں - لیکن سودا اس معاملے میں بہت بد نصیب ہیں کہ اُن کے مطبوعہ اور بعض غیر مطبوعہ کلیات میں اچھی خاصی تعداد ایسے اشعار کی بھی ہے جو الحاقی ہیں اور ابھی تک اُن کے کلیات کا کوئی صحیح نسخہ شائع نہیں ہوا - ۱۸۰۳ ع میں کلکتے سے کلیات سودا شائع ہوا تھا - چونکہ اب وہ نسخہ دستیاب نہیں ہوتا ' اس لیے نہیں کہا جا سکتا کہ اُس میں بھی الحاقی کلام شامل تھا یا نہیں - سودا کے کلیات میں قیام الدین قائم ' فتح علی شیدا ' میر سوز ' انعام اللہ خاں یقین' مہرباں خاں رند ' احسن اللہ خاں بیان ' قلندر بخش جرأت اور مجذوب کا کلام شامل ہوگیا ہے - اگر کلیات سودا کے مختلف نسخوں کی چھان بین کی جائے - تو جہاں بہت سا الحاقی کلام ملے گا - وہاں اچھی خاصی تعداد غیر مطبوعہ اشعار کی بھی ملے گی -

کلیات سودا کے قلمی نسخوں میں دو نسخے بہت معتبر ہیں - ایک تو سب سے قدیم نسخہ جو مسلم یونیورسٹی کی آزاد لائبریری کے حبیب سیکشن میں ہے - یہ تقریباً ۱۱۷۴ھ میں لکھا گیا - مگر اس میں سودا کا مکمل کلام نہیں ہے کیونکہ وہ اس نسخے کے بیس سال بعد تک زندہ رہے تھے - دوسرا نسخہ انڈیا آفس لائبریری میں ہے ' جسے سودا نے اپنی وفات سے کچھ ہی قبل اودھ کے نائب ریذیڈنٹ رچرڈ جان سن

کی خدمت میں پیش کیا تھا - محترمی قاضی عبدالودود نے ماھانہ ''صبا'' (جلد ۵ شمارہ ۱۱ ، ۱۲) میں لکھا ھے ''یہ وہ نسخہ ھے جو سودا نے رچرڈ جونس ، نائب ریذیڈنٹ اودھ کو اپنی موت کے دو چار سال قبل دیا تھا''۔ شاید قاضی صاحب قبلہ کی نظر سے وہ قطعہ تاریخ نہیں گزرا - جو سودا نے راجہ ٹکیٹ رائے کے باغ پر کہا تھا - اس شعر سے تاریخ نکلتی ھے۔؎

سر عدوے بہارش بریدم و گفتم بگلشن تو الہی گزند دے نرسد

۱۲۶۳ - ۷۰ = ۱۱۹۳ھ

یہ قطعہ نسخہ جان سن میں موجود ھے - سودا کا انتقال ۴ رجب ۱۱۹۵ عیسوی کو ھوا - اس کا مطلب ھے کہ وفات سے صرف دو سال قبل ھی یہ کلیات مرتب ھوا -

کلیات میں سب سے پہلے سودا کی ایک قلمی تصویر ھے - جس میں سودا کے ایک ھاتھ میں کاغذ ھیں - دوسرے ھاتھ سے حقہ پی رھے ھیں اور پیچھے ملازم کھڑا ھے - یہ تصویر شیخ چاند کی ''سودا'' میں بھی شامل ھے - تصویر کے بعد دو صفحے خالی ھیں - پھر ایک صفحے کے بالکل اوپر انگریزی میں یہ عبارت لکھی ھے - Richard Johnson the gift of author Mirza Sauda اس کے بعد جان سن کی شان میں قصیدہ شروع ھوتا ھے - جس کے تییس اشعار ھیں - قاضی عبدالودود نے یہ قصیدہ ''صبا'' جلد ۵ شمارہ ۱۱ ، ۱۲ میں اور امتیاز علی خاں صاحب عرشی نے اردو ادب کے کسی شمارے میں شائع کرا دیا ھے - اس صفحے سے اگلے صفحے پر یہ عبارتیں ھیں -

دیوان مرزا رفیع سودا گزرا نیدہ دیوان سرکار نواب صاحب ممتاز میر حسین صاحب در بلدۂ لکھنو ، الدولہ مفتحز الملک حسام جنگ

داخل کتب خانہ سرکار شد   مسٹر رچرڈ جانسن صاحب بہادر
دام اقبالہٗ

پہلی عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سودا نے خود نہیں بلکہ میر حسین نے پیش کیا تھا۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ سودا نے براہ راست نہیں بلکہ میر حسین کی معرفت گزرانا تھا۔ میرے اس خیال کا ثبوت جانسن کی شان میں قصیدہ اور انگریزی عبارت ہے۔

یہ کلیات سودا کا معتبر ترین نسخہ ہے۔ اس میں وہ تمام الحاق کلام نہیں ہے جو نسخۂ مصطفائی اور نسخہ آسی میں ہے۔ البتہ دو چیزیں کھٹکتی ہیں۔ ایک تو سودا کے شاگرد فتح علی شیدا نے فدوی لاہوری کی ہجو کہی تھی جو اس میں شامل ہے۔ یہ ہجو مطبوعہ نسخوں میں موجود ہے۔ مگر فرق یہ ہے کہ مطبوعہ نسخوں میں یہ شعر اس طرح ملتا ہے۔

سب پہ کرے ہے وہ طعن جتنے کہ استاد ہیں
شعر پہ میرے بھی اب ان کو یہ ایراد ہیں

نسخۂ جانسن میں اس کی بدلی ہوئی شکل ہے۔

حضرت سودا تلک جو میرے استاد ہیں
شعر پہ اون کے بھی اب ان کو یہ ایراد ہیں

اس طرح نسخۂ جانسن میں یہ مقطع بھی موجود ہے۔

بس چل اب آگے نہ کہہ کچھ انہیں شیدا خاموش
کیجیے اوس سے سخن ہووے جسے عقل و ہوش

دوسرے، مطبوعہ نسخوں میں انعام اللہ خاں یقین کی ایک غزل ''بدلا ترے ستم کا کوئی تجھ سے کیا کرے'' کے تین شعر موجود ہیں۔ وہ اشعار نسخہ جانسن میں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اگر اس

میں کچھ الحاق کلام موجود ہے تو مجھے اس کا علم نہیں۔

میں نے نسخہ مصطفائی، آسی اور جانسن کا مقابلہ کیا تو تقریباً چھپن اشعار ایسے نکلے جو غیر مطبوعہ ہیں۔

غزلیات

(۱) سونپا ہے کیا جنوں نے گریبان کو مرے
لیتا ہے اب حساب جو یہ تار تار کا

(۲) جو کہ ظالم ہو وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھو شمشیر کا

(۳) آتی ہے تجھ گلی سے پریشاں صدائے آہ
شاید کسی کا شیشۂ دل چور ہو گیا

مصطفائی اور آسی میں اسی قافیہ کا ایک اور شعر ہے۔ جو جان‌سن میں نہیں ہے۔ شعر یہ ہے:

جا ہی بھڑا تھا اس صف مژگاں سے دل مرا
پر زخم یہ اٹھائے کہ بس چور ہو گیا

(۴) کن نے دیکھا نہ تجھے یوں کہ گلی میں تیری
هاتھ اپنے وہ سرو سینہ پہ مارا نہ کیا

(۵) نو خطاں کی ہے سدا حق میں ہماری یہ دعا
کیجو یا رب تو اس آغاز کا انجام سفید

مصطفائی اور آسی میں اسی قافیے کا دوسرا شعر ہے۔ جو جان سن میں نہیں ہے۔ شعر یہ ہے:

ہے جوانی سے فزوں عشق کو پیری میں فروغ
ظلمت شب کی ہے آغاز کا انجام سفید

(٦) دل پرویا تو ہے تجھ زلف میں ہم نے لیکن
تاب گوہر کی نہ لاوے گا یہ تار آخر کار

اسی غزل میں مصطفائی اور آسی میں ایک شعر زائد ہے جو جانسن میں نہیں ہے -

آپ سے کام نہیں نشو و نما کو اپنی
شجر خشک کو آتش ہے شرار آخر کار

آسی میں دوسرا مصرع یوں ہے - شجر خشک کو آتش سے ہے کار آخر کار- جان سن میں یہ مقطع ہے -

(۷) بہار اس باغ سے رکھتی ہے کیا عزم سفر سودا
جو رخت اپنا چمن میں غنچہ نے رکھا ہے تہ تہ کر

مصطفائی اور آسی میں بھی یہ مقطع موجود ہے - مگر بہت زیادہ ترمیم کے ساتھ -

نسیم اس باغ میں سودا نہیں پاتی گزر اب تو
رکھے ہے رخت گل کو غنچہ بغچے بیچ تہ تہ کر

(۸) خط کے آنے پر بھی وہ ملتا نہیں ہو سینہ صاف
گرد سے ہوتا تو ہے یا رب ہر ایک آئینہ صاف

(۹) خوش کوئی ناداں ہوا دوراں سے تو کیا گو کہ ہو
غم سے دل محفل دبستاں کا شب آدینہ صاف

(۱۰) چشم کم سے تیرہ بختوں کی نہ دیکھ افتادگی
سایہ چڑھ جاتا ہے تابام فلک بے زینہ صاف

(۱۱) جمع زر کرنے سے اپنی سر بلندی تو نہ چاہ
لے گیا تاروں کو تا تحت الثریٰ گنجینہ صاف

(۱۲) عکس خوب و زشت جوں یکساں ہے آئینہ کے بیچ
دوست دشمن سے ہے یوں اپنا دل بے کینہ صاف

(۱۳) گو کیا ہم آپ کو دنیا کے اولجھیڑے سے پاک
گلجھڑی جو یار کی دل میں ہے وہ تو کی نہ صاف

(۱۴) شیخ کی داڑھی کو سودا اور تو کہتے ہیں پشم
مجھ کو ان کے مونہہ پہ آتا ہے نظر پشمینہ صاف

(۱۵) تار نگاہ و سوزن مژگان یار بن
اپنا جو دل پھٹے تو کسی سے رفو نہ ہو

مصطفائی اور آسی میں ''رفو'' قافیہ کا مطلع ہے جو جان سن میں نہیں ہے:

ناصح کو جیب سینے سے فرصت کبھو نہ ہو
دل یار سے پھٹے تو کسو سے رفو نہ ہو

(۱۶) کساد اتنا ہے زیر چرخ بازار محبت میں
کہ سودا جنس دل کا باز پس ہووے اگر ہووے

متفرقات غزلیات نا تمام

(۱۷) اگر دنیا میں اب یونہیں سجن رسم وفا ہوگا
تو کس امید پر کوئی کسی سے آشنا ہوگا

(۱۸) جو یہ منظور ہے تم کو میرا دل لے کے جی لینا
گیا ایک مجھ سا دنیا سے تیرے سر صدقے گیا ہوگا

(۱۹) اوس مکھڑے کے حضور کسے بھاوے آفتاب
یہ دل لگوں میں گرمی کہاں پاوے آفتاب

(۲۰) ترک خوباں کیوں کے ہو مجھ سے کہ ان کا ناصحا
رشتۂ الفت جگر میں ہے سلیمانی کی طرح

(۲۱) یہ زندگی میری وحشت کا ننگ ہے صیاد
قفس مجھے تیرے چنگل سے تنگ ہے صیاد

(۲۲) ٹک اس برس تو کر آزاد پھر سمجھ لینا
چمن میں اب کے نپٹ آب و رنگ ہے صیاد

(۲۳) شیخ ٹک چشم عشق سے کر سیر
کعبہ سے کم نہیں ہمارا دیر

(۲۴) دیوے تھا غیر کو زکواۃ حسن
میں کہا کیا ہے کہنے لا گا خیر

(۲۵) ظاهر میں دیکھنے کا کچھ اسباب هی نہیں
آوے مگر وہ خواب میں سو خواب هی نہیں

(۲۶) سجدہ کروں نہ کیوں کے تیرے تیغ کے تلے
ایسی نماز عشق کو محراب هی نہیں

(۲۷) مجھ کو نہیں ہے دل میں تیرے راہ کیا کروں
پر بے اثر ہے عشق میرا آہ کیا کروں

(۲۸) سن کر هزار شکل میرا حال یوں کہا
تو تو کسی طرح نہیں دلخواہ کیا کروں

(۲۹) جو ہے جلا جلوں کا ہے غم خوار وہ کوئی
بالیں پہ شمع رات کو میری بہت روئی

(۳۰) تیری صفائے رنگ کو پہنچا نہ ایک برگ
شبنم نے گرد عارض گل سے بہت دھوئی

مثنوی در قصہ عشق پسر شیشہ گر بزرگر پسر بطور ساقی نامہ
وسیکا جلوہ حسن زلف مہ رو اوسی کی نافۂ آھو میں ہے بو
اس شعر کے بعد جان سن میں یہ شعر زائد ہے ۔

(۳۱) کسو جا خلوت مریم کی ہو شمع
کسو جا بر سر تہمت وہ ہو جمع

وہ بارہ هیں ستونِ عرش اعظم
رہا ہے سب کچھ ان کی ذات سے تھم

اس شعر کے بعد یہ شعر زائد ہے -

(۳۲) کروں ایسے ہوں جب حامی محشر بیاد ساقی و ساغر سخن سر

قطعات

در مضحکہ مشتمل بر تاریخ

(۳۳) چشم و چراغ جن کے ملّا کٹھیر کے تھے
نابود کی خدا نے جس دن وہ قوم ساری

(۳۴) ملّا نے وہ جو دشمن تھے آل سے نبی کے
لایا تعصب اون کا سر اون کے پہ یہ خواری

(۳۵) یوں مومنوں کے دل میں حق کی طرف سے گزرا
مغز ان کا جوتیوں سے جھاڑو کہ ہیں یہ ناری

(۳۶) تب سات سات جوتی ہر ایک کے لگائی
اور مولوی عمر کو دو اگلی سب سے ماری

(۳۷) ہاتف نے بہر تاریخ اوسدم پڑھا یہ مصرع
کیا مولوی عمر کو ہوئی ہے کفش کاری

(۳۸) حسن تو پس پردہ نہانست و نہاں نیست
چوں شعلۂ فانوس عیانست و عیاں نیست

(۳۹) باسفیہاں چنیں رو کش نسازم نالہ را
ورنہ ایں از عہدہ افلاک می آید بروں

(۴۰) ہم نشیں حال دلم از گریۂ من ظاہر است
آستیں تا می تکانم خاک می آید بروں

قصیدے

در منقبت امیرالمومنین

جوہری ہوئے جو بازار سخن کا سو کہے
قدر و قیمت میں ہیں باہم یہ رقم چاروں ایک

اس شعر کے بعد یہ شعر ہے ۔

(۳۵) شیشے موتی سے نہیں کام کسو کے ان کو
ہو کے اس بات پہ کھاتے ہیں قسم چاروں ایک

قصیدہ در مدح حضرت امام ضامن ۔

کہاں سے پردۂ ظلمات بیچ جا کر خضر
شراب عمر ابد سے یہ زندگی پاتا

اس شعر کے بعد یہ شعر ہے ۔

(۳۶) شرار آب میں رہتے ہیں گوہر آتش میں
زبسکہ امن تیرے عدل نے جہاں میں کیا

قصیدہ در مدح شجاع الدولہ ۔

حافظ یہ چاہے عہدے سے اوس کے براؤں میں
پیادے کو دے کے تین روپے نو روپے سوار

اس کے بعد یہ شعر ہے ۔

(۳۷) کہتے تھے اوس کو حافظ زر دوست خلق میں
رکھتا تھا نادھندی میں ایسا وہ اشتہار

درمدح نواب آصف الدولہ ۔

وہ جو تیرے کماں کی سپر ہے کس کو اس کو اٹھانے کا مقدور

اس کے بعد یہ شعر ہے ۔

(۳۸) یاد میں جس کی تیرگی آوے کوہ نظروں میں خانۂ زنبور

قصیدہ در مدح نواب آصف الدولہ

اپنی تیری جناب میں اتنی ہی عرض ہے
کس کس کا ملتجی ہوں کہا کر تیرا غلام

اس شعر کے بعد یہ شعر ہے ۔

(٤٩) مت رکھ روا یہ مجھ پہ کہ عمال کے تئیں
تیری سلامتی میں کروں مجرہ و سلام

ہجو مساجد

عدو میرا جو ہوا دشمن ہے وہ خدا کی دشمنی کرنا تو عین ہے الحاد

اس شعر کے بعد جان سن میں سات زائد شعر ہیں ۔

(٥٠) مگر یہ کہتے ہیں اکثر تمہارے یاں کذّاب
ہوئی ہے اس لیے حضرت سے یہ حدیث ارشاد

(٥١) نکاح تازہ کی دل میں علی کی خواہش تھی
نبی نے بیٹی کی رنجش کی دیکھ یہ بنیاد

(٥٢) حدیث یہ کہی تا سن کے اس کو باز رہے
علی اس امر سے اور فاطمہ کا دل ہو شاد

(٥٣) سو یہ لکھا نہیں اوس جا لکھے جہاں یہ حدیث
پیمبر اپنے یہ بہتاں میں سمجھے ہوں گے خوار

(٥٤) کیا میں فرض جو یوں بھی بقول ان کے ہو
نبی کے حق میں جو کہتے ہیں یہ بغیر اسناد

(٥٥) خدا شعو ردے تو وہ اسی کو غور کریں
کہ جب علی کے سنانے کو ہووے یوں ارشاد

(٥٦) تو وائے ان پہ جن اشخاص سے سوائے علی
گئیں ہوں فاطمہ دنیا سے لے کے دل میں عناد

مکتب میں جو کی سیر تو یہ دیکھا تماشا
ملاں کے بھی شاگرد ھیں مرغے کے سے کچ کچ
زر ھوئے تو معشوق بھی ھاتھ آوے ھے حاتم
مفلس عبث اس فکر میں جی دہوے ھے پچ پچ[1]

زمین طرحی ۱۱۷۲ھ (قصیدہ)

کیا بیان کیجے نیرنگیٔ اوضاع جہاں
کہ بیک چشم زدن ھو گیا عالم ویراں
جن کے ھاتھی تھے سواری کو سواب ننگے پاؤں
پھریں ھیں جوتی[2] کے محتاج پڑے سر گرداں
نعمتیں جن کو میسّر تھیں ھمیشہ ھر وقت
صبح سے شام تلک قوت کو ھیں گے حیراں[3]
جن کے پوشاک سے معمور تھے توشک خانے[4]
سو ھیں پیوند کے مشتاق[5] سراپا عریاں
پرچۂ نان کے تئیں ھاتھ میں دھر[6] کھاتے ھیں
خوان الوان کہاں اور وہ کہاں دستر خواں
رتبہ شیروں کا ھوا ھے گا شغالوں کے نصیب
جاے بلبل ھے چمن بیچ غزل خواں زاغاں
وہ جو ٹُھڈّے کو ترستے تھے سو اس دور میں آج
ھوے ھیں صاحب مال و محل و فیل و نشاں

---

(۱) بچ بچ (نسخۂ رام پور)۔
(۲) روٹی (نسخہ رام پور)۔
(۳) روز پھرتے ھیں یہاں قوت کو اپنے حیراں (انتخاب حسرت، صفحہ ۳۱)۔
(۴) توشے خانے۔ (انتخاب حسرت، صفحہ ۳۱)۔
(۵) محتاج [انتخاب حسرت، صفحہ ۳۱]۔
(۶) رکھ (نسخہ رام پور)۔

اے خدا وقت کے موقع ہے کسی کا مصرع
یعنی نعمت بہ سگاں بخشی و دولت بہ خراں
پوچھتا کوئی نہیں حال کسی کا افسوس
ہے عدم دھر کی آنکھوں سے مُرّوت کا نشاں
زن و بچے سے چھپا کھاتا ہے روٹی عالم
غضب آوے جو کوئی جائے کسی کے مہماں
جس کو دیکھوں ہوں سو ہے فکر میں غلطاں پیچاں
یعنی چہ میر و چہ مرزا و چہ نواب و چہ خاں
وہ جو بے کار ہیں ان کا تو خدا ہی حافظ
وے جو ہیں نام کو نوکر انہیں تنخواہ کہاں
جہاں سنتے تھے شب و روز طنبورا ڈھولک
تہاں اب مرد ہیں مانند زناں نوحہ کناں
کان دھر بات کسی[1] کی نہیں سنتا کوئی
آنکھ سے آنکھ ملانا تو یہاں کیا امکاں
کیا زمانے کی ہوا پھر گئی سبحان اللہ
زندگانی ہوئی ہر ایک کی اب دشمن جاں
گرم ہے ظلم کا بازار خدا خیر کرے
کہیں مظلوموں کے رونے سے نہ آوے طوفاں[2]
چشم عبرت سے نظر کیجو اولی الابصارو
راست کہتا ہوں نہیں جھوٹ[3] عیاں را چہ بیاں

---

(۱) کسو (انتخاب حسرت) -
(۲) اس شعر کے بعد انتخب حسرت میں یہ شعر ہے :
خلق پر بھوکھ کے آزار کی شدت ہے کماں
اس مرض کا ہو مگر فضل خدا کا درماں
(۳) اصل نسخہ "جھوٹھ" -

غرض ہے یہ کہ کوئی کام نہ آیا میرے
آشنا تھا مرا ازبس کہ تمام ہندستان
حاتم اس بحر مرّوت[1] کی علی دیوے مراد
جس کا اس وقت ھوا ہے تو عبد الاحسان

زمین عمادالملک ۱۱۷۴ھ

طوبیٰ کو تو کہتے ھیں ہے یار بہت تحفہ
ہم کو ہے ترا سایۂ دیوار بہت تحفہ
ابرو کو ترے ظالم کہتے ھیں مبصر سب
ہے گی یہ اصیلوں میں ترروار بہت تحفہ
گلشن کی جو خواھش ہے تو دیکھ مرا سینہ
پھولا ہے یہ داغوں سے گلزار بہت تحفہ
عاشق کو کھجاتا ہے پھر چھاتی لگاتا ہے
اس شوخ ستم گر کا ہے (پیار) بہت تحفہ
ہے قول عمادالملک حاتم کے مناسب حال
''پایا ہے یہاں ہم نے غم خوار بہت تحفہ''

زمین طرحی ۱۱۷۴ھ

اگر همت سے حاتم مفلس و بے ساز و ساماں ہے
ولے مسند نشین صحبت مسند نشیناں ہے
زمین اور آسماں سب کچھ سمایا تو بھی ہے خالی
ھماری وسعت دل کے برابر کب بیاباں ہے
کبھو کیا زشت سے کیا خوب سے ملتے نہ منہ پھیرا
صفائی دیکھ کر دل کی مرے آئینہ حیراں ہے

---

(۱) محبت (انتخاب حسرت، صفحہ ۳۱)۔

پری رویان عالم ہوں مسخر جس کی خدمت میں
اگر ہے مور تو بھی وقت کا اپنے سلیماں ہے

دماغ و دل کہاں جو اس کے کوچے سے اٹھے یارو
مرا دیوانہ بیٹھا انتظار سنگ طفلاں ہے

کہاں ابرو نہیں ہم پاس اور ساون کی جھڑ لاگی
ہمارے حق میں یہ باراں نہیں ہے تیر باراں ہے

کروں سو خلعتیں قرباں میں عریانی کے جامے پر
نہ دامن کی اسے حاجت نہ محتاج گریباں ہے

ادھر دیکھا اُدھر بھولا نہ جانا کون تھا کیا تھا[1]
ہمارے لوح دل پر مثل آئینہ کے نسیاں ہے

مسیحا سے بھی منت کش نہیں ہونے کا مرتے تک
مریض عشق کب محتاج تشخیص طبیباں ہے

بہار آنے کی خبریں ہم سے کیا پوچھو ہو دیوانو
دل پُر غم کو صبح عید بھی شام غریباں ہے

خدا تجھ کو رکھے گا سرخ رو مردوں کے میداں میں
کہ تو مشہور اے حاتم غلام شاہ مرداں ہے

۱۱۷۲ھ

عشق کی خانہ خرابی کو تو کیا جانے ہے
تجھ کو ان باتوں سے کیا تیری بلا جانے ہے

ہجر میں نامہ و پیغام کی حاجت کیا ہے
دل میں غنچے کے جو ہے باد صبا جانے ہے

---

(۱) ہے (نسخہ رام پور)۔

رسم و آئین بتاں سے جو کوئی واقف ہے
بے وفائی کو تری عین وفا جانے ہے

ایسے بے فائدہ جینے سے تو مرنا بہتر
کیا کہوں مونہہ سے جو ہے دل میں خدا جانے ہے

جو ہوا دل سے تمنائے شہادت میں فنا
آبِ خنجر کو ترے آبِ بقا جانے ہے

جو ہے بیمار محبت نہیں محتاج طبیب
ہجر کے درد کو وہ اپنی دوا جانے ہے

اس قدر محو ہے حاتم تری الفت میں کہ جان
جو برا تو نے کیا اس کو بھلا جانے ہے

زمین طرحی ۱۱۷۲ھ[1]

کام آئے ہے جہاں میں کریماں کی دوستی
نے دانہ زد دنی و خسیساں کی دوستی

سو بار تار تار کیا تو بھی اب تلک
ثابت وہی ہے دست و گریباں کی دوستی

بہتر ہے اس سے دشمن دانا سے آشتی
جی کا زیاں ہے مردم ناداں کی دوستی

سارے تونگروں میں جو دیکھا تو ہے نفاق
آپس میں ہے جو کچھ تو[2] غریباں کی دوستی

حاتم کے آشنا تو بہت ہیں پر عین وقت
کام آئے ہے مراد علی خاں کی دوستی

---

(۱) نسخہ رام پور میں یہ غزل ۱۱۷۳ھ کی ہے۔
(۲) سو (نسخہ رام پور)۔

زمین طرحی ۱۱۷۳ھ

گل کی اور بلبل کی صحبت کو چمن کا شانہ ہے
سرو ہے جوں شمع تس پر فاختہ پروانہ ہے

روز و شب یا نوحہ یا زاری ہے یا آہ و فغاں
یا الٰہی یہ کوئی دل ہے کہ ماتم خانہ ہے

بلبل تصویر کے مانند صید دل کے تئیں
نے ہوا اُڑنے کی نے پروائے آب و دانہ ہے[۱]

معتکف ہو شیخ اپنے دل میں مسجد سے نکل
صاحب دل کی بغل میں دل عبادت خانہ ہے

میکشو مجھ کو تمھاری بزم کی حسرت نہیں
پاس میرے دیدہ و دل، شیشہ و پیمانہ ہے

خواب میں تھے جب تلک تھا دل میں دنیا کا خیال
کھل گئی تب آنکھ دیکھا تو سب افسانہ ہے[۲]

شعر اُستادانہ[۳] و حاتم ہے بے باکانہ وضع
طبع آزادانہ و اوقات درویشانہ ہے

طرحی ۱۱۷۳ھ[۴]

فریاد ترے کوچے میں گر بے ادبی ہے
تسکین دہ دل آہ مری نیم شبی ہے

---

(۱) اس شعر کے بعد نسخۂ رام پور میں یہ شعر ہے :
ایک حالت پر نہ دیکھا ہم نے دل کو ایک آن
گہ گل و گہ بلبل گہ شمع گہ پروانہ ہے

(۲) انتخاب حسرت (ص ۱۰) و نسخۂ رام پور میں یہ مصرع یوں ہے :
کھل گئیں آنکھیں تو دیکھا ہم نے سب افسانہ ہے

(۳) عاشقانہ (نسخۂ رام پور) ۔

(۴) نسخۂ رام پور میں یہ غزل ۱۱۷۲ھ کی ہے ۔

حاضر مرے رہنے سے تو آزردہ نہ ہونا
مطلب مرے دل کا تیری خدمت طلبی ہے

ٹک خاک سے میری تو شتابی سے گزر کر
ہے خاک ولے اس کے تلے آگ دبی ہے

رکھتا ہے عبادت کے لیے[1] حسرت جنّت
زاھد کی خدا ساتھ محبت سبی ہے

حاتم کو نہیں دغدغۂ روز قیامت
بخشندہ خدا ہے تو شفاعت کو نبیؐ ہے

زمین طرحی ۱۱۷۳ھ[2]

پھرتا ہے کدھر اے دل ناشاد کہاں ہے
دنیا میں جو چاہے تو[3] دل شاد کہاں ہے

کیا آہ کے تیشے میں لگاتا ہوں جگر پر
آ دیکھے تماشا مرا، فرھاد کہاں ہے

نالے کو رسائی نہیں ہے گوش تک اُس کے
ہے وقت مدد طاقت فریاد کہاں ہے

بخشی ہے مجھے بے پر و بالی نے اسیری
آ پہنچ شتابی مرے صیاد کہاں ہے

کس کو ہے توقع کہ ہو آزاد قفس سے
احوال اسیروں کا اُسے یاد کہاں ہے

گردن زدنی جمع ہیں اس وقت تو لیکن
وہ خوں کا پیاسا مرا جلاد کہاں ہے

---

(۱) عوض (نسخۂ رام پور)۔
(۲) نسخۂ رام پور میں یہ غزل ۱۱۷۲ھ کی ہے۔
(۳) دنیا میں تو ڈھونڈھے ... الخ (انتخاب حسرت، ص ۴۳)۔

حاتم جسے دیکھو(ں) ہوں سو بندا ہے خدا کا[1]
کہنے کو ہے آزاد پر آزاد کہاں ہے

۱۱۷۳ھ[2]

پیری میں جوانی کا سا اب ہوش کہاں ہے
پھر تازہ کرے عشق کو وہ جوش کہاں ہے
اس کے قد موزوں سے نہ دو سرو کو تشبیہہ
ہے راست پر اس کا سا برو دوش کہاں ہے
لبریز مے سرخ سے ہیں گل کے پیالے
گلشن میں وہ اس وقت قدح نوش کہاں ہے
تنہائی سے آتی نہیں دن رات مجھے نیند
یا رب مرا ہم خواب و ہم آغوش کہاں ہے
حاتم کا تو ہر مو ہے زباں وصف بتاں میں
اس دُر کو جو لے کان میں وہ گوش کہاں ہے

زمین طرحی ۱۱۷۴ھ

کیا ہم دوستی کا امتحاں سو بار دنیا میں
نہ کوئی آشنا دیکھا نہ کوئی یار دنیا میں
عدم سے منہ نہ کرتے اس طرف مقدور اگر ہوتا
ہوئے ہیں بیدماغ ہم آکے اس مردار دنیا میں
نہ ہو ایسا الٰہی دشمنوں کے بھی نصیبوں میں
کہ جیسا ہم نے کھینچا آن کر آزار دنیا میں

---

(۱) انتخاب حسرت میں یہ مصرع یوں ہے :
حاتم میں جسے دیکھوں ہوں بندا ہے خدا کا
(۲) نسخۂ رام پور ۱۱۷۲ھ۔

جدا ہوتا نہیں یک آن قرباں اس کی اُلفت کے
نہ دیکھا درد سا ہم نے کوئی غم خوار دنیا میں

جہاں معشوق ہے یارو وہاں آفت ہی بھلی ہے
نظر آیا ہے کم ہم کو گل بے خار دنیا میں

تکلف بر طرف سو سدرہ و طوبیٰ سے بہتر ہے
مرے سر پر ترا یہ[1] سایۂ دیوار دنیا میں

گدا یا شاہ کوئی ہو موافق قدر ہر یک کے
لباس و قوت و مسکن سب کو ہے درکار دنیا میں

دکان دارو خریداری ہوئی ہے سرد سودے کی
مگر اک گرم ہے تو موت کا بازار دنیا میں

پھرے ہے رات دن بیزار مفلس زندگی ستی
مزا جینے کا اُس کو ہے جو ہے زر دار دنیا میں

اگر طالع نہیں رکھ قابلیت طاق پر حاتم[2]
پھریں[3] ہیں تجھ سے بہتر اہل جوہر خوار دنیا میں

زمین طرحی ۱۱۷۴ھ

خاکساروں کا دل خزینا ہے اس زمیں میں بھی کچھ دفینا ہے
سنگ دل ٹک سنبھل کے[4] ہاتھ لگا دل نازک بھی آبگینا ہے
گر یہی دور ہے تو اے ساقی! مے نہیں ہے یہ[5] خون پینا ہے

---

(۱) یہ تیرا (مجموعہ نغز ج ۱، صفحہ ۱۸۸) -
(۲) انتخاب حسرت میں یہ مصرع یوں ہے :
جہاں کے بحر میں ہر موج ہے سیل فنا حاتم -
(۳) پڑے (انتخاب حسرت، صفحہ ۲۹) -
(۴) ادب سے - [انتخاب حسرت صفحہ ۴۲] -
(۵) مے تو معلوم - ایضاً -

دل کی لہروں کا طول و عرض نہ پوچھ کبھو دریا کبھو سفینا ہے
سینہ صافوں سے دل میں کینہ نہ رکھ زندگی میں نفاق[1] جینا ہے
کوئی تو مست ہے[2] چمن میں نسیم کہ ہو اک سرو رشک مینا ہے
اُس کے وعدے سبھی ہیں سچ حاتم دن برس ہے گھڑی مہینا ہے

زمین طرحی در ۱۱۷۴ھ

ہم بچاتے ہوئے دل جاتے تھے رستے رستے
لے گئے دل کو[3] بتاں چھین کے ہستے ہستے
نرگس آنکھوں کو تری دیکھے تھی چوری چوری
لائے یک دست قلم کر آسے دستے دستے
رات کس ساتھ تھا ہم خواب تو اے ہرجائی
چولی پہنچی جو کمر تک تری چستے چستے
اے مرے لعل تو کیا جانے دلوں کی قیمت
لگ گئے ہاتھ کہیں[4] مفت میں سستے سستے
دل کو عشاق کے ایسا کیا ویران ظالم
مدت اب چاہیے اس شہر کو بستے بستے
رہ گئی صوت جرس قافلہ پہنچا منزل
ہم تغافل سے رہے محمل ہی کستے کستے
زلف صیاد نے تقصیر نہ کی تھی حاتم
بچ گیا طائر دل دام میں پھستے پھستے

---

(۱) زندگی بے نفاق...الخ (نسخہ رام پور)۔
(۲) ہو (انتخاب حسرت)۔
(۳) مل کے (انتخاب حسرت صفحہ ۱۵ و نسخہ رام پور)۔
(۴) ترے (مجموعہ نغز صفحہ ۱۹۳)۔

زمین طرحی ۱۱۷۴ھ

کب ترے لب کے مقابل ہو عقیق یمنی
جس نے یک حرف میں کی لعل کی قیمت شکنی
دل کو کوچے کی ترے خاک نشینی ہے شرف
بنی آدم کو ہے مرتے تلک حبّ وطنی
نیزہ بازوں میں تو یکتا ہیں نگاہیں لیکن
ترے ابرو کے اوپر ختم ہے شمشیر زنی
ق: ایک دن ایک تونگر نے کیا مجھ سے سوال
بس کہ اپنے تئیں جانے تھا وہ دنیا میں غنی
یعنی بے ہودہ ہوا کیوں تو فقیر اے حاتم
کچھ نہیں جان لیے اس فقر میں حاصل شدنی
در جواب اس کے پڑھا میں[1] نے یہ شعر فائق
کہ سن اس رمز کو اے غافل ناداں و دنی
''(نسبت) فقر و فنا بس کہ بہم نزدیک است
نیست یک رشتۂ جدائی ز کفن تا کفنی''

زمین طرحی ۱۱۷۶ھ

دیکھنا اس کی تجلی کا جسے منظور ہے
سنگ ریزہ بھی نظر میں اس کی کوہ طور ہے
ہم سے ہم چشمی اناالحق کو کہاں مقدور ہے
اشک ہر یک دار مژگاں پر مرے منصور ہے
نحن واقرب کی نہیں ہے رمز سے تو آشنا
ورنہ وہ نزدیک ہے تو آپ اس سے دور ہے

---

(۱) ہم (نسخہ رام پور)۔

ہجر کی شب کو اگر کاٹے تو پھر ہے روز وصل
نیش کے پردے میں دیکھا نوش بھی مستور ہے

کیا ہوا واعظ کرے ہے شور جوں طبل تہی
وہ سر بے مغز گویا کاسۂ طنبور ہے

آج ہمیں اور ہی نظر آتا ہے کچھ صحبت کا رنگ
بزم ہے مخمور اور ساقی نشے میں چور ہے

روز و شب رہتا ہے تری یاد میں عاشق کا دل
گو مقصر ہے تری خدمت سے گو معذور ہے

آرزو ہے رات اندھیری میں کہ آوے ماہ رو
جس کے آگے روشنائی شمع کی بے نور ہے

خاکساروں کو کبھو لاتا نہیں خاطر میں وہ
حسن کی دولت پر اپنے اس قدر مغرور ہے

عشق ہے دارالشفا اور درد ہے اس کا طبیب[1]
جو نہیں اس مرض کا طالب سدا رنجور ہے

اب تلک حاتم سے تو واقف نہیں افسوس یار
شاعری کے فن میں وہ آفاق میں مشہور ہے

زمین طرحی در ۱۱۷۶ھ

ہمارے حق میں تو صد فتنہ و بلا تو ہے
زہے نصیب میاں جس کا آشنا تو ہے

مرا جہاں میں اذیت رساں نہیں کوئی
جو امتحاں کیا یا یہ دل ہے یا تو ہے

ہمارے طوف کو دیر و حرم بہانہ جان
جدھر گزار کریں دل کا مدعا تو ہے

---

(۱) عشق ہے دارالشفا اور درد اس کا ہے طبیب (نسخہ رام پور)۔

مریض عشق ہوں طالب نہیں مسیحا کا[1]
تو منہ دکھا کہ مرے درد کی دوا تو ہے

مہوسی کی ہوس خواب میں نہیں کہ ہمیں
تری نگاہ ہے اکسیر[2] و کیمیا تو ہے

شگفتہ غنچے کو کرتی ہے گو[3] چمن میں نسیم
ہو جس سے غنچۂ دل وا سو وہ صبا تو ہے

بتاں کا حسن تو ہے جلوہ گر ازل سے ولے
اے جان حسن جہاں موجد ادا تو ہے

ترے دماغ سے سب پر عیاں ہے شوکت حسن
تمام شہر کے خوباں میں میرزا تو ہے

نہ کوئی ہے نہ کوئی تھا نہ کوئی پھر ہوگا
اے زیب آئینہ جس درجہ خود نما تو ہے

صنم نظر میں تو حاتم کی سر سے تا بقدم
ظہور جلوۂ حق مظہر خدا تو ہے

زمین طرحی در ۱۱۴۶ھ[4]

(ترے) پابوس کو آتا ہوں ہر دم ہر قدم سر سے
کہ ہے آرام مرے درد سر کو تیری ٹھوکر سے

ترے در پر ہجوم خلق سے شور قیامت ہے
تماشا ہے[5] کہ سن کر اب تلک نکلے ہے تو گھر سے

نہیں معلوم یا رب کس کی کم بختی ہے مجلس میں
نظر کچھ بے طرح آتا ہے مجھ کو اس کے تیور سے

---

(۱) سے۔ (انتخاب حسرت، صفحہ ۴۴)۔ (۲) اصل نسخہ میں: "اکثیر"
(۳) گو — ایضاً — (۴) ۱۱۸۹ھ (نسخہ رام پور، حاشیے پر)۔
(۵) تعجب ہے کہ ... الخ (نسخہ رام پور)

زمین طرحی ۱۱۷۷ھ

دورا ہے جب سے بزم میں تیری شراب کا
بازار گرم ہے مرے دل کے کباب کا

خوباں کو کس طرح سے لگا لے ہے بات میں
بندا ہوں اپنی طبع ظرافت مآب کا

جو نامہ بر گیا نہ پھرا ایک اب تلک
اے دل تو انتظار عبث ہے جواب کا

حسرت یہ ہے کہ رات کو آوے وہ ماہ رو
دولت سے اس کی دید کروں ماهتاب کا

الطاف میں بھی اس کے اذیت ہے سو طرح
لاؤں کہاں سے حوصلہ اس کے عتاب کا

رخسار کے عرق کا ترے بھاؤ دیکھ کر
پانی کے مول نرخ ہوا ہے گلاب کا

حاتم یہی ہمیشہ زمانے کی چال ہے
شکوا بجا نہیں ہے تجھے انقلاب کا

زمین طرحی ۱۱۷۷ھ

گلشن میں جا کے وصف لب یار کیجیے
غنچے کے تئیں کھجا کے بہت خوار کیجیے

(طالع) کی گر مدد ہو تو جا اپنا بود و باش
خوباں کے زیر سایۂ دیوار کیجیے

اُس حسن کے نمک کی ملاحت کا شور ہے
ملنے میں اُس کے سیر نمکسار کیجیے

گردن اوپر مرے سر پرشور بوجھ ہے
ابرو کو ٹک ڈھلا کے سبکسار کیجیے
دن رات کے کھجوڑ کہاں تک اٹھا سکیں
ہم دل جلوں کو اتنا نہ بے زار کیجیے
حاتم جہاں میں جس کی ملاحت کی دھوم ہے
یوسف کو لا کے اس کا خریدار کیجیے

زمین طرحی ۱۱۷۷ھ

نے گدا سے کچھ غرض مجھ کو نہ مطلب شاہ سے
کام ہے گا دم بہ دم اپنے مجھے اللہ سے
شمع و مشعل سے اگر ہوتا ہے تاباں قصر شاہ
کلبۂ درویش ہے روشن چراغ ماہ سے
جس طرح خورشید کی ہووے نظر سے سنگ لعل
اس طرح دل فیض پاتا ہے دل آگاہ سے
کہربا کا سا بھی گر جذبہ نہ ہو معشوق میں
طے مسافت راہ کی تو کب ہو برگ کاہ سے
تھا زلیخا میں کمال عشق سے (شوق رسا)
بیٹھے گھر اپنی طرف یوسف کو کھینچا چاہ سے
(بے طریقت) گو نہیں کھلتا حقیقت کا مقام
پھر کہاں پہنچے ہے منزل جو پھرا ہو راہ سے
عاقبت ناداں اپنے ہاتھ ہوتا ہے خراب
فرق جس کو کچھ نہ ہو بد خواہ و دولت خواہ سے
ایک دم کے بیچ ہو جاویں کئی لشکر تباہ
شاہ جو لیوے نہ اپنی کچھ خبر نگاہ سے

تیر و نیزے سے سپاہی کر نہیں سکتا وہ کام
ہم کیا ہے سنگ میں سوراخ اپنی آہ سے

خبر کہتے ہیں اُسے مردوں میں لونڈی کا غلام
چھوڑ کر بی‌بی کرے جو آشنائی داہ سے

اپنے حاتم کو خسیسوں کا نہ کر محتاج تو
یا الٰہی کر نہال اپنی اُسے درگاہ سے

طرحی ۱۱۷۸ھ[1]

(فرمائش عبداللہ خاں پسر علی محمد خاں)

تو جو کہتا ہے بولتا کیا ہے (ق) امر ربّی ہے روح مولا ہے
جب تلک ہے جدا تو ہے قطرہ بحر میں مل گیا تو دریا ہے
فی الحقیقت کوئی نہیں مرتا موت حکمت کا ایک پردا ہے
اور شریعت کی پوچھتا ہے جو یار (ق) وحدہ لا شریک یکتا ہے
ہے گا وہم و قیاس سے باہر وہ نہ مجھ سا ہے اور نہ تجھ سا ہے
جہاں ہو، جو کہو، سمیع و بصیر سب کو دیکھے ہے سب کی سنتا ہے
نظر آتا نہیں وہ اعمی کو ورنہ اس کا ظہور سب جا ہے
ور طریقت کا تو کرے ہے سوال (ق) سو تو کہتا ہوں گر سمجھتا ہے
غیر حق کے نہ دیکھ غیر طرف دیدۂ دل جو تیرا بینا ہے
بات سنتا ہے تو اُسی کی سن گر طریقت سے تجھ کو بہرا ہے
اُس کے تو ذکر بن نہ کر کچھ ذکر گر دھاں میں زبان گویا ہے
ہاتھ سے کام بھی اُسی کا کر پاؤں سے چل جو راہ اس کا ہے
کام اس میں بڑا ہے نفس کشی ہو سکے تو عجب تماشا ہے
معرفت کیا ہے پوچھ عارف سے (ق) جس کو عرفاں ہے سو تو گونگا ہے

---

(۱) نسخۂ رام پور ۱۱۷۵ھ -

جس نے پایا اُسے سو ہے خاموش | جس نے پایا نہیں سو بکتا ہے
آپ ہی آپ ہے جہاں دیکھو | کُلِّ شئیً محیط پیدا ہے
عشق کا مرتبہ ہے سب سے بلند | سر سے پہلے قدم گزرنا ہے
جو ہوا سرِّ عشق سے آگاہ | آگے مرنے سے آپ مرتا ہے
جو فنا ہو ہوا بقا با اللہ | کب اُسے زندگی کی پروا ہے
اُس کو ہر آن ہر قدم ہر دم | از ثریٰ سیر تا ثریا ہے
رسرِ توحید کو سمجھ کر بول | گر تو صاحب شعور و دانا ہے

وہ نہ سمجھے گا یہ سخن حاتم
جس کو جہل اور خیال سودا ہے

زمین طرحی ۱۱۷۸ھ[۱]

تو ہم سے جس طرح مل جانتا ہے
زباں سے کیا کہیں دل جانتا ہے
چھپاتا کیا ہے منہ کب تک چھپے گا
تجھے سب شہر قاتل جانتا ہے
جو پاتا ہے تڑپھنے میں مزا[۲] دل
وہ لذت صید بسمل جانتا ہے
نظر آ جائے ہے مجنوں کو جو کوہ
اُسے لیلیٰ کا محمل جانتا ہے
مرے کیوں کر نہ تجھ غم میں کہ عاشق[۳]
یہی جینے کا حاصل جانتا ہے

---

(۱) نسخۂ رام پور ۱۱۸۷ھ۔
(۲) مزے۔ (انتخاب حسرت صفحہ ۳۵)۔
(۳) مرے کیوں کہ نہ تیرے غم میں عاشق — ایضاً —

سواد خال کے نقطے کی خوبی
جو عاشق ہے سو تل تل جانتا ہے
اُسی میں ہے کشود کار حاتم
جسے تو سخت مشکل جانتا ہے

زمین طرحی در ۱۱۶۹ھ[1]

جس کو دیکھا سو یہاں دشمن جاں ہے اپنا
دل کو جانے تھے ہم اپنا سو کہاں ہے اپنا
قصۂ مجنوں و فرہاد بھی ایک پردا ہے
جو فسانا ہے یہاں شرح و بیاں ہے اپنا
وصف کہنے میں ترے حسن کے شرمندا ہوں
اس کے قابل نہ زباں ہے نہ دہاں ہے اپنا
جس کو جانا ہو بھلا اُس کو برا کیا کہیے
گو کہ بدوضع ہے پر اب تو میاں ہے اپنا

زمین طرحی در ۱۱۶۹ھ

کروں دل کھول کر سیر بیاباں
جو فرصت دے کوئی دم مجھ کو دوراں
قیامت تک جدا ہووے نہ یا رب
جنوں کے دست[2] سے میرا گریباں
خیال زلف محبوباں نے اس رات
کیا مجھ جمع خاطر کو پریشاں

---

(۱) نسخۂ رام پور ۱۱۷۰ھ ' انتخاب حسرت ۱۱۶۹ھ -
(۲) ہاتھ (مجموعہ نغز' ص ۱۸۸) -

ھمارے اشک خوں آلودہ سے آج
ھوئی ھے آستیں رشک گُلستاں

ھمیں تو رنج و راحت شادی و غم
تصور میں ترے گزرے ھے یکساں

ھے لازم تجھ کو میری پاس خاطر
کہ ھوں اس بزم میں یک دم کا مہماں

وھی ھو گا جواں مردی میں نامی
کسی پر جو کرے اس وقت احسان

تجھے مرھوں کیا احساں سے حاتم
ھے فیاض زماں یعقوب علی خاں

زمین طرحی ۱۱۷۹ھ

گرم بازاری تری یاروں سے ھے　　جنس کی قیمت خریداروں سے ھے
کون اٹھاوے نازجب تک ھم نہ ھوں　　غمزہ تیرا ناز برداروں سے ھے
شغل میرا روز و شب تجھ شوق[1] میں　　سر پٹکتا گھر کی دیواروں سے ھے
اس کی اے صیاد خاطر ھے ضرور　　طائر دل[2] نو گرفتاروں سے ھے
دشت گردی کا نہیں کچھ مجھ کو باک　　کفش میخی پاؤں میں خاروں سے ھے
دل ھو ویران، ھوں نہ گر[3] برجا حواس　　بندوبست ملک سرداروں سے ھے
نام سن حاتم کا فرمایا کہ شاں　　وہ بھی اپنے کفش بر داروں سے ھے

زمین طرحی ۱۱۷۹ھ[4]

ھر شاخ گل اس آن یہاں لال پری[5] ھے
یا ھاتھ میں گلشن کے یہ پھولوں کی چھڑی ھے

---

(۱) ھجر۔　　(۲) صید تیرا [انتخاب حسرت صفحہ ۴۴]۔
(۳) گر نہ ھوں (نسخۂ رام پور)۔
(۴) انتخاب حسرت و نسخۂ رام پور ۱۱۷۸ھ۔　(۵) متن میں "پڑی"۔

اس ابر میں ساقی سے شبنم یہ ھوا ۔
کس کے لیے اب گل کے کٹوروں میں بھری ھے

تم صحن چمن میں لب جو سرو نہ جانو
شاید کسی عاشق کی یہ آہ سحری ھے

دھوتی ھے عبث داغ کو لالہ کے تو شبنم
زنہار نہ جاوے گا یہ داغ جگری ھے

آتی ھے صدائے جرس غنچہ بہ ھر سو
اس فصل گویا قافلۂ گل سفری ھے

اے آہ فغاں پر مری کرتا ھے تبسم
اس درجہ مرے نالے میں اب بے اثری ھے

آتی ھے بہار آج لیے عیش کا سامان
حاتم ھو مبارک یہ تجھے خوش خبری ھے

زمین طرحی ۱۱۶۹ھ

تمہارے عشق میں ھم ننگ و نام بھول گئے
جہاں میں[1] کام تھے جتنے تمام بھول گئے

نمازیوں[2] نے تجھ ابرو کو دیکھ مسجد میں
بسمت قبلہ سجود و قیام بھول گئے

یہ وضع کیا ھے کہ ھوتے نہیں ھو دست بہ سر
ابھی سے اپنوں کا لینا سلام بھول گئے

گئے تھے زعم[3] میں اپنے پر اس کو دیکھتے ھی
جو دل نے ھم سے کہے تھے پیام بھول گئے

---

(۱) کے (انتخاب حسرت صحفہ ۵۱) ۔
(۲) مصلیوں (نسخہ رام پور) ۔
(۳) اصل نسخہ اور نسخہ رام پور دونوں میں "ضعم" ۔

تری طرف ہوئی صورت گران چین کی نگاہ
قلم کو ہاتھ سے رکھ اپنا کام بھول گئے
بتان چرب زبان سن کے خوبیٔ گفتار
ادب میں دب گئے حسن کلام بھول گئے
تری اے سرو رواں دیکھ کر انوکھی چال
جو خوش خرام تھے اپنا خرام بھول گئے
تری یہ زلف گرہ گیر دیکھ کر صیاد
شکار آپ ہوے صید و دام بھول گئے
بڑا غضب ہے کہ حاتم کو تم نہ پہچانا
وہی[1] قدیم تمہارا غلام بھول گئے

زمین طرحی در ۱۱۸۰ھ

ہم بھی اس پیری میں اک راحت جاں رکھتے ہیں
شغل میں اس کے[2] دل اپنے کو جواں رکھتے ہیں
بہت دشنام دئیے اب تو بھلا چپ رہیے
کب تلک سنتے رہیں ہم بھی زباں رکھتے ہیں
مر گئے، خاک ہوے، خاک بھی برباد گئی
تو بھی جینے میں مرے شوخ گماں رکھتے ہیں
تیری خاطر تو ہمیں جاں سے زیادہ ہے عزیز
ہم تو کوچے میں ترے (پاس سگاں) رکھتے ہیں
دل ہمارا ہے کہ تجھ تیغ سے ہے سینہ سپر
بو الہوس یہ جگر و گردہ کہاں رکھتے ہیں

---

(۱) وہ ہے (نسخۂ رام پور)
(۲) شغل اس کے سے ... الخ (مجموعہ نغز صفحہ ۱۸۸) -

محتسب (گو تو) برا مان خدا بخشے گا
دختر رز کے اوپر تاک تو ہاں رکھتے ہیں

ہم ملاقات کے محتاج نہیں تا دم مرگ
زخم دل داغ جگر تیرا نشاں رکھتے ہیں[1]

مختلف قافیہ سے اور غزل میں حاتم
اپنے احوال کا ہم شرح و بیاں رکھتے ہیں

ایضاً

گر بتاں شیوۂ خود جور و جفا رکھتے ہیں
ہم بھی بالعکس سر مہر و وفا رکھتے ہیں

فاش کیجے تو (بڑا) باعث رسوائی ہے
اس سبب عشق کو ہم دل میں چھپا رکھتے ہیں

اُن کی نظروں میں ہے تجھ چشم کی سب کیفیت
جو کہ خوش چشموں کے ملنے کا نشا رکھتے ہیں

بزم میں اُن کی نہیں شرم سے آئنہ کو رو
بے غبار اپنے جو کوئی دل کو[2] صفا رکھتے ہیں

جس طرح دل میں میاں تو ہے تیری دولت سے
دل میں ہر ایک کے ہم اپنی بھی جا رکھتے ہیں

دل و دیں لے کے ملاتے نہیں آنکھیں ظالم
نہیں معلوم کہ[3] اب داعیہ کیا رکھتے ہیں

ہم ہوئے اُن کے پر حاتم وہ ہمارے نہ ہوئے
گو ہمارے وہ نہ ہوں ہم بھی خدا رکھتے ہیں

---

(۱) نسخۂ رام پور میں اس کے بعد یہ شعر ہے :
کعبۂ دل کی خرابی کو مرے مدت سے — خدا آباد رکھے عزم بتاں رکھتے ہیں
(۲) میں (نسخہ رام پور)۔ (۳) یہ (انتخاب حسرت ' صفحہ ۳۴)۔

زمین طرحی در ۱۱۸۰ھ

چاند سے نسبت جو دے تجھ کو[1] سو بے انصاف ہے
چاند کے منہ پر ہیں جھائیں تیرا مکھڑا صاف ہے
قد ترا ہے سرو، آنکھیں نرگس اور رخسار گل
حسن کا دریا و سینے سے لگا تا ناف ہے
بھوں کماں، پلکیں تری تیر اور نگاہیں برچھیاں
لب ہیں جوں یاقوت اور باتوں میں تو حراف ہے
خون عاشق نے لیا ہے گھیر تجھ کو جان من
گرد دامن کے ترے یا سرخ یہ سنجاف ہے
اوڑھنی نیچے تری کیا ناگ نے اگلا ہے من
یا یہ جوٹی میں چمکتا تاش کا موباف ہے
دل سے ہے حاتم[2] تری بانکی اداؤں کا غلام
بھولنا مت بندگی اس کی اگر اشراف ہے

زمین طرحی در ۱۱۸۰ھ

عشق کے شہر کی کچھ آب و ہوا اور ہی ہے
اس کے صحرا کو[3] جو دیکھا تو فضا اور ہی ہے
تجھ سے کچھ کام نہیں دور ہو آگے سے نسیم
وا کرے غنچۂ دل کو وہ صبا[4] اور ہی ہے
نبض پر میری عبث ہاتھ تو رکھتا ہے[5] طبیب
یہ مرض اور ہے اور اس کی دوا اور ہی ہے[6]

---

(۱) چاند سے تجھ کو جو دے نسبت...الخ (نسخۂ رام پور)
(۲) دل سے ہے حاتم ہے الخ .. (انتخاب حسرت ، صفحہ ۴۳)۔
(۳) میں ۔ (۴) صدا [انتخاب حسرت ، صفحہ ۴۵] ۔
(۵) ...ہاتھ کو رکھے ہے طبیب (نسخۂ رام پور) ۔
(۶) یہ مرض اور ہے کچھ اور دوا اور ہی ہے (انتخاب حسرت) ۔

گل تو گلشن میں ہزاروں نظر آئے لیکن
اس کے چہرے کو جو دیکھا تو صفا اور ہی ہے
زھدو ورد وظائف سے نہیں حاصل کار
جس کو ہو حسن اجابت وہ دعا اور ہی ہے
اے جرس ہرزہ درا ہو نہ تو اتنا چپ رہ
پہنچے پس ماندہ بمنزل[1] وہ صدا اور ہی ہے
محتسب ہم سے عبث کینہ رکھے ہے حاتم
جو نشا ہم نے پیا ہے وہ نشا اور ہی ہے

زمین طرحی ۱۱۸۰ھ

ہے ایک سا وہ برگ و ثمر میں ہمیشہ سے
تصویر کے درخت کو کیا خوف تیشہ سے
تیروں سے اب جگر تو نیستان ہو گیا
دل ہاتھ جوڑتا ہے میرا شیر بیشہ سے

زمین طرحی ۱۱۸۰ھ

کبھو جو اس کی طرف پاؤں تو[2] دراز کرے
تو اپنے بخت پر عاشق ہزار ناز کرے
صنم کے دیکھے جو محراب ابرواں زاھد
طرف وہ قبلہ کے[3] کافر ہو گر نماز کرے
عجب سماں[4] ہو جو آپس میں عاشق و معشوق
ادھر وہ ناز کرے یہ ادھر نیاز کرے

---

(۱) بمنزل (انتخاب حسرت) ۔
(۲) وہ ۔ (نسخۂ رام پور)
(۳) بسمت قبلہ وہ...الخ ۔ ۔ایضاً۔
(۴) سما (انتخاب حسرت و نسخۂ رام پور) ۔

مرے مزار کے اوپر اگر رکھے[1] وہ قدم
تو مشت خاک کو ممتاز[2] و سرفراز کرے

بڑا ستم ہو جو صیاد موسم گل میں
اے عندلیب قفس کا وہ در نہ باز کرے

جو اپنے کام کو سونپے خدا کو تو حاتم
تو سب سے خوب ترا کام کارساز کرے[3]

زمین طرحی در ۱۱۸۱ھ

ایک مدت سے طلب گار[4] ہوں کن کا ان کا
تشنۂ حسرت دیدار ہوں کن کا ان کا

جان کو بیچ کے یہ نقد دل اب لایا ہوں
سب سے پہلے میں خریدار ہوں کن کا ان کا

امتداد اس مرے آزار کا مت پوچھ طبیب
روز میثاق سے بیمار[5] ہوں کن کا ان کا

مخلصی قید سے مشکل ہے مجھے تا دم مرگ
دام الفت میں گرفتار ہوں کن کا ان کا

بود و باش اپنا بتاؤں میں تمھیں کیا یارو
ساکن سایۂ دیوار ہوں کن کا ان کا

---

(۱) رکھے اگر وہ قدم (نسخۂ رام پور) -

(۲) ...سرسبز و سرفراز کرے (انتخاب حسرت ' صفحہ ۴۸) -

(۳) نسخۂ رام پور میں یہ شعر یوں ہے :

تیرا ہو خوب سر انجام کار اے حاتم جو تیرے کام کو اصلاح کارساز کرے

(۴) دل افگار - (انتخاب حسرت' ص ۵)

(۵) روز میثاق تلک زار ..الخ (انتخاب حسرت ' صفحہ ۵) -

ہے بجا فخر کروں اپنے اگر طالع پر
کفش برداروں (کا)[1] سردار ہوں کن کا ان کا[2]

تو سزاوار سزا کس کا ہوا اے[3] حاتم
کچھ نہ پوچھو[4] میں گنہگار ہوں کن کا ان کا

طرحی در ۱۱۸۱ھ

یہاں حصول بجز جوش اور خروش نہیں
یہ جائے نیش ہے اس جا اُمید نوش نہیں

کہاں دماغ کہاں تک زباں کو دوں تکلیف
کہ اہل بزم میں شنوا کسو کے گوش نہیں

لباس فقر کا سامان پردہ پوشی ہے
تو خرقہ پوش نہیں ہے جو عیب پوش نہیں

نشے کے آن میں مجلس میں تم نے کی ہے نگاہ
ہنوز تب سے پیارے کسو میں ہوش نہیں

نہیں صلے کی طمع مجھ کو اہل دولت سے
میں سر فروش ہوں حاتم سخن فروش نہیں

زمین طرحی در ۱۱۸۱ھ

باغ میں تم جو کار فرما ہو تو خزاں میں بہار پیدا ہو
مطرب ہو عندلیب و ساقی ابر گل پیالا ہو غنچہ مینا ہو

---

(۱) اصل نسخے میں "کا" کی بجائے "میں" بعد میں اصلاح کی گئی ہے - تحریر کسی اور کی ہے -

(۲) اس کے بعد نسخۂ رام پور میں یہ شعر ہے :

گالیاں تجھ کو جو دیتے ہیں یہ حاتم ہیں کون
کچھ نہ پوچھو میں گنہگار ہوں کن کا ان کا

(۳) ہے (انتخاب حسرت و نسخۂ رام پور) (۴) صاحب من ..الخ (نسخہ رام پور)

سب مہیا ہو عیش کا اسباب   تم جو مجلس میں رونق افزا ہو
جس طرف لطف سے نگاہ کرو   اُس طرف اور ہی تماشا ہو[1]

یہ فقیروں کی ہے دعا حاتم
محسن الملک ہوئے دنیا ہو

زمین طرحی ۱۱۸۱ھ[2]

اس جنگ جو سے ایسا موافق زمانہ ہے
بندوق تک بھی اس کی جو دیکھا خزانہ ہے
دیکھے ہے کیا مرے دل صد چاک کی طرف
مشاطہ زلف یار نہ محتاج شانہ ہے
آتا ہے خواب اس کو مرا سن کے درد دل
بے درد کے خیال میں یہ بھی فسانہ ہے
بارش رہے ہے تیر ملامت کی روز و شب
ناصح کے ہاتھ سے دل عاشق نشانہ ہے
اس درجہ مغ بچوں کے تصور کا ہے ہجوم
حاتم کا دل ہے یا یہ خرابات خانہ ہے

زمین طرحی شوق ۱۱۸۱ھ

خاطر میں تو لاتا نہیں تُو چاہ کسی کی
ظالم تجھے لگ جائے کہیں آہ کسی کی[3]

---

(۱) انتخاب حسرت، صفحہ ۳۹، میں یہ شعر یوں ہے :
ٹک ادھر لطف سے نگاہ کرو   دیکھ لو پھر تو کیا تماشا ہو
(۲) انتخاب حسرت ۱۱۸۳ھ، نسخہ رام پور ۱۱۸۱ھ -
(۳) نسخۂ رام پور میں اس کے بعد یہ شعر ہے :
عاشق تو تیرے ہجر میں مرتے ہیں ہزاروں
گو دل میں نہ ہووے تجھے پرواہ کسی کی

یک بار تو قاتل مرے مشہد سے گزر کر
تا جانے کوئی ہے یہاں درگاہ کسی کی

کہتے ہیں سبھی مہر بتاں خوب نہیں ہے
سنتا ہے کہاں یہ دل بد خواہ کسی کی

پابوس کی حسرت میں یہ دل خاک ہوا ہے
جانے ہے کہ اس کوچے میں ہے راہ کسی کی

ہر قدم میں دیوانوں کا دھڑکے ہے کلیجا
اس دشت میں شاید ہے کمیں گاہ کسی کی

حاتم کی تمنا ہے کہ ایسا تو سماوے
جاگہہ نہ رہے دل میں پھر اللہ کسی کی

زمین ولی در ۱۱۸۲ھ[1]

آتا ہے جب سوار ہوا وہ کشار بند
عاشق کے سر کو اُس کا تکے ہے شکار بند

چاہوں کہ درد دل میں کہوں اس کے روبرو
ہو جائے ہے زباں مری بے اختیار بند

ہر بند کی گرہ سے[2] مرے دل میں ہے گرہ
وا ہو گرہ جو کھول دے جامے کے[3] یار بند

اتنے تو خوں تو نے کیے ہیں کہ خوں بہا
چلنے سے ہو گئی ترے تیغے کی دھار بند

چاہے تو زلف کا تری سلک گہر کی طرح
سو عاشقوں کے دل کو کرے ایک تار بند

---

(۱) نسخۂ رام پور ۱۱۸۴ھ، صفحہ ۳۰۱ پر حاشیے کے شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سن درست ہے یا کم از کم بعد میں اس میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے۔
(۲) میں (نسخہ رام پور) (۳) کا (انتخاب حسرت، صفحہ ۱۴)

آساں نہیں ہے عشق سے کشتی اے بوالہوس
ہیں عاشقی کے فن میں تو ناداں ہزار بند[1]

ناصح تری تو بات میں آتی ہے منہ سے بو
بخرے(؟) تو اپنی فصد کھلا جا کے چار بند

دنیا تو ہے عجوزہ و بہتوں کی ہے جھٹیل
کب مرد کھولتے ہیں اس اوپر ازار بند

حاتم اُلٹ پلٹ سے زمانے کے غم نہ کھا
ہوتا نہیں جہاں کا کبھو کاروبار بند

زمین طرحی در ۱۱۸۲ھ

ماہ رو ہو صبح دم جب آفتاب آئینہ
عکس سے اُس کے دو چند ہو آب و تاب آئینہ

اُس پری کی بزم میں شاید ہوا تھا باریاب
تب تو عالم میں ہے[2] روشن دل خطاب آئینہ

رات کو دیکھا تھا ہم نے خواب میں آئینہ رو
اُس کا منہ دکھلائے گا تعبیر خواب آئینہ

سینہ صافوں کے کہاں وہ ہو سکے ہے روبرو
زنگ کا پردا ہے دل اوپر حجاب آئینہ

کل جو حاتم ہم نے کی آئینہ خانے میں نگاہ
تھا مقابل آئینہ باہم جواب آئینہ

---

(۱) نسخۂ رام پور میں اس کے بعد یہ شعر ہے :
دلی میں آنے ایسے قدم سے جہاں پناہ عالم کا سب طرح سے ہوا روزگار بند
اس شعر میں شاہ عالم ثانی کی طرف اشارہ ہے جو دس بارہ سال دیار شرق میں رہنے کے بعد یکم شوال ۱۱۸۵ھ (۶ جنوری ۱۷۷۲ع) کو اپنے دارالسلطنت میں واپس آئے تھے۔

(۲) تب تو بخشا اس نے ...الخ (نسخۂ رام پور)۔

زمین طرحی در ۱۱۸۲ھ

ہر سحر اٹھتے ہی کرتا ہے طلب آئینہ
لیے پھرتے ہیں تبھی ہاتھ میں سب آئینہ

گھر سے نکلے جو کبھو سیر کے تئیں وہ بت چیں
ہر قدم فرش کروں تابہ حلب آئینہ

نقش صورت کا پری رو کا رہے ہے شب و روز
دل بھی ہے صاف ضمیروں کا عجب آئینہ

ہے حسب اس کا تو ظاہر ولے پہنچاوے ہے
اپنی یک پشت بہ سیماب نسب آئینہ

صبح سے شام تک اک دم نہیں ہوتا ہے جدا
اس کے زانو سے ہے گستاخ غضب آئینہ

عکس عارض سے وہ ہو جائے ہے صد رشک چمن
روبرو آئے ہے اُس شوخ کے جب آئینہ

سامنے اس کے تفاوت سے رہے ہے حاضر
کس مؤدب[1] سے یہ سیکھا ہے ادب آئینہ

اپنی چھب تختی جو دیکھے تو کرے کیوں نہ گھمنڈ
خود نمائی کا ہے خوباں کی سبب آئینہ

وہ ہے پر زنگ یہ ہے صاف نظر کر حاتم
ہو سکے دل کے برابر مرے کب آئینہ

۱۱۸۲ھ

کہیو زباں سے بات سمجھ کر جو ہوش ہے
دیوار کے بھی ہم نے سنا ہے کہ گوش ہے

(۱) اصل نسخے میں "مأدب"۔

دنیا کی چال ہم کو انوکھی نظر پڑی
دیکھا تو ہر قدم میں یہاں نیش و نوش ہے
میری برھنگی کا سبب ہم سے[1] کچھ نہ پوچھ
دستار و جامے تک گرو مے فروش ہے
مانند زلف کے تری، عاشق تمام عمر
جوں شام تیرہ بخت ہے، خانہ بدوش ہے
درپے ہے عیب جو ترے، حاتم تو غم نہ کھا
دشمن ہے عیب جو تو خدا عیب پوش ہے

زمین طرحی در ۱۱۸۲ھ

اے مرے دل کے خریدار کہاں جاتا ہے
عشق کے گرمیٔ بازار کہاں جاتا ہے
کوئی بھی ڈھنگ[2] مروت کا ہے تجھ میں ظالم
چھوڑ کر ہم[3] کو تو بیمار کہاں جاتا ہے
ایک بھی ہاتھ سے تیرے نہ بچا ہے[4] قاتل
پھر لیے ہاتھ میں تروار کہاں جاتا ہے
خلق بدنام کرے گی تجھے، میں ڈرتا ہوں
نیم شب کو اے مرے یار کہاں جاتا ہے

زمین طرحی در ۱۱۸۳ھ

دور کر دل سے عُجب (و) کبر و غرور حال شیطاں کا دیکھ گر ہے شعور

---

(۱) میری برھنگی کا سبب شیخ...الخ (نسخۂ رام پور)۔
(۲) رسم ۔ —ایضاً—
(۳) مجھ ۔ —ایضاً—
(۴) اے ۔ —ایضاً—

نحن و اقرب تو راست ہے لیکن وہ ہے نزدیک تجھ سے تو ہے دور
چشم باطن کے تیرے اَعمی ہیں ورنہ ظاہر ہے وہ نہیں مستور
من عرف نفسہ کی رمز کو بوجھ آپ کو جاننا تجھے ہے ضرور
شش جہت جس طرف نگاہ کرے سب طرف ہے یہاں اُسی کا ظہور
عشق اور حسن کی تجلّی دیکھ کہیں وہ نار ہے کہیں ہے نور
غیر حق تکیہ غیر پر کرنا
حاتم ہے عقل کا تری یہ قصور

زمین انعام اللہ خاں یقین ۱۱۸۳ھ[1]

دل میں یوں ہے تجھ[2] خیال چشم کے آنے میں دھوم
مچ رہی ہے جس طرح مستوں سے میخانے میں دھوم
تم نہ بولو گو کہ عاشق آپ کو ضائع کریں
جاں من ہوگی تمہارے منہ سے فرمانے میں دھوم
ایک تو فتنہ اٹھاوے تھی ترے کا کل[3] کی بو
تس اوپر ہوگی قیامت عطر ملوانے میں دھوم[4]
گل گریباں چاک اور غنچے ہوے ہیں غرق خوں
باغ میں ڈالی ہے تو نے پان کے کھانے میں دھوم[5]
اُس کی ہمت سے تو جی دینا تجھ اوپر کیا ہے دور
ہوئے گی پر شہر میں حاتم کے مر جانے میں دھوم

---

(۱) انتخاب حسرت میں یہ غزل ۱۱۵۳ھ کی ہے' صفحہ ۲۵ -
(۲) اس (انتخاب حسرت' ص ۲۵) -
(۳) تیری جوئی کی بو - —ایضاً—
(۴) اور بھی ہوگی قیامت عطر لگوانے میں دھوم —ایضاً—
(۵) کیا بلا ڈالی ہے تم نے جان پان کھانے میں دھوم —ایضاً—

زمین طرحی در ۱۱۸۳ھ

وہ روز عید ہے جس شب کہ ہو جانانہ پہلو میں
میں ہم آغوش ہوں جوں شمع کے پروانہ پہلو میں
کماں ابرو ترے ترکش کے قرباں ہوں کہ دستوں کے
لگایا تیر ایسا دل کے تا پر خانہ (؟) پہلو میں
میں مانع ہوں تجھے ملنے کا اپنے آشناؤں سے
یہ کیا (امکاں) کوئی بیٹھے ترے بیگانہ پہلو میں
کسو مکارہ مشاطہ نے اس کو سر چڑھایا ہے
کہ یوں گستاخ تری زلف کے ہے (شانہ) پہلو میں
خمار آلودہ ہے مجلس تنک ظرفی نہ کر ساقی
دھرا کب تک رکھے گا شیشہ و پیمانہ پہلو میں
بغل میں دل جنوں میں غرق ہے سودائے طفلاں سے
عجب صحبت ہے جو عاقل کے ہو دیوانہ پہلو میں
خدا رزاق ہے گھر بیٹھے حاتم رزق پہنچے ہے
قفس میں دیکھ ہے طائر کے آب و دانہ پہلو میں

زمین طرحی ۱۱۸۴ھ[1]

آگے کیا تم سا جہاں میں کوئی محبوب نہ تھا
کیا تمہیں خوب بنے اور کوئی خوب نہ تھا
ان دنوں ہم سے جو وحشی کی طرح بھڑکو ہو
یہ تو ملنے کا تمہارے کبھو اسلوب نہ تھا
نامہ بر دل کی تسلّی کے لیے بھیجوں ہوں
ورنہ احوال مرا قابل مکتوب نہ تھا

---

(۱) نسخہ رام پور ۱۱۸۲ھ انتخاب حسرت ۱۱۸۱ھ -

طاقت اب طاق ہوئی تاب[1] و شکیبائی کی
کب تلک صبر کرے دل مرا ایوّب نہ تھا
غلبۂ عشق نے حاتم کو پچھاڑا آخر
زور میں اپنے وہ اتنا بھی تو مغلوب نہ تھا

در ۱۱۸۴ھ

ہے اب کی فصل ہر اک باغ میں بہار کا جوش
شمیم گل سے ہے باد نسیم عطر فروش
یہ سیر بلبل و قمری تمہیں مبارک ہو
کہ شاخ گل ہیں ہم آغوش و سرو ہیں ہم دوش
عجب طرح کی ہے گلشن میں آج گفت و شنید
کلی زباں کی صورت ہے گل ہے صورت گوش

زمین طرحی (۵)۱۱۸[2]ھ

کس طرح سے دن کٹتا اور کس طرح سے رات کی
بے خبر کچھ ہے خبر تجھ کو مرے اوقات کی
اس جھمکّے سے تو آیا رات کو اے رشک ماہ
روشنائی شمع کی جلوے نے تیرے مات کی
چشم و مژگاں کی صفت لکھنے میں تیرے خوش نگہ
نیزۂ مژگاں قلم اور مردمک دوات کی
کیا کیا ایسا جو تیرے ساتھ کے کھاتے ہیں بل
راہ میں جاتے ہوئے جو تجھ سے اک دو بات کی

---

(۱) صبر (نسخہ رام پور ' انتخاب حسرت صفحہ ٦) ۔
(۲) سن کا پہلا ہندسہ کرم خوردہ ہے ' اندازاً یہاں ۵ لکھا ہے ۔

ابر میں تیرا تصور آگیا تھا دل میں جان
اس قدر روئے کہ بے موسم میں ہم برسات کی

ہم سفر کرتے ہیں کیا احسان ہو گر انگشتری
نام کو اپنی نشانی دو جو اپنے ہات کی

ایک مچّی[1] مانگتا ہے تم سے حاتم سا گدا
جانیو راہ خدا میں یہ بھی اک خیرات کی

زمین طرحی[2] ۱۱۸۵ھ[3]

ایذا دھندہ[4] شوخ ستم گار رہ گئے
دلدار اٹھ گئے بہ[5] دل آزار رہ گئے

خوش حال وہ کہ جن کو ہوئی رخصت چمن
ہم جھانکتے رخنۂ دیوار رہ گئے

ہر تار زلف میں ہیں گرفتار صد ہزار
عالم ہوا تمام و کئی تار رہ گئے

ایسے لگاؤ کام ہمارا تمام ہو
یہ کچھ نہیں کہ کھینچ کے تروار رہ گئے

کہتے ہو امتحان میں نہ ٹھہرا کوئی یہاں
گو سب گئے پہ ہم تو طلب گار[6] رہ گئے

گل چیں کے ہاتھ سے نہ رہی رونق چمن
گل نام کو نہیں ہے[7] خس و خار رہ گئے

---

(۱) بوسہ (انتخاب حسرت ص۵۰)- (۲) زمین مرزا رفیع سودا (نسخۂ رام پور)-
(۳) ۱۱۵۵ھ (انتخاب حسرت، ص ۵۱) -
(۴) ایذا دھندہ (انتخاب حسرت، ص ۵۱) -
(۵) و (انتخاب حسرت ' صفحہ ۵۱) -
(۶) ۔ ہم تو سدا خوار رہ گئے (نسخۂ رام پور)-
(۷) گل نام کو رہا نہ ..الخ (نسخۂ رام پور) -

سودا میں حاتم ایسی ہے غلطاں تمام خلق
یاروں کی پوچھنے سے خبر یار رہ گئے

زمین طرحی ۱۱۸۵ھ

سب مخالف جب کنارے ہو گئے ہم میں اور اس میں اشارے ہو گئے
آئے، اور بیٹھے نہ کچھ شکوا نہیں یہ غنیمت ہے کہ بارے ہو گئے
جب چڑھ آئی رو برو فوج جنوں ہم بھی سنمکھ ہو اتارے ہو گئے
ھجر نے اس کے جلایا اس قدر داغ سینے پر انگارے ہو گئے
جانتے تھے اپنے ہم[1] ہوش و حواس یک نگہ میں سب تمہارے ہو گئے
چشم تو تیغے تھے آگے ھی میاں سرمہ دینے سے دو دھارے ہو گئے
کان کے موتی تری زلفوں میں رات خلق کی نظروں میں تارے ہو گئے
جب ہوئے حاتم ہم اس سے آشنا
دوست بھی دشمن ہمارے ہو گئے

۱۱۸۶ھ

اس دور کے اثر کا جو پوچھو بیاں نہیں
ہے کون سی زمیں کہ جہاں آسماں نہیں
اس درجہ دلبروں سے گئی رسم دلبری
دل ھاتھ پر لیے ہوں کوئی دلستاں نہیں
افسردہ دل تھا اب تو ہوا غم سے مردہ دل
جیتا ہوں دیکھنے میں ولے مجھ میں جاں نہیں
آداب صحبتوں کا کوئی ہم سے سیکھ لے
پر کیا کریں کہ طالب صحبت یہاں نہیں

---

(۱) ھیں (انتخاب حسرت، صفحہ ۵۰ و نسخۂ رام پور)۔

دل جل کے بجھ گیا ہے کسی نے نہ لی خبر
ہم سوختہ دلوں کا کوئی قدر داں نہیں

ہے کل کی بات سب کے دلوں میں عزیز تھا
پر ان دنوں تو ایک بھی دل مہرباں نہیں

ایسی ہوا بہی کہ ہے چاروں طرف فساد
جز سایۂ خدا کہیں دارالاماں نہیں

عالم کی ہے گی (رزق؟)[1] الٰہی سے زندگی
تس پر بھی دیکھتا ہوں کہ بہتوں کو ناں نہیں

حاتم خموش لطف سخن کچھ نہیں رہا
بکتا عبث[2] پھرے ہے کوئی نکتہ داں نہیں

زمین طرحی ۱۱۸۶ھ

زلف اس کی کال ہے کالا نہیں
تیغ ہے بانکی نگہ بھالا نہیں

یاں کے معشوقوں کی ہے جادو نگاہ
ہند ہے یہ سحر بنگالا نہیں

مے کشو شیشے لگاؤ منہ کے تئیں
مے تو ہے گو بزم میں پیالا نہیں

عشق بازی بوالہوس بازی نہ جان
عشق ہے یہ خانۂ خالا نہیں

کیوں نہ کھٹکے دل میں عاشق کے سدا
درد کا کانٹا ہے سروالا نہیں

---

(۱) متن میں "رخ"۔
(۲) بکتا تو کیوں الخ (انتخاب حسرت، صفحہ ۲۷)۔

ہم سے کس ناتے سے دشمن دوست ہو
دل میں سالی ہے کوئی سالا نہیں
ہرزہ بکتا ہوں مجھے معذور رکھ
مست لایعقل ہوں متوالا نہیں
دیکھ دیبی دت کی اے حاتم بہار
گل ہے سب پھولوں میں وہ لالا نہیں

زمین در ۱۱۸۷ھ[1]

اُس سے جب ہم دو چار ہوتے ہیں — یک نگہ میں شکار ہوتے ہیں
حسرت پنجۂ حنائی سے — جیب کے تار تار ہوتے ہیں
عید ہوتی ہے گھر مرے اس روز — تجھ سے جب ہم کنار ہوتے ہیں
آ شتابی کہ ترے وعدے پر[2] — دیر سے بے قرار ہوتے ہیں
تیری فرقت کے داغ سینے پر — باعث یادگار ہوتے ہیں
گل رخاں بے سبب گلے کے مرے — بات کہتے میں ہار ہوتے ہیں
سب ہیں معشوق اپنے مطلب کے — بے غرض کس کے یار ہوتے ہیں
بحر غم سے نکال اے ساقی — ایک کشتی میں پار ہوتے ہیں

حاتم ان سے نہ مل کہ یہ محبوب
دشمن دوست دار[3] ہوتے ہیں

زمین طرحی ۱۱۸۷ھ

درپئے دل وہ آفت جاں ہے — جس کے کوچے میں روز طوفاں ہے
گھر نہیں اس کا خون مردم سے — زور قصاب کی سی دوکاں ہے

---

(۱) نسخۂ رام پور ۱۱۷۸ھ ۔
(۲) آئیے گا شتاب وعدے پر (نسخہ رام پور) ۔
(۳) آفت روزگار (نسخۂ رام پور) ۔

دل میں جاگہہ نہیں کسی کی کہ آج اس کا پیکان تیر مہماں ہے
دور میں اس کی چشم مے گوں کے مے کدہ بیغ و بن سے ویراں ہے
رات اور دن فراق میں اس کے چشم گریاں ہے سینہ بریاں ہے
ہر قدم پر ہمیں ہے سیر بہشت اس کا ہر نقش پا گلستاں ہے
حاتم اس دور کے امیروں میں
حاتم وقت[1] ضابطہ خاں ہے

زمین طرحی ۱۱۸۷ھ

نے کعبہ کی ہوس نہ ہوائے کنشت ہے
دیکھا تو دونو جے وہی سنگ و خشت ہے
آئینہ کی نظر میں تو دونوں ہیں ایک سے
میری تیری نگہ میں اگر خوب و زشت ہے
جوہر نہیں جو دیکھو ہو شمشیر یار پر
اُس کے شہیدوں کا یہ خط سرنوشت ہے
رونا مثال شبنم و جلنا مثال شمع
صبح دمسا ازل سے ہماری سرشت ہے
گر زاہدوں کو وعدۂ جنت ہوا تو ہو
مستوں کو کوئے میکدہ حاتم[2] بہشت ہے

زمین طرحی محمد امان نثار ۱۱۸۸ھ

سفلوں کو تو نے بات میں چلنے لگا لیا
نکتے میں تیرے ظرف کو کم ظرف[3] پالیا

(۱) حاتم اس وقت ۔ الخ (انتخاب حسرت)۔
(۲) "حاتم" کی بجائے "ھی یہاں" (مجموعہ نغز صفحہ ۱۹۰)۔
(۳) نکتے میں تیرے ظرف کو ہم نے تو پا لیا (نسخہ رام پور' یہ غزل حاشیے پر ہے)۔

باھل بتا کے ہم کو چلا تھا کسی کے پاس
ہم نے بھی زور راہ میں جاتے کو جا لیا
کھولی تھی زلف اس نے کہ دے مجھ کو پیچ میں
ناگہہ بلا سے خوب خدا نے بچا لیا
نرگس نے اس سے آنکھ لڑائی[1] تھی باغ میں
شرمندہ ہو کے سر کو پھر آخر نوا لیا
دنیا و دیں کا غم نہیں حاتم کو اے نثار
جب ہاتھ اس نے دونو جہاں سے اٹھا لیا

زمین طرحی در ۱۱۸۸ھ

اُسی کو خلق کہے ہے جہاں میں طالع مند
کرے جو دست گدا کی طرف کو ہاتھ[2] بلند
ہوا جو رزق مقدر سو ہو نہ کم نہ زیاد[3]
تلاش و فکر و تردد کیا کرو ہر چند
جسے نگاہ کیا ہے وہ اپنے مطلب کا
چہ آشنا و چہ خویش و برادر و فرزند[4]
گریز کرتے ہیں اس طرح مرد دنیا سے
کہ جیسے آنچ سے آتش کے بھاگتا ہے سپند
شکست دل کو جو پہنچے تو پھر نہ ہوئے درست
کوئی نہ کر سکے شیشہ شکستہ کو پیوند

(۱) ملائی (نسخہ رام پور) -
(۲) دست - [انتخاب حسرت صفحہ ۳۱ و نسخہ رام پور] -
(۳) ..سو ہو بیش نہ کم —ایضاً—
(۴) چہ آشنا چہ برادر چہ خویش و چہ فرزند (انتخاب حسرت) -

ق : جو دیکھا مجھ کو خرابات میں تو زاھد نے
کہا کہ حیف ھے حاتم کہ تجھ سا دانش مند
نہ خوف تجھ کو خدا کا نہ ڈر ھے دوزخ کا[1]
کہ اس طرح سے جو بیٹھا ھے تو یہاں خورسند
دیا جواب اُسے میں کہ اے مرے صاحب
یہ شعر حافظ شیراز ھے جو ھوئے[2] پسند
"نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو
کہ مستحق کرامت گناھگارانند"

زمین طرحی ۱۱۸۸ھ

جوش مستی پھر کہاں مستو جوانی پھر کہاں
میکدے میں جا کے وہ[3] دھومیں مچانی پھر کہاں
کر لے رنگ رلیاں تو اے بلبل کہ جاتی ھے بہار
چار دن کو یہ گل و گلشن فلانی پھر کہاں
خاکساری کر کہ آخر خاک ھونا ھے تجھے
یہ اکڑ چلنا ذرا یہ سج بنانی پھر کہاں
عدل سے کر سلطنت اے دل تو تن کے ملک میں
وقت فرصت بوجھ لے یہ حکم رانی پھر کہاں
کیا ھوا حاتم تجھے جینے سے اکتایا ھے کیوں
دم غنیمت جان مشفق زندگانی پھر کہاں[4]

---

(۱) مجھے نہ خوف خدا کا نہ غم ھے دوزخ کا - (۲) ھووے [نسخہ رام پور] -
(۳) یہ (مجموعہ نغز صفحہ ۱۸۸) -
(۴) انتخاب حسرت (ص ۳۳) اور مجموعہ نغز (ص ۱۸۸) میں یہ شعر یوں ھے :
(مجموعہ نغز میں "کہا کہوں...الخ")
کیا ھوا تجھ کو تو اب جینے سے اکتایا ھے کیوں
دم غنیمت جان حاتم زندگانی پھر کہاں

۱۱۸۸ھ

جو مرے ہم عمر و ہم صحبت تھے سو سب مر گئے
اپنی اپنی عمر کا پیمانہ ہر یک بھر گئے
پوچھتے کیا ہو گناہوں کے گرفتاروں کا حال
خشک زاھد تھے سو اس جاگہ سے دامن تر گئے
ھاتھ سے صیاد کے ثابت نہ چھوٹا ایک صید
بال و پر رکھتے تھے سو بے بال اور بے پر گئے
یہ قمار عشق ہے اے بوالہوس بازی نہ جان
سر گئے بہتوں کے اور بہتوں کے اس میں گھر گئے
ہم نے ہستی اور عدم کی آکے کی ہے خوب سیر
رسم و آئیں دیکھ ان لوگوں کا از بس ڈر گئے
ایک جو آیا اسے لے گود میں دی گھر میں جا
دوسرے کو کاڑھ کر گھر سے زمیں میں دھر گئے
تم کہو اپنی میاں حاتم کہ ہو کس فکر میں
اور جو آئے جنے، جیسی بنی سو کر گئے

زمین طرحی در ۱۱۸۹ھ

تیری نگہ سے آہ جو ہونا تھا ہو گیا
یہ تیر ناگہاں مرے دل کو پرو گیا
ملک عدم سے دھر کے ماتم کدہ کے بیچ
آیا نہ کون کون کہ رونا نہ رو گیا
تیری طرف چلا تھا کہ طالع کے ضعف سے
پہلے قدم کے رکھتے میرا پاؤں سو گیا

ھووے گا عاقبت کو اُمید ثمر اسے
س سر زمیں میں تخم عمل کا جو بو گیا
حاتم فہار خانے میں ہستی کے آن کر
رکھنا تھا جو بساط دم نقد کھو گیا

زمین (؟) ۱۱۸۹ھ

اے شمع کس کے اشک سے پر ہے لگن تمام
روتے ہے تو کہ غم سے ترے انجمن تمام
ایسا لہو پیا ترے پیکان تیر نے
سوفار کا بھی سرخ ہے اب تک دھن تمام
مژگاں کا اب ھجوم تصور ہے اس قدر
غربال ھو گیا ہے سراپا بدن تمام
پھلکاری کی بدن میں ترے دیکھ یک تہی[1]
سارے گلوں نے چاک کیے پیرھن تمام
نرگس نہیں شگفتہ نظر کر تو جان من
ہے چشم انتظار کی صورت چمن تمام
اتنا تو کہہ کہ گنج شہیداں کرو انہیں
مقتول خاک پر ھیں ترے بے کفن تمام
تیرے دھن کے وصف میں حاتم خموش ہے
ھوتا نہیں زباں سے لب تک سخن تمام

زمین طرحی ۱۱۸۹ھ

کیا ھوا گر شیخ یارو حاجی الحرمین ہے
طوف دل کا سر پر[2] اس کے دین و فرض عین ہے

---

(۱) نکہتی (انتخاب حسرت، ص ۲۶)۔
(۲) طوف دل کا حق میں الخ (نسخہ رام پور)۔

رات دن جاری ہیں کچھ پیدا نہیں ان کا کنار
مرے چشموں کا دوآبہ مجمع البحرین ہے
وقت فرصت دے تو مل بیٹھیں کہیں باہم دو دم
ایک مدت سے دلوں میں حسرت طرفین ہے
غیر جاوے اس کے گھر اور وہ نہ آوے گھر مرے
دونو بات اے دوستاں حق میں مرے خبرین ہے[1]
آؤ اے ساقی شتابی آ کے شمع بزم ہو
ساری مجلس انتظاری میں تری بے چین ہے
دو قرن گزرے آسے فکر سخن میں روز و شب
ریختے کے فن میں حاتم آج ذوالقرنین ہے

زمین طرحی ۱۱۹۰ھ

ہم فقیروں میں مرے بیٹھے ہیں ترک دنیا کو کرے بیٹھے ہیں
دے کے دل ہاتھ ترے اپنے ہاتھ ہاتھ پر ہاتھ دھرے[2] بیٹھے ہیں
خانماں اپنا لٹا کر عاشق ترے در پر نگھرے بیٹھے ہیں
کوئی اس وقت نہ بولو ان سے آپ غصہ میں بھرے بیٹھے ہیں
دل تو تم پاس ہے گو مجلس سے دور بیٹھے ہیں پرے بیٹھے ہیں
سو ہنر مند ہیں صحبت میں تری ہم ہی اک بے ہنرے بیٹھے ہیں
کئی صاحب تیرے دروازے پر جیسے مل کر نفرے بیٹھے ہیں
اس غضب ناک کی خو سے حاتم
چھپ کے کونے میں ڈرے بیٹھے ہیں

---

(۱) نسخۂ رام پور میں یہ شعر یوں ہے :
غیر جاوے اس کے گھر اور وہ آوے میرے گھر
دونو باتیں دوستاں حق میں مرے خبرین ہے
(۲) دئیے (مجموعہ نغز ' صفحہ ۱۸۹)-

زمین طرحی ۱۱۹۰ھ

کون یہ سادہ و پرکار چلا جاتا ہے
کون اس سج سے طرحدار چلا جاتا ہے

ہم تری راہ میں جوں نقش قدم بیٹھے ہیں
تو تغافل کیے اے یار چلا جاتا ہے

خانہ جنگی کا تجھے زور بڑا ہے جسکا
روز دس بیس سے تروار چلا جاتا ہے

جس طرح موسم برسات میں جھڑ لگتی ہے
متصل اشک کا یوں تار چلا جاتا ہے

مشفقو! درد محبت کو مرے مت پوچھو
فرق گزرے وہی آزار چلا جاتا ہے

جنس دل عشق کے بازار میں ہے سوختنی
دیکھتا ہے جو خریدار چلا جاتا ہے

راہ میں غم زدۂ عشق کو کیا ٹونکو ہو
اپنی حالت میں گرفتار چلا جاتا ہے

عمر یوں جلد چلی جائے ہے جوں وقت غروب
دوڑتا سایۂ دیوار چلا جاتا ہے

تو جو کہتا ہے کہ حاتم کو یہاں بار نہیں
وہ تو گھر میں ترے سو بار چلا جاتا ہے

۱۱۹۰ھ

جس کے منہ کی اتر گئی لوئی   غم نہیں اس کو کچھ کہو کوئی
بزم میں مجھ کو دیکھ کر گریاں   شام سے شمع صبح تک روئی
رات میرے فغاں و نالے سے   ساری بستی نہ نیند بھر سوئی

جا ختن تک صبا نے پہنچائی زلف مشکیں کی تیری خوشبوئی
گو رقیباں گلہ کریں چھپ کر چھپی رہتی نہیں ہے بدگوئی
شیخ نے آ کے بزم مستاں میں اپنی شیخی کی آبرو کھوئی
کبھو دیکھی نہ اس سے حاتم نے
دلبری، دل دہی و دل جوئی

زمین طرحی در ۱۱۹۱ھ

میں اپنے دست پر شب خواب میں دیکھا کہ اخگر تھا
سحر کو کھل گئی جب آنکھ میرا ہاتھ دل پر تھا
نہ تھی تا صبح کچھ حاجت چراغ و شمع و مشعل کی
ہماری بزم میں شب جلوہ گر وہ ماہ پیکر تھا
تری اک جنبش ابرو سے عالم ہو گیا ضائع
نظر کر جس طرف دیکھا تو جو دھڑ تھا سو بے سر تھا
تو اس رفتار و قد سے جس طرف گزرا مرے صاحب
ترے فیض قدم سے ہر قدم سرو و صنوبر تھا
نہ تھی پرواز کی طاقت سر دیوار گلشن تک
کہ جو طائر تھا سو صیاد کے ہاتھوں سے بے پر تھا
چلا جاتا تھا حاتم آج کچھ واہی تباہی سا
جو دیکھا ہاتھ میں اُس کے ترے شکوے کا دفتر تھا

زمین طرحی در ۱۱۹۱ھ

جہاں میں کوئی کسی کا رفیق و یار نہیں
کہے بھی کوئی کہ میں ہوں تو اعتبار نہیں
تو دیکھ ذرے سے تا مہر و ماہ و انجم تک
فلک سے چرخ میں ہیں ایک کو قرار نہیں

اگرچہ خاک ہوں پر آب چشم سے نم ہوں
کسی طرح سے کسی دل کا میں غبار نہیں
جسے نہ ہووے قدم بوس کی مرے خواہش
سو ایسا کوئی بیاباں میں ایک خار نہیں
میں روز فکر و تردد تلاش کرتا ہوں
گلی میں اس کی کسی طرح سے گزار نہیں
تمام خلق ترے تیر کا نشانہ ہے
ہے کون دل جسے پیکاں کا انتظار نہیں
ہزار زندگی بخشے ہے آب چشمۂ خضر
ترے لبوں کے تو آگے وہ خوشگوار نہیں
اے ناصحا تو نصیحت نہ کر کہ ہوں مجبور
میں کیا کروں کہ مرا دل پر اختیار نہیں
میں کس امید پہ حاتم بناؤں گھر کو یہاں
جہاں میں عمر کی بنیاد پائیدار نہیں

زمین طرحی ۱۱۹۱ھ

ہم کسی سے نہ کام رکھتے ہیں   نہ پیام و سلام رکھتے ۸۰
میکدہ میں ہمیشہ سے دن رات   شغل شرب مدام رکھتے ہیں
ننگ و ناموس سے گئے ہیں گزر   گو ہمیں لوگ نام رکھتے ہیں
ضعف سے چل کے بیٹھ جاتے ہیں   روز کوچ اور مقام رکھتے ہیں
سرو کا ذکر مت کر القمری[1]   ہم بھی اک خوش خرام رکھتے ہیں
زلف و رخ کے ترے تصور میں   ہم عجب صبح و شام رکھتے ہیں
تم سے مدت گزر گئی ہے کہ ہم   ق آرزوے کلام رکھتے ہیں

(۱) اے قمری ۔ (انتخاب حسرت، ص ۳۵)

یعنی تم ہم کو لو غلامی میں یہی مطلب تمام رکھتے ھیں
ناز سے مسکرا کے فرمایا تجھ سے ھم سو غلام رکھتے ھیں
شیخ دو چار پیر کا ھے مرید ہم بھی بارہ امام رکھتے ھیں
جائے اسباب دنیوی حاتم
ہم خدا ہی[۱] کا نام رکھتے ھیں

زمین طرحی ۱۱۹۱ھ

حق کی قدرت کو جو خیال کرے دمبدم دل میں وجد و حال کرے
وہ خداوند ھے جسے چاھے پل میں ادنا کے تئیں نہال کرے
صاحب تخت و تاج کے سر کو بات کہنے میں پائمال کرے
اھل معنی نہیں ھے وہ درویش اپنی صورت سے جو سوال کرے
فقر میں شاہ اُس گدا کو کہو جو زبان سوال لال کرے
راہ حق میں خدا کے شیروں سے ہم تکی کب سگ و شغال کرے
شاہ حاتم بڑا قلندر ھے گھر میں تنکا نہیں خلال کرے

زمین طرحی در ۱۱۹۲ھ

سوزش پنہاں مرے دل کی سے کوئی محرم نہ تھا
جب تلک یہ دیدۂ غماز میرا نم نہ تھا
خوش گزرتا تھا ھمارا روز و شب یاروں کے ساتھ
عشق جب تک آشنا ھم سے نہ تھا کچھ غم نہ تھا
ہر قدم اوپر ترے کوچے میں تھے لاشوں کے ڈھیر
ھم نے جا ھر ایک کو دیکھا کسی میں دم نہ تھا
کیوں تکلّف سے سجا تو نے کمر میں نیمچا
قتل کو عاشق کے ابرو کا اشارا کم نہ تھا

---

(۱) خدائی [منتخاب حسرت' ۳۵] ۰

مشورہ تو نے کیا تھا کل کریں گے قتل عام
متفق اس مصلحت میں سب تھے ایک حاتم نہ تھا

زمین طرحی در ۲(۹)[۱]۱۱ھ

ہماری چشم کے آگے سے ایک عالم یہاں گزرا
جسے دیکھا سو خالی ہاتھ جو پیر و جواں گزرا
نہ جانا کس طرف گم ہو گیا ایسے رہے غافل
کہ آواز جرس سنتے ہی سنتے کارواں گزرا
تری مژگاں نے مارا بے مدد ابرو کی حیرت ہے
کہ دل کے پار میرے تیر کیوں کر بے کماں گزرا
نہ پہنچی کان تک آواز تیرے یہ تعجب ہے
مرا تو نالہ و شور و فغاں تا آسماں گزرا
نہ میں نے کچھ کہا تجھ سے نہ تو نے مجھ سے کچھ پوچھا
یوہیں دن رات ملتے مجھ کو تجھ کو مری جاں گزرا
کہانی کہتے کہتے حال کی اپنے فجر کر دی
تیرے دل میں بھی سن کر رحم کچھ اے نا مہرباں گزرا
عجب طالع ہیں میرے باوجود اس جانفشانی کے
جو کچھ میں نے کہا خدمت میں سو تم پر گراں گزرا
یہاں تک مجھ سے ناخوش تھا کہ بعد از مرگ بھی ظالم
جو میری خاک سے گزرا ہے تو دامن کشاں گزرا
مزا دنیا کا اپنی زندگانی تک ہے اے حاتم
جو ہم گزرے جہاں سے ہم نے جانا سب جہاں گزرا

---

(۱) سن میں ۹ کا ہندسہ پوری طرح واضح نہیں ہے -

زمین مرزا مظہر در ۱۱۹۲ھ

سحر کو آنکھ کھلتے لے کے ساقی مے کا جام آیا
ادھر جوں آفتاب صبح وہ مست مدام آیا

کسی معشوق کی شیخی نہیں جاتی ہے پیش اس کے
جو آیا رو برو سو دور سے کرتا سلام آیا

کیا تھا دن کا وعدہ رات کو آیا تو کیا شکوا
اسے بھولا نہیں کہتے جو بھولا گھر میں[۱] شام آیا

خلل آتے مچایا سرو اور قمری کے سودے میں
چمن میں جب لٹکتا ناز سے وہ خوش خرام آیا

وہیں مجلس سے اٹھ بھاگا شتابی بے دماغی سے
زباں پر جوں[۲] کسی کے اتفاقاً مرا نام آیا

دیا تب حق نے بدلا صبر کا جب یاس ہو بیٹھے
کہ اس کا نامہ بر کے ہاتھ ملنے کا پیام آیا

جواں مارا گیا حاتم بقول میرزا مظہر
"برا تھا یا بھلا تھا جس طرح تھا خوب کام آیا[۳]"

زمین طرحی در ۱۱۹۳ھ

ہے جب سے مرے سر پر فقر کا تاج — قناعت کے کروں ہوں ملک میں راج
خسیسوں کے در اوپر فضل حق سے — پھرا نہیں جوں گدا لجاج و محتاج
خدا دیوے اگر تو بخش دوں میں — وہیں ایک دم میں ہفت اقلیم کا باج
ہوا آزاد میں دنیا کے غم سے — رکھے سب طاق پر اب کام اور کاج
بساط فقر بھی ہے طرفہ شطرنج — کہ ہر بازی میں شہ کھاتا ہے لجاج
نہ کر کل کل جو کل گزرا سو گزرا — نہ رکھ امید فردا کرلے کچھ آج
وفور ہمت عالی سے حاتم — تو اپنے ہاتھ آپ ہوتا ہے محتاج

---

(۱) کو - (۲) جو - (۳) . الغرض جیسا تھا کام آیا [انتخاب حسرت صفحہ ۸]۔

زمین طرحی ۱۱۹۳ھ

میسّر فقر کا ہے جس کو دیہیم وہی ہے بادشاہ ہفت اقلیم
ہے جس کے تحت میں گنج قناعت نظر میں خاک ہے اس کے زرو سیم
جو ہیں خوف ورجا میں رات اور دن نہیں ان کو کسی سے دہشت و بیم
بزور فقر مارا نفس کافر فقیروں نے سمجھ کر راون و بھیم
بجز حق عیب کی کس کو خبر ہے اگر رمّال ہو یا اہل تنجیم
کرے مجلس میں جو اپنی تواضع ہے لازم آپ کو بھی اس کی تعظیم
مریدوں میں وہی ہوتا ہے کامل جو اپنے پیر سے پاتا ہے تعلیم
اب ہندوستاں کے درویشوں میں حاتم
ہے تسلیم و رضا میں شاہ تسلیم

زمین مرزا رفیع سودا ۱۱۹۳ھ

جان و دل و دیں سب ہے فدا بلکہ یہ سر بھی
تو میری طرف دیکھے اگر ایک نظر بھی
یوں صاف ترا تیر نگہ سینہ سے گزرا
کھٹکا نہ جگر کو نہ ہوئی دل کو خبر بھی
کشتہ ہوں درازیٔ شب ہجر کا یا ربّ
بیٹھا ہوا تکتا ہوں کہیں ہوئی سحر بھی
ساقی یہ کھجوڑیں تیری بھاتی نہیں مجھ کو
کیا دیر لگاتا ہے پیالا کہیں بھر بھی
میں نفع سے بہتر اسے جانوں ہوں پیارے
جو عشق میں ہو تیرے مرے جی کا ضرر بھی
کیا ہوئے گا صاحب جو کرو بندہ نوازی
اس راہ میں جاتے دو قدم رنجہ ادھر بھی

ڈھونڈھا میں بہت صبح سے تا شام ہر ایک جا
نے کوچہ، نہ بازار، نہ پایا تجھے گھر بھی
ہر صبح ہے خورشید ترے در کا سلامی
ہر شام کو مشعل لیے حاضر ہے قمر بھی
کیا عشق کی آتش کا بیاں کیجیے حاتم
کچھ دل ہی نہیں بھنتا ہے جلتا ہے جگر بھی

تضمین مصرع مہربان خاں رند ۱۱۹۴ھ

اس منہ سے کلام کچھ نہ نکلا　جز تیرا ہی نام کچھ نہ نکلا
قاصد کی زباں سے اس کے آگے　پیغام و سلام کچھ نہ نکلا
دل جانے تھے عشق میں ہے پختہ　تھا بسکہ یہ خام کچھ نہ نکلا
بازار سے آئے ہاتھ خالی　کیسے میں سے دام کچھ نہ نکلا
چاہیں تھے کہ دیں کسی کو کچھ ہم　گھر ڈھونڈا تمام کچھ نہ نکلا
یک عمر ہوئے خراب پھرتے　مجھ سے مرا کام کچھ نہ نکلا

حاتم کو خوش آیا مصرعۂ رند
”یا ربّ یہ غلام کچھ نہ نکلا“

زمین طرحی در ۱۱۹۵ھ

کُن کے کہنے میں جو ہوا سو ہوا　رانڈ رونا نہ رو ہوا سو ہوا
جو ازل میں قلم چلی سو چلی　بد ہوا یا نکو ہوا سو ہوا
رنج و راحت میں اختیار نہیں　راضی ہو یا نہ ہو ہوا سو ہوا
یوں نہ یوں ہو، یوں ہوا سو کیوں　کیا ہے یہ گفتگو ہوا سو ہوا
شکوہ قسمت کا شکوۂ حق ہے　بک نہ خاموش ہو ہوا سو ہوا
ہاتھ آتا نہیں بغیر نصیب　پاؤں پھیلا کے سو ہوا سو ہوا
جو مقدّر تھا ہو چکا حاتم　فکر میں دم نہ کھو ہوا سو ہوا

زمین طرحی (۱۱۹۶ھ)[1]

مرگ سے ہم دو چار بیٹھے ہیں گور کے ہم کنار بیٹھے ہیں
روز و شب یک نفس نہیں فرصت دم کے ہم پاس دار بیٹھے ہیں
دور کر دل سے کاروبار جہاں بوجھ سر سے اتار بیٹھے ہیں
بحر میں ہستی و عدم کے یاں دونو کے مانجھ دھار بیٹھے ہیں
[...... مرد ہیں جو دنیا کے ؟] (ق) سر او ...... لا] ت مار بیٹھے ہیں[2]
طمع کے ہاتھ کو بغل میں دئیے گھر میں پاؤں پسار بیٹھے ہیں
شیخ مدلوں سے ہم نہیں واقف (ق) مدرسوں میں ہزار بیٹھے ہیں
جبر اور اختیار کی تو جان ہم تو بے اختیار بیٹھے ہیں
اس جہان کے قمار خانہ میں (ق) جب سے ہم آ کے یار بیٹھے ہیں
عمر ہشتاد و پنج سالہ کو حیف کیا دم نقد ہار بیٹھے ہیں

زندگی ہو چکی میاں حاتم
وقت کے انتظار بیٹھے ہیں

زمین طرحی ۱۱۹۶ھ

خلق کیوں کر نہ کہے دیکھ کے دیوانہ ہمیں
چھوڑ کر شہر جو خوش آئے ہے ویرانہ ہمیں
قدر دل سوختہ ، دل سوختہ ہی جانے ہے
دوست رکھتا ہے تبھی بزم میں پروانہ ہمیں
مے کشو نشۂ دیدار سے ہم سرخوش ہیں
بس ہے اس دور میں یک گردش پیمانہ ہمیں

---

(۱) یہ غزل مخطوطے میں حاشیے پر ہے ، اور کرم خوردہ ہے ۔ سن میں چھ کا پہلا ہندسہ پڑھا جاتا ہے ، باقی ہندسے غائب ہیں ۔ البتہ دسویں شعر سے اس کا سن ۱۱۹۶ھ متعین ہو جاتا ہے ۔
(۲) یہ شعر بالکل کرم خوردہ ہے ۔ پہلے مصرعے کے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ اور دوسرے مصرعے کی ردیف اور قافیہ پڑھا جا سکتا ہے ۔

شیخ تسبیح و مصلا سے ترے کام نہیں
دل کے عقدے ہیں یہاں سبحہ صد دانہ ہمیں
کسے درکار ہے اب خانہ و دیوان خانہ
بس ہے گر رہنے کو حاتم در میخانہ ہمیں

زمین طرحی ۱۱۹۶ھ

رات دن یار بغل میں ہو تو گھر بہتر ہے
ورنہ اس گھر کے تو رہنے سے سفر بہتر ہے
گر لب خشک و دل گرم نصیبوں میں نہ ہو
تو دم سرد ہی اور دیدۂ تر بہتر ہے
گو نہ ہو فضل و ہنر مرد کو طالع ہیں شرط
یار طالع بھی نہ ہو تو بھی ہنر بہتر ہے
ہیں جو تجھ لب کے نمکداں کے نمک پروردہ
کب کہیں گے کہ ترے لب سے شکر بہتر ہے
شوخ ہے، بانکہ ہے، غنڈا ہے، بڑا ہٹ چھٹ ہے
پھر کے مت دیکھ اُسے اک ہی نظر بہتر ہے
وہ جو تروار کو کھینچے ہوئے آوے سر پر
سر سپر ہو نہ سکے، سینہ سپر بہتر ہے
قول اور فعل میں ہے اُس کے تفاوت حاتم
ایسے مکّار کی صحبت سے حذر بہتر ہے

زمین طرحی ۱۱۹۶ھ

کیا منہ کو دکھاویں گے اس رو کی سیاہی سے
تا مرگ رہے غافل ہم یاد الٰہی سے

جو فعل ہمارا ہے عصیاں سے نہیں خالی
باز آتے نہیں یا رب اب تک بھی مناہی سے

جو بحر میں وحدت کے ہو غرق (سو ہی)[1] جانے
دریا کی حقیقت کو جا پوچھ تو ماہی سے

یک بوریۂ کہنہ بستر کو کفایت ہے
کیا کام فقیروں کو ہے مسند شاہی سے

کچھ دور نہیں منزل اٹھ باندھ کمر حاتم
تجھ کو بھی تو چلنا ہے کیا پوچھے ہے راہی سے

۱۱۹۷ھ (حاشیے پر)

بادشاہوں کو ہے گر تخت و چتر کا تکیہ
ہے فقیروں کے تئیں پیر کے در کا تکیہ

زور و زر چاہیے ہے اُن کو جو ہیں دنیا دار
ہم ہیں آزاد ہمیں زور نہ زر کا تکیہ

چاہیے تجھ سے گل اندام کا اب بستر خواب
سیج پھولوں کی ہو اور پریوں کے پر کا تکیہ

عشق نے دل کو مرے دیکھ کے بیمار و نحیف
سر تلے لا کے رکھا لخت جگر کا تکیہ

خاکساروں کو زمیں فرش خدا داد ہے یار
بستر اب دور کر ہم پاس سے سر کا تکیہ

ضعف پیری سے ہم آ بیٹھے ہیں تیرے در پر
بس ہمیں پشت بہ دیوار کمر کا تکیہ

آسرا غیر خدا ڈھونڈھے ہے کس کا حاتم
کیجیے چھوڑ اسے اور کدھر کا تکیہ

---

(۱) کرم خوردہ۔

۱۱۹۷ھ (حاشیے پر)

جو کوئی کہ یار و آشنا ھے — رخصت کی مری آسے دعا ھے
کیا بیٹھا ھے راہ میں مسافر — چلنا ھی یہاں سے پیش پا ھے
امروز جو ھو سکے سو کر لے — فردا کی خبر نہیں کہ کیا ھے
معشوق تو بے وفا ھیں پر عمر — ان سے بھی زیادہ بے وفا ھے

دنیا میں تو خوب گزری حاتم
عقبیٰ میں بھی دیکھیے خدا ھے

طرحی ۱۱۹۷ھ (حاشیے پر)

صید دل جب سے ترے دام میں ھے — قید پرواز سے آرام میں ھے
دیکھ کر چشم و دھن کو تیرے — دل مرا پستہ و بادام میں ھے
وصل میں ایسی کہاں ھے لذت — جو مزا نامہ و پیغام میں ھے
گم ھے گو دھر میں عنقا کا نشاں — تو بھی وہ آرزوے نام میں ھے
دیکھ تو خانہ نشیں صبح وطن — ھم غریبوں کا وطن شام میں ھے
(ق) ڈھونڈھتے کیوں ھو تم حاتم کے تئیں — اپنے گھر (میں)[1] وہ کسی کام میں ھے

ھے سفر دور کا اس کو در پیش
اپنے چلنے کے سر انجام میں ھے

☆ ☆ ☆

---

(۱) کرم خوردہ۔

یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

کے

موجودہ اساتذہ کی تصنیف و تحریر کی

روداد

[اس فہرست میں بعض وہ اساتذہ بھی شامل ہیں جو ۱۹۵۰ء کے بعد سبکدوش ہو گئے تھے]

مرتبہ:

ڈاکٹر سیّد عبداللہ

(پرنسپل)

فروری ۱۹۶۴ء

فہرست اساتذہ اورینٹل کالج لاہور

۱	پروفیسر ڈاکٹر سید عبداللہ ایم۔اے (فارسی) ، ایم۔اے عربی ۔ ڈی ۔ لٹ	پرنسپل، صدر شعبہ اردو و عربی و یونیورسٹی پروفیسر اردو
۲	پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر ایم ۔ اے (فارسی) ۔ پی ایچ ۔ ڈی	یونیورسٹی پروفیسر فارسی و صدر شعبہ فارسی
۳	ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ ایم ۔ اے ۔، پی ایچ ۔ ڈی	پروفیسر عربی
۴	جناب سید وزیر الحسن عابدی ، ایم ۔ اے (فارسی)	ریڈر شعبہ فارسی
۵	ڈاکٹر عبادت بریلوی ایم ۔ اے ۔، پی ایچ ۔ ڈی (اردو)	ریڈر اردو
۶	ڈاکٹر ایم ۔ این احسان الٰہی ایم ۔ اے ۔، پی ایچ ۔ ڈی (عربی)	ریڈر عربی
۷	جناب عبدالشکور احسن ، ایم ۔ اے (فارسی)	ریڈر فارسی
۸	جناب سید وقار عظیم ، ایم ۔ اے (اردو)	لیکچرار اردو
۹	ڈاکٹر غلام حسین ، ایم۔اے ۔، پی ایچ ۔ ڈی (اردو)	لیکچرار اردو
۱۰	جناب غلام جیلانی مخدوم ایم ۔ اے (فارسی و عربی واسلامیات) ایم ۔ او ۔ ایل	لیکچرار فارسی
۱۱	جناب خواجہ محمد سلیم ، ایم ۔ اے (انگریزی)	لیکچرار انگریزی
۱۲	جناب ذوالفقار علی ملک ، ایم ۔ اے (عربی) اسلامیات	لیکچرار عربی
۱۳	مولانا نورالحسن خاں ، فاضل دیوبند ، مولوی فاضل	لیکچرار عربی
۱۴	ڈاکٹر وحید قریشی ایم ۔ اے ۔، پی ایچ ۔ ڈی (فارسی و اردو)	لیکچرار اردو

۱۵- مولانا سیّد میرک شاہ صاحب

۱۶- مولانا عبدالصمد صارم — لیکچرار عربی
فاضل دیوبند، فاضل جامع ازہر (مصر)

۱۷- ڈاکٹر ناظر حسن زیدی — لیکچرار اردو
ایم۔اے۔، پی ایچ۔ڈی (اردو)

۱۸- جناب امین اللہ وثیر، ایم۔اے (عربی، اردو) اسلامیات لیکچرار عربی

۱۹- جناب ظہور احمد اظہر — لیکچرار عربی جدید
ایم۔اے (عربی) ایم۔اے (اسلامیات) — (بتاریخ ۲۹ نومبر ۶۳ع مقرر ہوئے)

۲۰- جناب سیّد سجاد باقر رضوی — لیکچرار انگریزی
ایم۔اے (انگریزی) — (بتاریخ ۱۱ دسمبر ۶۳ع مقرر ہوئے)

۲۱- جناب افتخار احمد صدیقی — لیکچرار اردو
(بتاریخ ۱۲ دسمبر ۶۳ع مقرر ہوئے)

۲۲- ڈاکٹر اکرم شاہ — لیکچرار فارسی
ایم۔اے فارسی، (سند تہران یونیورسٹی) — (بتاریخ ۵ فروری ۶۴ع مقرر ہوئے)

۲۳- مولانا فیوض الرحمٰن (فاضل دیوبند) — لیکچرار فارسی
(وفات پا گئے ہیں)

(۱)

پروفیسر ڈاکٹر سیّد عبداللہ
ایم-اے (فارسی) - ایم-اے (عربی) - ڈی لٹ
یونیورسٹی پروفیسر اردو و صدر شعبۂ اردو و عربی
و پرنسپل اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی

(الف) مطبوعہ تصانیف :

۱- ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ	(انجمن ترقیٔ اردو ، ہند)
۲- اردو ادب جنگ عظیم کے بعد	(اردو اکیڈمی ، لاہور)
۳- نوادرالالفاظ خان آرزو مع مقدمہ	(انجمن ترقیٔ اردو ، پاکستان)
۴- Urdu Prose Under the influence of Sir Syed	(شیخ محمد اشرف ، لاہور)
۵- لطائف نامۂ فخری مع مقدمہ و حواشی	(اورینٹل کالج میگزین)
۶- شعرائے اردو کے تذکرے اور تذکرہ نگاری کا فن	(مکتبۂ جدید ، لاہور)
۷- بحث و نظر	(مکتبۂ اردو ، لاہور)
۸- نقد میر	(آئینۂ ادب ، لاہور)
۹- تعلیم کے مقاصد (اردو ترجمہ Aims of Education by White Head)	(آئینۂ ادب ، لاہور)
۱۰- مقامات اقبال	(ناشرین ، لاہور)
۱۱- ولی سے اقبال تک	(مکتبۂ جدید ، لاہور)
۱۲- سر سید احمد خاں اور اُن کے رفقاء	(مکتبۂ کاروان ، لاہور)
۱۳- تذکرۂ مردم دیدہ (حاکم لاہوری)	(پنجابی ادبی اکیڈمی ، لاہور)
۱۴- نل دمن احمد سراوی	(اورینٹل کالج میگزین)
۱۵- ارمغان علمی	(مجلس ارمغان علمی ، لاہور)
۱۶- Descriptive Catalogue of Persian Manuscripts in the Pb. University Library in (2 Parts).	(پنجاب یونیورسٹی)

نوٹ : مغربی پاکستان اردو اکیڈمی کی دس مطبوعات ڈاکٹر سید عبداللہ کی ادارت اور نگرانی میں طبع ہوئیں -

(ب) تصانیف زیر طبع و ترتیب:

۱۔ مباحث	(زیر طبع مجلس ترقیٔ ادب ، لاہور)
۲۔ میر امن سے عبدالحق تک	(زیر طبع مجلس ترقیٔ ادب)
۳۔ مرآۃ الاصطلاح آنند رام مخلص	(زیر طبع ، اوریئنٹل کالج میگزین)
۴۔ مثمر ، خان آرزو	(زیر طبع ، اوریئنٹل کالج میگزین)
۵۔ اردو نثر کا آہنگ	(زیر ترتیب)
۶۔ اردو تنقید ــ کل اور آج	(زیر ترتیب)
۷۔ اقبال مکمل	(زیر ترتیب)
۸۔ میر ــ اپنے زمانے کے آئینے میں	(زیر ترتیب)
۹۔ چند نئے اور پرانے شاعر	(زیر طبع ، اردو مرکز ، لاہور)

(ج) مطبوعہ تحقیقی و تنقیدی مقالات :

فارسی :

عہد محمد تغلق کے مصنفین	(اوریئنٹل کالج میگزین ، فروری ۱۹۲۷ع)
ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانے میں فارسی کی حالت	(اوریئنٹل کالج میگزین ، اگست ۱۹۳۱ع)

(انگریزی ترجمہ پنجاب یونیورسٹی ہسٹاریکل سوسائٹی جرنل میں شائع ہوا)

میر شیر علی ، حالات و تصانیف	(اوریئنٹل کالج میگزین ، فروری ۱۹۳۴ع)
,,	(,, ,, ,, ۱۹۳۵ع)
,,	(,, ,, اگست ۱۹۳۴ع)
فارسی کی مثالیہ شاعری	(اوریئنٹل کالج میگزین ، نومبر ۱۹۴۰ع)
ادبیات ایران در عصر حاضر	(اوریئنٹل کالج میگزین ، مئی ۱۹۳۷ع)
فارسی شاعری میں صداقت	(اوریئنٹل کالج میگزین ، مئی ۱۹۳۹ع)
فارسی شاعری اور مسائل حیات	(اوریئنٹل کالج میگزین ، اگست ۱۹۴۰ع)

فارسی شاعری میں گل و گلزار کی حقیقت (اوریئنٹل کالج میگزین ، نومبر ۱۹۴۱ع)
,, (,, ,, فروری ۱۹۴۲ع)
فن انشائے فارسی (اوریئنٹل کالج میگزین ، ۱۹۴۷ع)

اُردو :

عہد اسلامی کے پرانے آثار (اوریئنٹل کالج میگزین ، مئی ۱۹۴۰ع)
کیا غزل ایک نیم وحشی صنف ادب ہے (ادب لطیف ، فروری ۱۹۴۲ع)
قدیم عربی تصانیف میں ہندی الفاظ (اوریئنٹل کالج میگزین ، مئی ۱۹۴۳ع)
اُردو کی ترقی میں خان آرزو کا حصہ (اوریئنٹل کالج میگزین ، نومبر ۱۹۴۳ع)
اُردو کا جرمن شاعر فراسو (اوریئنٹل کالج میگزین ، مئی ۱۹۴۴ع)
شہر آشوب—اردو کی سیاسی اور قومی شاعری کا ایک رخ
(حصہ اول) رسالہ اُردو انجمن ترقی اُردو ہند ، جولائی ۱۹۴۵ع
(حصہ دوم) ضمیمہ اوریئنٹل کالج میگزین ، نومبر ۱۹۴۵ع
مسلمان اور سنسکرت (یہ مقالہ پنجاب یونیورسٹی سنسکرت سوسائٹی میں پڑھا گیا تھا۔ مسلمانوں نے سنسکرت اور سنسکرتی علوم سے جن جن صورتوں میں اعتناء کیا یہ اس کا مطالعہ ہے)۔ (اوریئنٹل کالج میگزین ، فروری ۱۹۴۶ع)
(اوریئنٹل کالج میگزین ، مئی ۱۹۴۶ع)
پروفیسر شیرانی کا علمی و تحقیقی کام (رسالہ اردو، انجمن ترقی اردو ہند ۱۹۴۶ع)
ہمارے شاعروں کا مجلسی رتبہ (شعرائے اردو و فارسی کے ماحول کا تاریخی مطالعہ)
(ہمایون جنوری ، ۱۹۴۷ع)
تخلص ، ہماری شاعری کی ایک قدیم اور دلچسپ رسم (اوریئنٹل کالج میگزین ، مئی ۱۹۴۷ع)
شعرائے قدیم کی علمی استعداد (شعرائے اُردو و فارسی کی تحصیلات کا علمی جائزہ)۔
(اوریئنٹل کالج میگزین ، اگست ۱۹۴۷ع)
تذکروں کی اہمیت تنقید کے نقطہ نظر سے (تذکرہ دولت شاہ کا مطالعہ) (اوریئنٹل کالج میگزین ، فروری ۱۹۴۸ع)

قدیم تذکروں کا تنقیدی عنصر (لباب الالباب عوفی کا مطالعہ) (اورینٹل کالج میگزین ، اگست ۱۹۴۸ع)

پاکستان میں اردو کا پہلا سال (ھمایوں سالگرہ نمبر اگست ۱۹۴۸ع)

اردو اپنے نئے ماحول میں (ھمایوں سالگرہ نمبر ۱۹۴۸ع)

تذکرہ میں تنقیدی عنصر ۔ تحفہ سامی کا مطالعہ (اورینٹل کالج میگزین ، فروری ۱۹۴۹ع)

میر کا رنگ طبیعت (رسالہ اردو ، انجمن ترقی اردو ، جولائی ۱۹۴۹ع)

غالب کے جدید تذکرہ نگار (اورینٹل کالج میگزین اگست ۱۹۴۹ع)

میر کا انداز (رسالہ اردو ، انجمن ترقی اردو ، اکتوبر ۱۹۴۹ع)

فارسی کے زیر سایہ اردو کی ترقی (رسالہ اردو ، انجمن ترقی اردو ، اکتوبر ۱۹۴۹ع)

''پین اسلام'' کیا ھے ؟ یہ مقالہ اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ایک جلسے میں پڑھا گیا تھا ۔ مطبوعہ ۳۴ صفحات ۔

اسلامی تربیت و تعلیم ۔ پنجاب ایجوکیشنل جرنل میں شائع ھوا ۔

مسلمانان ھند کے زوال کے داخلی اسباب ۔ 'برھان' دھلی ۔

صنائع بدائع کی نئی تقسیم جمالیاتی نقطۂ نظر سے (اورینٹل کالج میگزین ، مئی ۱۹۴۹ع)

غالب کی نثر (عالمگیر ، مارچ ۱۹۴۹ع)

درد کی شاعری کا صوفیانہ لب و لہجہ (ادب لطیف ، سالنامہ ۱۹۵۰ع)

غرائب اللغات ھانسوی کی قدر و قیمت (اورینٹل کالج میگزین ، نومبر ۱۹۵۰ع)

میر محسن کی محاکمات الشعراء میں زبان اردو کے متعلق مفید باتیں (اورینٹل کالج میگزین ، نومبر ۱۹۴۰ع)

شبلی کا اسلوب بیان (اردو ، اپریل ۱۹۵۱ع)

غالب کی غزل (ادب لطیف ، سالنامہ ۱۹۵۱ع)

اقبال صاحب (پروفیسر محمد اقبال مرحوم کے علمی کام کا تجزیہ) (اورینٹل کالج میگزین ، اقبال نمبر)

غالب اور میر کی ھم طرح غزلیں (ادب لطیف ، مارچ ۱۹۵۲ع)

آتش ــ محض مرصع ساز یا شاعر بھی	(نیا دور، کراچی)
ایک صدی کی ادبی تحریکیں	(سالنامہ چٹان، لاھور)
تہذیب الاخلاق کی اھمیت	(برگ گل کراچی، سرسید نمبر)
میر اور نقاش کا فن	(سالنامہ ادب لطیف، ۱۹۵۶ع)
اردو شاعری کا گزشتہ ایک سال	(ماہ نو کراچی، استقلال نمبر)
خیال اور تخیل	(تخلیق کراچی، اگست ۱۹۵۶ع)
میر کا ایک نقاد..... محمد حسین آزاد	(ادب لطیف، لاھور)
اقبال کا ایک ممدوح..... نظیری	(ماہ نو، کراچی)
داغ کا اشک غم	(خیال، لاھور)
اقبال و حافظ کے ذھنی فاصلے	(صحیفہ، لاھور)
۱۹۵۷ع کا ایک مرثیہ خواں (ظہیر دھلوی)	(ماہ نو، کراچی)
غدر، سرسید کی نظر میں۔	(امروز، جنگ آزادی نمبر)
ناسخ کی منسوخ شاعری	(نئی تحریریں، لاھور ۱۹۵۷ع)
کاغذی پیراھن، نئی قدریں	(حیدر آباد۔ سندھ ۱۹۵۷ع)
میر کے کلام میں فکر و نظر کا عنصر	(علی گڑھ میگزین ۱۹۵۷ع)
اردو تنقید ۱۹۵۸ع میں	(سالنامہ ادب لطیف ۱۹۵۸ع)
اردو خطوط نگاری	(نقوش، لاھور ۱۹۵۸ع)
محسن الملک	(نقوش، لاھور ۱۹۵۸ع)
ادب یا دکھوں کی تجارت	(استقلال، لاھور ۱۹۵۸ع)
انشاء و مصحفی کی نزاع	(ادب لطیف، لاھور)
داغ و امیر کی نزاع	(نئی قدریں، حیدر آباد سندھ ۱۹۵۸ع)
شبلی کے کام کی مجموعی قدر و قیمت	(البصیر، اسلامیہ کالج چنیوٹ ۱۹۵۸ع)
دیباچہ، سرو چراغاں (دیوان جمیل ملک)	(گوشۂ ادب، لاھور ۱۹۵۸ع)
غزل، غزلیت اور تغزل۔	(صحیفہ، جولائی ۱۹۵۸ع)

Oriental Studies in Pakistan	(West Pakistan, Lahore)
Urdu Literature after Pakistan	,, ,, ,,
Ibne Khaldoon on Education	,, ,, ,,
حالی کی قطعہ نگاری	(نقوش ، لاہور ۱۹۵۸ع)
قصیدہ ایک فن ، ایک اسلوب تعمیر	(سات رنگ ، کراچی)
تخلیق عمل اور ذوق سلیم	(ہم قلم ، کراچی ۱۹۵۸ع)
اردو مثنویات میں قصہ پن	(قند افسانہ نمبر ، ۱۹۵۹ع)
شاعری خرافات سے سائنس تک	(ادب لطیف ، ۱۹۵۹ع)
حالی کی نثر نگاری	(فروغ اردو ، لکھنؤ ، حالی نمبر ۱۹۵۹ع)
حقی کی غزل—ایک نیا ذائقہ	(ادب لطیف ، نومبر ۱۹۵۹ع)
امیر خسرو ایک مؤرخ ۔	(آستانۂ زکریا ، ملتان ۱۹۵۸ع)
سیرت سے متعلق ادب اور اس کی اہمیت ۔	(پرچم ، کراچی ۱۹۵۹ع)
ابوالکلام ، امام عشق و جنوں	(سویرا ، لاہور جولائی ۱۹۵۹ع)
بخاری پر ایک دھندلی سی نظر	(امروز ، اکتوبر ۱۹۵۹ع)
میر کے بعد غالب میرا دوست	(ادب لطیف ، لاہور اکتوبر ۱۹۵۹ع)
اردو کی صلاحیتیں	(ادب لطیف ، لاہور ۱۹۵۹ع)
مرحوم ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کا حکیمانہ ادب	(ثقافت ، لاہور مارچ ۱۹۶۰ع)
آتش خنداں ایک تیموری شہزادے کا کلام	(ادب لطیف ، اگست ۱۹۶۰ع)
ڈاکٹر عبدالحق کا اسلوب تحریر	(برگ گل ، کراچی ۱۹۶۰ع)
میر کی اہمیت ہمارے زمانے میں	(صحیفہ ، لاہور اگست ۱۹۶۰ع)
تحقیق و تنقید کے مقام اتصال	(ہم قلم ، مئی ۱۹۶۱ع)
ہماری تعلیم میں سائنس اور سائنسیت	(لیل و نہار ، فروری ۱۹۶۱ع)
خیالات اکبر پر ایک تحریر	(ادب لطیف ، لاہور فروری ۱۹۶۱ع)
اردو رسم الخط	(نوائے وقت ، لاہور مارچ ۱۹۶۱ع)

Poetic Artistory of Iqbal (سول ملٹری گزٹ ، ۱۹۶۱ع)

Secularism in Islam (پاکستان ٹائمز، لاهور ۱۴ اگست ۱۹۶۱ع)

Good bye Arabic Numeral (سول ملٹری گزٹ ، لاهور اگست ۱۹۶۱ع)

ریاضی کی عربی روایت الوداع (نوائے وقت ، لاهور ۱۴ اگست ۱۹۶۱ع)

اردو رسم الخط کی فلسفیانه بنیادیں (محور ، لاهور ۱۹۶۱ع)

مجید امجد کی شاعری (سالنامه ادب لطیف ، ۱۹۶۱ع)

اقبال کا فن شعر (اقبال ، کراچی ۱۹۶۱ع)

بابائے اردو مولوی عبدالحق (پاکستان ٹائمز ، لاهور اگست ۱۹۶۱ع)

قصۂ آں شبے (امروز ، لاهور ستمبر ۱۹۶۱ع)

اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے لیے مندرجه ذیل موضوعات پر مقالے لکھے :

(۱) سرسید ۔ (۶) ظهوری ۔

(۲) خواجه میر درد (۷) ناسخ ۔

(۳) شبلی نعمانی (۸) اردو غزل ۔

(۴) میر محمد تقی میر (۹) اردو مثنوی ۔

(۵) نظیری ۔ (۱۰) تخلص ۔

(د) مقالات کی نگرانی :

ایم-اے کے مقالات

۱۹۵۰ع :

مس سعدیه — اردو رباعی کا ارتقاء

ا ۔ د ۔ نسیم — خواجه میر درد اور تصوف

۱۹۵۱ع :

۱۔ محمد فضل قدیر — Translation of the 1st Chapter of "Meaning of Art" by Herbert Read

۱۹۵۲ء :

۲۔ الطاف فاطمہ	اردو میں سوانح نگاری کا ارتقاء
۳۔ منظور الحق صدیقی	اقبال کے کلام میں حکمرانوں کا تذکرہ

۱۹۵۳ء :

۴۔ قاضی نصیر احمد	مولوی نذیر احمد کی مذہبی تصانیف پر ایک تنقیدی نظر

۱۹۵۴ء :

۵۔ سیدہ اختر	اسمعیل میرٹھی
۶۔ حبیبہ اختر	نذیر احمد بحیثیت انشا پرداز
۷۔ ایم ۔ اے مجید یزدانی	ابوالکلام آزاد کی نثر
۸۔ محمد اقبال گل	اردو مثنویوں میں مثنوی زہر عشق
۹۔ بشیر الدین احمد	سودا کی قصیدہ نگاری

۱۹۵۵ء :

۱۰۔ مس سیدہ ناصر خاتون	ابوالاثر حفیظ جالندھری
۱۱۔ غلام حسین خاں	مولانا ظفر علی خاں

۱۹۵۶ء :

۱۲۔ عبدالغفور	شرر کی انشا پردازی
۱۳۔ مس شمیم اختر	اردو میں بچوں کا ادب
۱۴۔ مس مہرالنساء یوسف	Translation of Wordsworth's Prefaces (58 pages)

۱۹۵۷ء :

۱۵۔ سید بنیاد حسین شاہ	لیسنگ کی کتاب Lakoon کے سات ابواب کا اردو ترجمہ
۱۶۔ اظہر محمد خاں	سر عبدالقادر
۱۷۔ نصیر انور	میتھیو آرنلڈ کے دو مضامین کا اردو ترجمہ
۱۸۔ اکمل علیمی	اردو میں مضمون نگاری کا ارتقاء

۱۹۶۰ء:

۱۹- راحت افزا بخاری	ذوق کی شاعری
۲۰- صفورا سلطانہ	مکاتیب اقبال کی فکری و فنی اہمیت
۲۱- انیس ناگی	آزاد نظم سرود نو سے استانزے تک

۱۹۶۲ء:

۲۲- ساجدہ پروین	اقبال کی امیجری (اردو کلام کے حوالے سے)
۲۳- در شہوار	میر کی امیجری (پہلے تین دواوین کے حوالے سے)
۲۴- ممتاز عرشی	میر کی لفظی مصوری (دیوان چہارم، پنجم و ششم حوالے سے)
۲۵- خالدہ ناہید	اقبال کا شاعرانہ فن
۲۶- سید افسر حسین رضوی	میر محمد حسین تجلی

۱۹۶۳ء:

۲۷- مس اختری بیگم	اردو شاعری میں المیہ عناصر
۲۸- مس ندرت شبنم چغتائی	اردو شاعری میں خواتین کا حصہ
۲۹- انوار انجم	میراجی

۱۹۶۴ء:

۳۰- مس تفسیر النعیم	اقبال اور غالب کا تقابلی مطالعہ
۳۱- مس پروین مسیح	میر و غالب کا تقابلی مطالعہ
۳۲- مس زرینہ احمد علی	اقبال اور مناظر فطرت
۳۳- مس قمر جبین	میر کی شاعری کا نفسیاتی تجزیہ

پی ایچ۔ڈی کے مقالات:

(ان میں سے بعض پر ڈگری مل گئی اور بعض پر کام جاری ہے)

۱- مہر عبدالحق آتش	ملتانی زبان اور اردو کے روابط
۲- محمد موسیٰ خان کلیم	غالب ـــ ایک جائزہ

۳-	و - د نسیم	اردو شاعری کا مذہبی اور فلسفیانہ عنصر
۴-	سید افتخار حسین شاہ	اردو نثر نگاروں کا دور بدور جائزہ اور ان کے اسالیب نثر کا خصوصی مطالعہ
۵-	مسز خاور درانی	بہادر شاہ ظفر اور اُن کا عہد
۶-	مس صفیہ عبدالحق	غلام مصطفیٰ خاں شیفتہ اور اُن کے معاصرین
۷-	ارشاد احمد ارشد	اردو میں شخصی، مذہبی اور قومی مرثیہ نگاری
۸-	سید شبیر علی کاظمی	اقبال کا فلسفۂ عشق
۹-	محمد اکبر علی	شمالی ہند کی منظوم داستانیں
۱۰-	محمد صدیق چیمہ	اردو میں پنجاب کا حصہ
۱۱-	خواجہ محمد اختر بیگ	آتش اور اُن کا زمانہ
۱۲-	کاظم حسین	نقد المرثیہ ــ بحوالہ مطالعۂ خصوصی انیس
۱۳-	غلام حسین	اردو ادب کے سیاسی و عمرانی میلانات
۱۴-	مہر النساء یوسف	Translation with Introduction and Marginal notes, of Lane Cooper's "Translation of Aristotle's Poetica"
۱۵-	افتخار احمد صدیقی	مولوی نذیر احمد دہلوی اور اُن کا ادب
۱۶-	سید سجاد باقر رضوی	اردو میں ظرافت نگاری کی تاریخ
۱۷-	مرزا محمد منور	اردو کی دینی نثر
۱۸-	راحت افزا بخاری	اردو شاعری کے ایک سو سال (۱۷۵۰ع—۱۸۵۷ع)

نوٹ : بورڈ میں پیش ہونے سے پہلے پی ایچ۔ڈی کے طلبا کی رہنمائی کی تفصیل اس فہرست میں درج نہیں۔

(۲)

پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر

ایم - اے (فارسی) پی ایچ - ڈی (لندن)
یونیورسٹی پروفیسر فارسی و صدر شعبہ فارسی

1.	Nizami Ganjavi (Urdu)	The Zamana, Kanpur, Sept., 1933.
2.	Tarikh-e-Panjab (English)	Journal of the Panjab Historica Society, Lahore, December. 1935.
3.	Adina Beg Khan (A Monograph on the last Moghol Viceroy of the Panjab (English)	Proceedings of the Idara-e-Maarif-e-Islamia, Lahore, 1938.
4.	Tughlaq Nameh and its Critics (Urdu)	The Maarif, Azamgarh, vol. 36 V. 1937.
5.	Bal-e-Jibril (Urdu)	The Taj, Lahore, April, 1937.
6.	Ahsanol Qisas (Urdu)	The Maarif, Azamgarh, Vol. 42, VI, 1938.
7.	Adina Beg Khan Mss. of British Museum (Persian)	The Oriental College Magazine, Lahore, Feb., 1938.
8.	Dr. Bailey's article on my researches on the date of the word Urdu (English)	Journal of the Royal Asiatic Society London, April, 1939.
9.	Nairang-e-Mamlokat-e-Chin (Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, November, 1941.
10.	Mahtab Shah and Prince Saff Shikan (Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, May, 1941.
11.	Urdu-e-Qadim (Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, February, 1941.
12.	Morad-ol-Mohibbin (Urdu)	The Urdu, Delhi, October, 1942.
13.	Teaching of Persian in Indian Schools and Colleges (English)	The Panjab Educational Journal, Lahore, December, 1942.
14.	Zohra and Bahram (Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, February, 1943.
15.	Panjabi tales in Persian (Persian and Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, August, 1943.

16. Zohra and Bahram (Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, May, 1943.
17. Munshi, the Author of Sassi Punnun in Persian (English)	Islamic Culture, Hyderabad Deccan, April, 1943.
18. The Iranian Pronunciation of Persian (Urdu)	The Nurot Talim, Gakhar, March, 1943.
19. Panjabi Tales in Persian	Oriental College Magazine, Lahore, May, 1944 and August, 1944.
20. The name and date of Foundation of Lahore, (English)	Islamic Culture, Hyderabad Deccan, January, 1944.
21. Conception of State in Islam (English)	The Light, Lahore, February, 1940
22. Muslim Political Movements (English)	The Light, Lahore, March, 1940.
23. Education in Fascist Italy (English)	Journal of the Indian Institute of International Affairs, Delhi, Jan., 1947.
24. Lahore During the Pre-Muslim Period (English)	Islamic Culture, Hyderabad Deccan, June' 1947.
25. Ishq Afza by German Poet Farasu (Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, August, 1950.
26. Yusuf Ali Khan's Kulliyat (Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, February, 1950.
27. The Mysticism of Rumi (Urdu)	Rumi Day Proceedings, Lahore, 1950.
28. Shalamar Gardens (Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, February, 1952.
29. Sanai (Urdu)	The Ahang, Karachi, Feb., 1952.
30. The Conception of state in Islam (English)	Proceedings of the Second All-Pakistan Political Science Conference Karachi, 1951.
31. Makhzan-e-Ahmadi (Urdu)	The Darwish, Lahore, Dec., 1953.
32. Iqbal: Greatest Islamic Social Planner (English)	The C. & M. Gazette, Lahore, 21st April, 1955.

33.	The Press in Iran (English)	The Pakistan Review, Lahore, July, 1955.
34.	Kholasatol Insha of Sojan Singh Dhir, (English)	The Pakistan Historical Society Journal, Karachi, July, 1955.
35.	Historians and Tourists of Ancient Lahore (English)	The Pakistan Review, Lahore, July, 1955.
36.	The Problem of Palestine (English)	The Pakistan Review, Lahore, November, 1955.
37.	Some Notable Personalities of Old Lahore (Later Mughal Period (English)	The Pakistan Review, Lahore, December, 1955.
38.	Madaral Afazel (Persian)	Oriental College Magazine, Lahore, August, 1956.
39.	Iqbal & Society (Urdu)	Mah-e-Nau, Karachi, April, 1956.
40.	The Panjabi Language and Literature (English)	The Pakistan Review, Lahore, June, 1956.
41.	Moraqqa-e-Golshan (English)	Journal of the Pakistan Historical Society, Karachi, May, 1957.
42.	Maulavi: Targhibat-e-Nafasi Ka Maher (Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, August, 1957.
43.	Persian MSS. of Tusi in the Panjab University Library (Persian)	Proceedings of the Tusi Conference, Teheran, 1957.
44.	Selsela-e-Hadesat (Mangal Panday) (Urdu)	The Mah-e-Nau, Karachi, May, 1957.
45.	Ghalib aur Borhan-e-Qati (Urdu)	Journal of the Panjab University Arabic & Persian Society, Lahore, May-August, 1958.
46.	Hir ka Maqbara aur Hir Ranjha ka Ahd (Urdu)	The Mah-e-Nau, Karachi, Dec., 1958.
47.	Vicissitudes of Lahore Buildings (English)	The West Pakistan, Lahore, Dec., 1958.
48.	Iranian Lexicography with special reference to the Madar-ol-Afazel (English)	Proceedings of the XXII International Congress of Orientalists, Munich, 1958.

49.	Digging Lahore to Discover its Past (English)	The Pakistan Times, Lahore, May 10, 1959.
50.	Lahore: As seen by Early Iranians (English)	The Pakistan Times, Lahore, 28th December, 1959.
51.	Additional bae on verb (Persian).	Majalla-e-Daneshkada-e-Adabiyat, Teheran, vol. VIII, Pt. 4 (1960)
52.	The Horse in Ancient Iran (English)	The C. & M. Gazette, Lahore, 21st February, 1960.
53.	Iranian Miniatures and Frescoes (English)	The Pakistan Times, Lahore, 31st January 1960.
54.	The Ancient Art of Iran: Miniatures and Frescoes (English)	The C. & M. Gazette, Lahore, 31st January, 1960.
55.	Punctuation in Persian (Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, November, 1961.
56.	Urdu and Regional Languages (Urdu)	The Adabi Dunya, 1961 (Pt. 4).
57.	The Ceramic Art and Commerce of Sind and Panjab (English)	The West Pakistan, Lahore, April, 1961.
58.	Panjabi: The Language of 18 Millions (English)	The West Pakistan, Lahore, Sep., 1961.
59.	A study of Iqbal's Thoughts on Governmental Forms (English)	The Pakistan Times, Lahore, 21st April, 1961.
60.	Islamic Pottery (English)	The Marg (Bombay) June, 1961.
61.	Akbar's Copy of Faizi's Naldaman (English)	The Pakistan Times, 1st October, 1961.
62.	The Peacock Throne: Romance and Reality (English)	The Pakistan Times, 12th January, 1962.
63.	Arts and Culture in Islam (English)	The Pakistan Times, 2nd March, 1962.
64.	Akbar's Copy of Faizi's Naldaman (English)	The West Pakistan, Lahore, Jan., 1962.
65.	Tarikh-e-Tasis-e-Lahore (Urdu)	The Noqush, Lahore, Lahore Number, February, 1962.

66.	Mother-Tongue-The Only accepted Medium of Instruction	The Pakistan Times, Lahore, 17th June. 1962.
67.	Baye Zinat bar Sar-e-Fe'l (Persian)	Majalla-e-Daneshkada-e-Adabiyat (Teheran), Pt. iv. Vol. VIII.
68.	Mustafa Zaidi (Urdu)	The Nigar, Rampur, March, 1963.

B. MONOGRAPHS AND COMPLETE BOOKS

1.	Tarikh-e-Momtaz (Urdu)	A collection of letters written by Nawab of Oudh (Published by Urdu Academy, Lahore), 1951.
2.	Shah Ismail: A Warrior-Scholar of the Nineteenth Century (English)	Monograph, 1943.
3.	Lahore: Past and Present (English)	A history of Lahore compiled from original sources (Published by the Panjab University). 1952.
4.	Tarikh-e-Sasanian (Urdu)	A history of Sansanians complied from original sources, 1953.
5.	The Tomb of Zibon-Nisa (English)	Jaurnal of the Pakistan Historical Society, Vol. I Part I.
6.	The Tomb of Zibon-Nisa (English)	Oriental College Magazine, 1952.
7.	Life and Works of Juya of Tabriz (Persian)	The Yaghma (Teheran) Vol. VI, Part VI.
8.	Zaban-e-Farsi-e-Emruz (Foreward by Professor Pur-e-Daud of Teheran University) (Persian and Urdu)	Oriental College Magazine, Lahore, May and August, 1954.
9.	Life and Works of Juya of Tabriz (Persian)	Oriental College Magazine, Lahore, May and August, 1954.
10.	The Press in Iran (English)	Oriental College Magazine, Lahore, Nov., 1953, Feb., 1954 & May, 1955.
11.	Urdu-e-Qadim (Urdu)	The Urdu (Karachi), July, 1956,
12.	Maulvi: A Psychotherapist (Urdu and Persian)	Oriental College Magazine, Lahore, 1957.

13. Madar-ol-Afazel, Vol. i (Persian)	Shahanshah of Iran's Grant Fund Publication, 1958.
14. Kulliyat-e-Juya (Persian)	........Do........
15. Life and Works of Simin Behbahani	Journal of the Panjab University Arabic and Persian Society, August-November, 1957.
16. Panjabi Tales in Persian (Urdu and Persian) Vols. I & II.	Panjabi Adabi Academy Publication, 1958, 1960.
17. History of the Kuh-e-Nur (English and Persian)	Panjabi Adabi Academy Publication, 1958.
18. Life and Works of Rahi Moyyari	Journal of the Pb. Univ. Arabic & Persian Society, May-August, 1959.
19. Life and Works of Foroogh-e-Farrokhzad	........Do........
20. Ebratnameh (English and Persian) Vols I & II	Panjabi Adabi Academy Publication, 1961-1962.
21. Madar-ol-Afazel, Vol. II (Persian)	Shahanshah of Iran's Grant Fund Publication, 1962.
22. Jauhar-e-Akhlaq (Urdu)	Majles-e-Taraqqi-e-Adab Publication, 1963.
23. Jami-al-Hikayat (Urdu)	Majles-e-Taraqqi-e-Adab, Publicacation, 1963.
24. Lahore Guide	Panjabi Adabi Academy, Publication, 1963.

C. LITERARY, CRITICAL AND OTHER PUBLISHED COMPLETE BOOKS

1. Tahzib-e-'Amal (1933)	A treatise on human effort.
2. Siahkar aur Dusre Afsane (1937)	A collection of short stories.
3. Shu'ara-e-Panjab (1937)	A tazkera of Panjab Poets of Urdu.
4. London se Khutut (1946)	Collection of original short stories.
5. Khuda ki Lathi (1946)	Collection of original short stories.
6. Landani Dost ke nam Khutut (1946)	Collection of original short stories.

(۴)

ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ

ایم - اے (پنجاب) پی ایچ - ڈی (لنڈن)

سابق پروفیسر عربی و صدر شعبہ عربی

BOOKS

1. Geographical Factors in Arabian Life and History, an inquiry into the influence of geographical environment upon Arabian Life and Institutions, Lahore, 1942.

A thesis prepared under the guidance of Sir Thomas Arnold and Sir Hamilton Gibb and accepted for the degree of Ph.D. in the University of London in 1931.

2. Why We Learn the Arabic Language. 1st edition, Lahore, 1942; 2nd edition, 1943.

An Essay on the manifold importance of the Arabic language, considered from the view-point of Islamic Religion, Biblical Studies, Jewish and Christian Life. Semitic Philology, History of Science and Civilization, etc.

3. Tārikh Islam (History of Islam in Urdu) for the use of College students. 1st edition, 1952; 2nd edition, 1955; 3rd edition, 1962, Lahore.

4. Islamiyyāt (A Treatise in Urdu on Islamic doctrine and practice) for the use of college students. Lahore, 1953; reprinted several times.

5. Tārikh Ibn Khaldūn. Vol. I, 1961, Lahore.

An annotated Urdu translation of the History (Kitāb ul-'Ibar of Ibn Khaldūn. The other volumes are in the course of preparation.

ARTICLES, PAPERS, AND ESSAYS

1. "Ibn Khaldun," (in Urdu) an Account of his Life, Works and Ideas, a series of articles published in the *Oriental College Magazine*, edited by Prof. Muhammad Shafi, August and November, 1927; February and May, 1928; Lahore.

2. Zil-i-Khayāl (ظل خیال), an article on shadow-play (*Schattenspiel*) published in the 1st Annual Number of the *Kārwān*, edited by M. D. Taseer, Lahore, 1933.

3. "Geographical Factors in Arabian Life and History," a

paper read at the 18th Session of the International Congress of Orientalists, held at Leiden in September, 1931, published in the *Muslim Revival* for March, 1933, Lahore.

4. A detailed Report of the 18th Session of the International Congress of Orientalists, held at Leiden (Holland) in September, 1931 published in the *Ma'arif*, edited by Syed Sulaiman Nadvi, September, 1932, Azamgarh.

5. "The Arabs in Sicily," an essay published in the *Muslim Revival*, December, 1932.

6. "Ahlu 'l-Badw wa 'l-Ḥaḍar" (the Nomads and Settlers of Arabia) published in the *Oriental College Magazine*, August, 1932, Lahore.

7. "The present State of Islamic Studies in Spain," an article published in the *Muslim Revival*, December, 1933, Lahore.

8. "Political Organization of the Arabs in relation to their Land," a paper read at the First Session of the Idāra Ma'ārif Islāmiyya, 1933, Lahore, and subsequently published in its Proceedings.

9. "The Economic Life of the Arabs in relation to their Land," a paper read at the 2nd Session of the Idāra Ma'ārif Islāmiyya, 1936, Lahore, and later published in its Proceedings.

10. Qiyāfat ul-Athar (قیافۃ الاثر) or the Tracker's Art as practised in Arabia, an article in Urdu published in the *Oriental College Magazine* for May, 1936, Lahore.

11. "The Arabian Oryx" (بقرالوحش), an article in Urdu published in the *Oriental College Magazine*, November, 1936, Lahore.

12. "Professor Thomas Arnold," an appraisal of his literary work, with first-hand impressions of the man and the scholar, published in the *Ma'arif* edited by Syed Sulaiman Nadvi, April 1931, Azamgarh, U.P.

13. "A Few Days with Professor Becker," personal impressions of Prof. C. H. Becker of the Berlin University as a teacher and a scholar published in the *Ma'arif*, July 1935, Azamgarh.

14. "Three British Orientalists" (E. Denison Ross, D. S. Margoliouth and H. A. R. Gibb) in *Islamic Culture*, October, 1937, Hyderabad. Also reprinted in *Luzac's Oriental List*, London, 1938.

15. "Baron Silvestre de Sacy," a brief review of the pioneering work of the Father of Arabic Studies in Modern Europe, published in *Islamic Culture*, (Hyderabad, Deccan), April 1938.

16. "George Jacob" (1862-1937). A survey of his works published in *Islamic Culture*, (Hyderabad Deccan), July, 1938.

17. European Travellers and Explorers in Arabia," a series of articles in Urdu published in the *Oriental College Magazine*, Lahore, May and August, 1937; May, 1938; February, 1939; February, 1940.

18. "The Importance of Islamic History for Muslims," a paper in Urdu published in the *Nadim* (Gaya, Behar) May, 1938.

19. "Bibliophilism in Mediaeval Islam," an essay published in *Islamic Culture*, (Hyderabad), April, 1938.

20. "The Importance of the Arabic Language," a paper published in *Isalmic Culture*, (Hyderabad-Deccan), July, 1938.

An amplified Urdu version of this paper also appeared in the *Supplement to the Oriental College Magazine*, Lahore, February, 1942.

21. "Some Urgent Needs of the Students of Arabic," a paper presented at the All-India Oriental Conference held at Hyderabad-Deccan in December, 1941.

22. "Contributions to the Historical Study of Hospitals in Mediaeval Islam," an article published in *Islamic Culture*, Hyderabad-Deccan, 1944.

23. "Ibn Khaldun, the Founder of Sociology," a paper read at the 1st All-Pakistan Political Science Conference, held at Lahore in 1950 and published in its Proceedings.

24. "The Study of Islamic History," Presidential Address delivered before the Islamic History Section of the Pakistan History Conference held at Dacca in February, 1957. Printed at Lahore.

25. "Islamic Culture, its Origin, Growth and Character," a paper read at the International Islamic Colloquium, Lahore, on the 31st December, 1957, and subsequently published in the *Proceedings* of the Colloquium. Also available separately in printed form. This paper was presented by the writer as an official delegate of Pakistan.

26. "Discipline as understood by Some Early Muslim Educationists," a paper read at the Educational Conference held at the Central Training College, Lahore, in February, 1959, and later published in its *Proceedings*.

27. "The Study of Islamic History, its Principles and Methods," (in Urdu) published in the *Ma'ārif* (Azamgarh), 1958.

28. "The Role of the Arabs in Africa," (in Urdu) in the *Ma'ārif*, Azamgarh, 1959.

29. "Lisāniyyāt" or Linguistics (in Urdu) published in the *Ma'ārif* for January, 1960.

30. *Musulmān Salātīn aur Musīkī*, an article in Urdu on the Muslim Rulers of India and their Patronage of Music, published in the Special Music Number of *Nairang-i-Khayāl*, edited by Hakim Yusuf Hasan, Lahore, 1960.

31. "*Tarikh Islām ka Mutāla'a Diyār Maghrib men.*" (The Study of Islamic History in the West) a series of 8 articles in Urdu published in the *Imroze*, Lahore, 1949.

32. "*Hasan Ibn al-Haytham*, a Muslim Scientist of the 4th Century A.H." (in Urdu), published in the *Imroze*, Lahore, 1950.

33. "*Seerat-i-Nabawiyya*," an account in Urdu of Dr. M. Hamidullah's contributions to the study of the Prophet's Life, published in the *Ma'ārif* (Azamgarh, U.P.), July, 1962.

34. "Reinhart Dozy, his Life and Works," a paper published in the *Journal of the Pakistan Historical Society*, Vol. VIII, January, 1960, Karachi.

35. "Amelie Sedillot (1808-1875 A.D.)" an account of his contributions to the history of Oriental science, published in the *Journal of the Pakistan Historical Society*, ed. by Dr. S. Moinul Haq, Vol. IX (Karachi), January, 1961.

36. "V. V. Barthold, his Life and Works, (1869-1930)" in the *Journal of the Pakistan Historical Society*, Vol. IX (Karachi), April, 1961.

37. "Religion of the pre-Islamic Arabs," a chapter contributed to the *History of Muslim Philosophy*, edited by Professor M. M. Sharif, to be published shortly.

38. "The Teaching of Arabic in Pakistan" a paper read at the 1st Annual Conference of Pakistani Liguists held at Lahore in December, 1962; published in its Proceedings.

The books and articles written by Dr. Inayatullah in English have been noticed and recorded by Professor B. Spuler in his *Forschungsberichte III Teil*; *Der Vordere Orient in Islamischer Zeit* (Bern 1954); by Mr. J. D. Pearson in his *Index Islamicus* (Cambridge 1958) and its Supplement (1962); and by Mr. Eric Marco in his *Bibliography of the Arabian Peninsula* (University of Miami Press, 1958).

Dr. INAYATULLAH'S CONTRIBUTION TO THE LEIDEN ENCYCLOPAEDIA OF ISLAM

When the preparation of a new edition of this work was undertaken in Europe in 1950, Dr. Inayatullah was invited to act as an adviser to the Editorial Committee, which consisted of Sir Hamilton Gibb, Professor E. Levi-Provencal and Professor Dr. J. D. Kramers. He was also invited to contribute articles on various subjects, connected with Pakistan and India.

Accordingly, Dr. Inayatullah wrote the following articles, which have already appeared in the 1st volume of the Encyclopaedia; while others are in the course of preparation.

Shah Abd al-Azīz Dihlavī; Shah Abd al-Qādir; Abdul-Ḥayy Farangi-Maḥalli; Sayyid Ahmad Brelvi Shahīd; Shaikh Ahmad Sirhindi (Mujaddid Alf Sānī); Ahl Hadīth Movement in India; Mir Sher Ali Afsos; Akbar Husayn Allahabadi; Ali Werdi Khan; Agha Hasan Amānat; Mīr Amman; Muhammad Husayn Azād; Babar Ali Anīs; Bahawalpur; Bāra Wafāt; Bānat Su'ād.

(۴)

جناب سیّد وزیرالحسن عابدی

ایم - اے (فارسی)

ریڈر شعبۂ فارسی

الف) مطبوعہ مقالات:

۱- ایرانی صوتیات	یونیورسٹی اورینٹل کالج میگزین
۲- باغ دو در (غالب کی آخری تصنیف)	,, ,, ,,
۳- شیفتہ کا سفر حرمین شریفین	لیل و نہار ، لاہور

ب) زیر طبع و زیر ترتیب تصانیف:

۱- دیوان غالب (فارسی)	(زیر طبع) میری لائبریری ، لاہور
۲- گفتار عام (عامیانہ فارسی کی فرہنگ)	
۳- تاریخ فارسیٔ امروزہ	

(۵)

ڈاکٹر عبادت بریلوی
ایم۔ اے، پی ایچ۔ ڈی
ریڈر شعبۂ اردو

(الف) مطبوعہ تصانیف :

۱۔ اردو تنقید کا ارتقا	Published by Anjuman Taraqqie Urdu, Pakistan, Karachi—1951.
۲۔ تنقیدی زاویے	Published by Maktaba-i-Urdu, Lahore—1951 (The Punjab Government awarded a prize of Rs. 500/- and the Punjab University a prize of Rs. 300/- on this book).
۳۔ روایت کی اہمیت	Published by Anjuman Taraqqie Urdu, Pakistan, Karachi—1953. (The Punjab Government awarded a prize of Rs. 500/- on this book).
۴۔ خطبات عبدالحق	Published by Anjuman Taraqqie Urdu, Pakistan, Karachi—1954.
۵۔ انتخاب خطوط غالب	Published by Urdu Markaz, Lahore—1954.
۶۔ غزل اور مطالعۂ غزل	Published by Anjuman Taraqqie Urdu—1955.
۷۔ مقدمہ کلیات مومن	Published by Kitabi Dunya, Karachi—1956.
۸۔ کلیات میر (مع مقدمہ)	Published by Urdu Dunya, Karachi—1958.
۹۔ تنقیدی تجربے	Published by ,, ,,
۱۰۔ جدید شاعری	Published by ,, ,,
۱۱۔ آزادی اور تہذیب	Published by Urdu Markaz—1960.

(ب) زیر طبع و زیر ترتیب تصانیف :

۱۔ میر تقی میر

۲۔ سحر البیان کا تنقیدی مطالعہ

(ج) مطبوعہ مقالات :

۱۹۵۰ء :

آب حیات اور اس کا مصنف	ادب لطیف لاہور ، مئی ۱۹۵۰ء
اردو شاعری میں گل و بلبل کے اشارے	نگار لکھنؤ ، اپریل ۱۹۵۰ء
غالب کی عشقیہ شاعری	علی گڑھ میگزین غالب نمبر ، ۱۹۵۰ء
اردو شاعری کے جدید رجحانات . . .	"شاہراہ" دلی نمبر ۳-۴ ، ۱۹۵۰ء

۱۹۵۱ء :

غزل کے جمالیاتی پہلو پر چند خیالات	سالنامہ ادب لطیف لاہور ، ۱۹۵۱ء
جدید اردو کے بعض مسائل	سالنامہ ساقی کراچی ، ۱۹۵۰ء

۱۹۵۲ء :

حسرت کا تغزل	سالنامہ نگار لکھنؤ ، ۱۹۵۲ء
اردو غزل کے جدید رجحانات . . .	سالنامہ ادب لطیف ، ۱۹۵۲ء
غزل کا مستقبل	سالنامہ نقوش لاہور ، ۱۹۵۲ء
منظومات حالی	اردو ، کراچی ، حالی نمبر ، ۱۹۵۲ء
دلی کا دبستان شاعری	اورینٹل کالج میگزین ، ۱۹۵۲ء
جوئے شیر (کلام ملا لکھنوی) . .	اورینٹل کالج میگزین ، ۱۹۵۲ء
ناولٹ کی تکنیک	نقوش لاہور (نمبر ۱۹-۲۰) ۱۹۵۲ء
علامہ اقبال کی انسان دوستی . . .	سالنامہ نوید صبح ، اکتوبر ۱۹۵۲ء
اردو تنقید میں روایت اور تجربے . .	"خاور" ڈھاکہ ، جون ۱۹۵۲ء

۱۹۵۳ء :

اردو غزل کا تنقیدی مطالعہ	نقوش پنج سالہ نمبر ، ۱۹۵۳ء
حالی اور جدید غزل	سالنامہ ادب لطیف ، ۱۹۵۳ء
داغ کا تغزل	نقوش ، مئی ۱۹۵۳ء

داغ اور جدید غزل . . . . . ساقی سالنامہ ، ۱۹۵۳ع
غزل کی ارتقائی صلاحیتیں . . . ماہ نو کراچی ، فروری ۱۹۵۳ع
جدید شاعری کا انحطاط . . . . ماہ نو کراچی ، اگست ۱۹۵۳ع
اردو کی ترقی کے امکانات . . . . ماہ نو کراچی ، جولائی ۱۹۵۳ع
اردو شاعری میں حب وطن کی روایت سویرا ، ۱۹۵۳ع
اقبال اور جدید غزل . . . . . ہمایوں لاہور ، اپریل ۱۹۵۳ع

<u>۱۹۵۴ع :</u>

اردو ادب کا انحطاط . . . . . . سالنامہ ساقی ، ۱۹۵۴ع
تنقید میں توازن . . . . . . ماہ نو ، مارچ ۱۹۵۴ع
اقبال کا تنقیدی نقطۂ نظر . . . . . ماہ نو ، اپریل ۱۹۵۴ع
دست صبا اور فیض کی شاعری کا نیا دور افکار کراچی سالنامہ ، ۱۹۵۴ع
اردو کے اسالیب تنقید . . . . . ماہ نو کراچی ، جولائی ۱۹۵۴ع
صنف غزل . . . . رسالہ اردو کراچی ، اکتوبر ۱۹۵۴ع
جدید اسالیب تنقید . . . . . . ماہ نو کراچی ، اگست ۱۹۵۴ع
میر کا فنی شعور . . . . . . نقوش ، اکتوبر ۱۹۵۴ع
اسلامی ادب کا مسئلہ . . . . . نقوش لاہور ، مئی ۱۹۵۴ع
احمد ندیم قاسمی ، شخصیت اور فن . نقوش ، اپریل ۱۹۵۴ع
جدید اردو غزل . . . . . . اوریئنٹل کالج میگزین ، ۱۹۵۴ع
کیا غزل نیم وحشی ادب ہے ؟ . . کتاب لاہور ، ۱۹۵۴ع

<u>۱۹۵۵ع :</u>

بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق . . . نقوش شخصیات نمبر ، جنوری ۱۹۵۵ع
غالب اور غم دوراں . . . . . ماہ نو کراچی ، فروری ۱۹۵۵ع
غزل کے نئے میلانات . . . . . ماہ نو کراچی ، فروری ۱۹۵۵ع

اقبال کی شاعری کا انسانی پہلو . . ماہ نو کراچی ، اپریل ۱۹۵۵ع
اردو تنقید کے پچیس سال . . . . . ساقی جوبلی نمبر ، اگست ۱۹۵۵ع
منٹو کی حقیقت نگاری . . . . . نقوش لاہور، منٹو نمبر، اپریل ۱۹۵۵ع
اردو غزل میں ہیئت کے تجربے . . ادب لطیف لاہور سالنامہ نمبر، ۱۹۵۵ع
روایت اور انفرادی صلاحیت . . . سویرا ، لاہور نمبر ۱۷-۱۸ ، ۱۹۵۵ع
دیوان شیفتہ . . . . اورینٹل کالج میگزین ، ۱۹۵۵ع
مختصر افسانے کا فن اور اردو افسانہ . نقوش لاہور افسانہ نمبر ، ۱۹۵۵ع

<u>۱۹۵۶ع :</u>

مطرب بزم دلبراں ، مجاز . . . . . علی گڑھ میگزین نمبر ، ۱۹۵۶ع
اردو شاعری میں جدت پسندی کی روایت ساقی سالنامہ ، ۱۹۵۶ع
اقبال کی لفظی پیکر تراشی . . . . ہمایوں ، اپریل ۱۹۵۶ع
غالب کی عشقیہ شاعری . . . . . ''نقد غالب'' شائع کردہ انجمن ترقی اردو ہند ، علی گڑھ
حسرت . . . . برائے اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ۱۹۵۶ع
مقدمہ خشت و خون . . . . . . مجموعہ کلام امامی بنگلوری شائع کردہ انجمن ترقی اردو میسور ۱۹۵۶ع
مقدمہ وادیٔ خیال (مجموعہ کلام جوہر دھلوی) شائع کردہ مکتبہ ماحول دھلی ، ۱۹۵۶ع
مقدمہ رگ سنگ (ناولٹ از انور سجاد) شائع کردہ گوشہ ادب لاہور ، ۱۹۵۶ع

<u>۱۹۵۷ع :</u>

جوش ملیح آبادی . . . . لیل و نہار ، ۱۹۵۷ع
نواب مرزا شوق اور ان کی مثنویاں . لیل و نہار ، جون ۱۹۵۷ع جلد ۷، نمبر ۲۵

ہماری داستانیں	. . . .	لیل و نہار ، فروری ۱۹۵۷ع
میر کا تغزل	. . . .	افکار کراچی ، ستمبر ۱۹۵۷ع
میر کا تفکر	. . . .	دستور لاہور جلد ۲ ، نمبر ۷ ، ستمبر ۱۹۵۷ع
غالب کے تغزل میں شوخی کا پہلو	. .	سویرا لاہور نمبر ۲۲ ، ۱۹۵۷ع
جنگ آزادی کا ادب	. . . . .	خیال لاہور نمبر ۱-۲ ، ۱۹۵۷ع
لکھنؤ اور جنگ آزادی	. . . . .	خیال لاہور نمبر ۱-۲ ، ۱۹۵۷ع
حضرت محل	. . . .	امروز ”آزادی نمبر“ ، ۱۹۵۷ع
اردو شاعری اور تذکرہ دھلی مرحوم		آزاد کشمیر راولپنڈی آزادی نمبر ۱۹۵۷ع
اردو ادب ۵۶-۵۷ع میں	. . . . .	امروز کراچی و لاہور اگست ، ستمبر ۱۹۵۷ع پانچ پرچوں میں شائع ہوا
جدید ادب اور داخلیت پسندی	. .	سالنامہ نئی قدریں حیدر آباد ، ۱۹۵۷ع
پاکستان کے ادبی مسائل	. . . .	لیل و نہار یوم استقلال نمبر ، ۱۹۵۷ع
مومن کا تغزل	. . . . . .	اردو کراچی ، اکتوبر ۱۹۵۷ع
جدید اردو تنقید کے بعض مسائل	. .	افکار کراچی ، دسمبر ۱۹۵۷ع

۱۹۵۸ع :

حسرت موھانی	. . . .	ھمایوں لاہور سالگرہ نمبر ، ۱۹۵۸ع
ادبی تحقیق کے بنیادی اصول	. . .	افکار ، جنوری ۱۹۵۸ع
غالب کے تغزل میں شوخی کا پہلو	.	سویرا لاہور ، ستمبر ۱۹۵۸ع
غالب کی عظمت	. . . . . .	افکار کراچی ، فروری ۱۹۵۸ع
غالب کے تغزل کا سماجی پہلو	. .	رسالہ آج کل ، دھلی ، فروری ۱۹۵۸ع
تاریخ ادب اور ادیب	. . . . .	افکار کراچی ، ۱۹۵۸ع
میر کی شاعری	. . . . . .	افکار کراچی ، اپریل ۱۹۵۸ع

تنقید شعر کا مسئلہ	افکار کراچی ، جون ۱۹۵۸ ع
روشنی کے مینار	افکار کراچی ، جولائی ۱۹۵۸ ع
جوش ملیح آبادی کی ایک نظم۔فاختہ کی آواز	افکار ، اگست ۱۹۵۸ ع
دور جدید کی اردو شاعری	افکار ، ستمبر ۱۹۵۸ ع
غزل کا مزاج	کامران سرگودھا خاص نمبر ، اگست، ۱۹۵۸ ع
آرٹ ان اردو پوئٹری (تبصرہ) . . .	اورینٹل کالج میگزین ، فروری ۱۹۵۸ ع
جدید شاعری میں چند خیالات . . .	آزاد کشمیر آزادی نمبر ، ۱۹۵۸ ع
جدید اردو ادب اور اس کا مطالعہ . .	لیل و نہار ، فروری ۱۹۵۸ ع
اردو شاعری کا عہد زرین	استقلال لاھور خاص نمبر ، ۱۹۵۸ ع
میر حسن کی مثنوی گلزار ارم . . .	رسالہ نئی قدرین حیدر آباد نمبر ۵ ، ۱۹۵۸ ع
اسلوب کا مسئلہ	رسالہ افکار کراچی ، اکتوبر ۱۹۵۸ ع
اردو ادب میں طنز و مزاح	رسالہ افکار کراچی ، نومبر ۱۹۵۸ ع
ناول کے نئے رجحانات	رسالہ افکار کراچی ، دسمبر ۱۹۵۸ ع
حالی کی تنقید	رسالہ فروغ اردو لکھنؤ ، سالنامہ ۱۹۵۹ ع
مقدمہ شعر و شاعری	رسالہ مشرق کراچی ، ۱۹۵۹ ع
جدید اسالیب تنقید	انتخاب ماہ نو کراچی ، ۱۹۵۸ ع
تنقید نگاری	تنقیدی اصول اور نظریے شائع کردہ فروغ اردو لکھنؤ ، ۱۹۵۸ ع

۱۹۵۹ ع :

مجاز ایک آھنگ	رسالہ افکار کراچی ، جنوری ۱۹۵۹ ع
کلام غالب کے نئے زاویے	رسالہ افکار کراچی ، فروری ۱۹۵۹ ع
ادیبوں کے مسائل	رسالہ افکار کراچی ، مارچ ۱۹۵۹ ع

تنقید اور عملی تنقید	رسالہ شاعر بمبئی ، سالنامہ ۱۹۵۹ع
انجمن گل (ایک رپورتاژ) پاکستانی ادیبوں کا کنونشن	رسالہ ادب لطیف ، مارچ ۱۹۵۹ع
ساقی نامہ ۔ علامہ اقبالؒ کی ایک لازوال نظم	استقلال اقبال نمبر ، ۱۹۵۹ع
برق کی شاعری	رسالہ شاہراہ دھلی ، مارچ ۱۹۵۹ع
خضر راہ ۔ علامہ اقبالؒ کی ایک نظم کا تنقیدی تجزیہ	رسالہ آزاد کشمیر اقبال نمبر ، اپریل ۱۹۵۹ع
اردو انشائیہ سرسید کے عہد میں . .	رسالہ ادیب علی گڑھ انشائیہ نمبر ، مئی ۱۹۵۹ع
جدید اردو افسانہ	رسالہ افکار کراچی افسانہ نمبر ، اپریل ، مئی ۱۹۵۹ع
لکھنؤ کا شاہی اسٹیج	رسالہ افکار ، جون ۱۹۵۹ع
نو طرز مرصع	رسالہ افکار کراچی ، جولائی ۱۹۵۹ع
تنقید شعر کے اصول	رسالہ افکار کراچی ، اگست ۱۹۵۹ع
جدید اردو شاعری اور نئی نسل . .	رسالہ افکار کراچی ، ستمبر ۱۹۵۹ع
آزاد کی تنقید نگاری	مجلہ انجمن عربی وفارسی، فروری ۱۹۵۹ع
جدید شاعری (تین قسطوں میں شائع ھوا)	استقلال لاھور ، اگست ، ستمبر ۱۹۵۹ع
میرزا مظہر جان جاناں	اورینٹل کالج میگزین جلد ۳۵ ، نمبر ۴ ، ستمبر ۱۹۵۹ع
پریم چند ۔ جدید افسانے کا پیش رو	ادبی دنیا لاھور ، نومبر ۱۹۵۹ع
اردو زبان کے جدید رجحانات . . .	امروز انقلاب نمبر ، ۱۹۵۹ع
تنقید شعر کے اصول	رسالہ افکار کراچی ، نومبر ۱۹۵۹ع
تنقید کیا ہے ؟	رسالہ افکار کراچی ، نومبر ۱۹۵۹ع

اردو تنقید میں نئے تجربے . . . . مجلہ عثمانیہ، حیدرآباد دکن، سالنامہ ۱۹۵۹ع

جوش ملیح آبادی کی اہمیت . . افکار کراچی، دسمبر ۱۹۵۹ع

۱۹۶۰ع:

آگ کا دریا (قرۃ العین حیدر کا نیا ناول) افکار کراچی، جنوری ۱۹۶۰ع

غالب کی غزل میں تہذیبی مسائل کی ترجمانی افکار کراچی، فروری ۱۹۶۰ع

خضر راہ . . . . افکار کراچی، اپریل ۱۹۶۰ع

اردو زبان کی صلاحیتیں . . . . . لیل و نہار استقلال نمبر، ۱۹۶۰ع

شبلی کی تنقید نگاری . . . . . . ماہ نامہ ادیب علی گڑھ، شبلی نمبر، اگست ۱۹۶۰ع

مجاز کی شاعری . . . . ماھنامہ سات رنگ کراچی، جونہ ۱۹۶۰ع

ادبی تخلیق میں تجربے کی اہمیت . . ماھنامہ ادب لطیف، سالنامہ ۱۹۶۰ع

ناول کے نئے رجحانات . . . . . رسالہ محور لاہور (پنجاب یونیورسٹی میگزین)

مومن کا عشق . . . . مجلس حیدرآباد مومن نمبر، ۱۹۶۰ع - امروز استقلال نمبر، ۱۹۶۰ع

غالب کا اجتماعی شعور . . . . . کریسنٹ (اسلامیہ کالج میگزین) غالب نمبر، ۱۹۶۰ع

ذوق و شوق ـ علامہ اقبالؒ کی ایک نظم کا تنقیدی مطالعہ استقلال اقبال نمبر، اپریل ۱۹۶۰ع

ن ـ م ـ راشد . . . . صحیفہ، اگست ۱۹۶۰ع

اردو تنقید میں نئے تجربے . . . . اسلوب لاہور، فروری ۱۹۶۰ع

(د) تحقیقی کام کی نگرانی:

ایم - اے کے مقالات:

۱۹۵۱ء:

۱- رضیہ جہاں آرا — ''شبلی اور اُن کا عہد''
۲- سید افتخار حسین شاہ — ''منشی سجاد حسین مرحوم''
۳- مس فہمیدہ قریشی — ''اردو شاعری میں عورت کا تصور''

۱۹۵۲ء:

۱- ناظر حسین — ''شرر کے ناولوں کا تجزیہ''
۲- صفورا کاظمی — ''فرحت اللہ بیگ کی مزاح نگاری''
۳- عقیلہ بیگم — ''اردو غزل کا دور جدید حالی کے بعد''
۴- کاظم حسین — ''انیس کی امیجری یا لفظی پیکر تراشی''

۱۹۵۳ء:

۱- اعجاز الرحمن — ''بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد''
۲- صابر علی خاں لودھی — ''اردو مثنوی کا ارتقاء''
۳- مس نظیر جہاں — ''فراق گورکھپوری''

۱۹۵۶ء:

۱- اقبال بیگم — ''اردو تنقید پہلی جنگ عظیم کے بعد''
۲- فہمیدہ سلطانہ — ''غزل کے نئے رجحانات''
۳- رفیع الدین — ہڈسن کی کتاب ''اسٹڈی آف لٹریچر'' کے تین ابواب کا اردو ترجمہ

پی ایچ۔ڈی کے مقالات:

1. Guided Dr. Wazir Agha for Ph.D. Degree. He started work in 1953 and completed his thesis in 1957. He was awarded the degree of Ph.D. in 1958. His subject was (اردو ادب میں طنز و مزاح). The thesis has been published by Academy Punjab, Lahore.

2. Mr. Agha Masud Raza, Lecturer Government College, Rahim Yar Knan worked for Ph.D. on the subject of (اردو افسانے) Uadu short stories.

3. Miss Rashida Malik worked for Ph.D. on the subject of Urdu Rubai (اردو رباعی).

4. Miss Itrat Nomani worked on Mushafi and his Age.

(٦)

ڈاکٹر ایم ۔ این ۔ احسان الٰہی
ایم ۔ اے (عربی) پی ایچ ۔ ڈی (پنجاب و کینٹب)
ریڈر شعبۂ عربی

(الف) مطبوعه مقالات :

۱۔ جلال الدین القزوینی — معارف ، اعظم گڈھ ، جنوری ۱۹۴۳ء
۲۔ اقبال اور وطنیت — سعادت ، کوئٹہ ، اپریل ۱۹۴۵ء
۳۔ البدیعیات — المنار ، لاهور ، اپریل ۱۹۵۱ء
۴۔ فهارس عجائب الاشعار لمسلم بن محمود الشیزری — ضمیمه اورینٹل کالج میگزین ، فروری ۱۹۵۷ء
۵۔ جمهرة النسب لابن الکلبی — اورینٹل کالج میگزین ، بالاقساط ۱۹۵۹ء ۲ دسمبر ۱۹۶۲ء
۶۔ اقبال اور بهرتری هری — منروا ، لائلپور ، مئی ۱۹۶۰ء
۷۔ Life and Works of al-Kindi — سول اینڈ ملٹری گزٹ ، لاهور
۸۔ جواهر السیوف للکندی — از نشریات پنجاب یونیورسٹی ، لاهور ۱۹۶۲ء

(ب) غیر مطبوعه تحقیقی مقالات :

۱۔ Rhetoric of the Arabs — ایم ۔ اے عربی کا تحقیقی مقاله (پنجاب یونیورسٹی ، ۱۹۴۰ء)
۲۔ عقیدهٔ اعجاز القرآن اور اس کی اهمیت — ایم۔اے اسلامیات کا تحقیقی مقاله (پنجاب یونیورسٹی ، ۱۹۵۳ء
۳۔ Rhetoric of the Arabs — پی ایچ۔ ڈی کا مقاله (پنجاب یونیورسٹی ، ۱۹۵۳ء)

(ج) زیر طبع تصانیف :

۱۔ Life and Works of Yaqūt al-Ḥamawī — پی ایچ ۔ ڈی (کیمرج یونیورسٹی) کا مقاله ، زیر اهتمام پنجاب یونیورسٹی اورینٹل پبلیکیشنز فنڈ
۲۔ مختلف القبائل لمحمد بن حبیب — زیر طبع اورینٹل کالج میگزین

(د) اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی پریس کاپی کی تصحیح:

اس میں اضافات و استدراکات کے علاوہ مندرجہ ذیل نئے مقالے لکھے:

ٹھٹھہ ؛ ثناء اللہ پانی پتی ؛ آب ؛ آبان

آت میدان ؛ آدم[۴] ؛ آذر ماہ ؛ آزر ؛

آسبہ ؛ الآمدی ؛ ابرھیم[۴] ؛ ابلیس ؛

ابن اعثم الکوفی ؛ ابن بکّار ؛ ابن حمدون ؛ ابن حمدیس ؛

ابن الصلاح ؛ ابن الفوطی ؛ ابن قدامہ الحنبلی ابن الکلبی ؛

ابن ماکولا ؛ اصحاب بدر ؛ اصحاب الفیل ؛ اصحاب الایکہ

اھل الردہ ؛ جلال الدین قزوینی ؛ یاقوت الحموی

(ہ) مقالات کی نگرانی:

ایم۔اے (عربی) کے مقالات

۱۹۶۲ء:

۱۔ مس طاہرہ خانم — العمدہ لابن رشیق (پہلے ۷۰ صفحات)

۱۹۶۳ء:

۱۔ مس جمیلہ شوکت — خلافت علی (از العقد الفرید)

۲۔ مس امۃ الحکمت — دیوان النعمان بن بشیرؓ

۳۔ عبدالرشید — مآخذ وفیات

۱۹۶۴ء:

۱۔ مس فوزیہ رفیق — لبید بن ربیعہ اور اس کی شاعری

۲۔ مس ساجدہ قرشی

۳۔ عابدہ ظفر — ابن مسکویہ اور اس کی تصنیفات

پی ایچ۔ڈی کے مقالات

۱۔ خدیجہ سرفراز — درج الدار (کام مکمل کر لیا ہے)

۲۔ عبدالرحمان عبد — ابن قدامہ بحیثیت محدّث (اسلامیات)

۳۔ ظہورالحسن — الزبیر بن بکّار

مطبوعات:

نفائس الادب (جدید عربی ادب کا نصاب برائے بی۔اے آنرز)

(۷)

جناب عبـــدالشکور احسن

ایم - اے (فارسی) (سند تہران)
ریڈر شعبۂ فارسی

مطبوعہ مقالات:

Modern Persian Grammar in *Pakistani Linguistics* 1962.	(Selected papers presented at the First Conference of Pakistani Linguists) Edited by Anwar S. Dil Published by the Linguistic Research Group of Pakistan.
The Iranian Renaissance	In the *History of Muslim Philosophy* Edited by Professor M. M. Sharif. Published by Otto Harrassowitz, Weisbaden, W. Germany.

<u>سیاسیات :</u> کوائف و صحائف میں (جنگ آزادی ۱۸۵۷ء پر مضامین کا مجموعہ جو ادارۂ مطبوعات پاکستان نے ۱۹۵۷ء میں کراچی سے شائع کیا۔

فارسی زبان و ادب اور ایرانی تاریخ و ثقافت:

Said-i-Naficy—A Prodigy Litterateur.	The Pakistan Times, March, 4, 1956.
Revolutions Followed His Footprints (Life and Achievements of Sayyid Jamalu'd-Din).	The Civil & Military Gazette, Dec. 28, 1959.
Persian Language and Literature in Pakistan.	The Civil & Military Gazette, Feb. 1960.
Horse in Ancient Iran.	The Pakistan Times, Feb. 21, 1960.
Trends in Modern Persian Poetry.	The Civil & Military Gazette, March 25, 1961.
Trends in Modern Persian Prose.	The Civil & Military Gazette, April 13, 1961.
Maliku'sh-Shu'ara Bahar.	The Quarterly Iqbal, July, 1961.
Story of Education in Iran.	The Civil & Military Gazette, Aug. 27, 1961.
Pre-Islamic Iranian Verse.	The Pakistan Times, Jan. 21, 1962.
Intellectual Renaissance in Iran.	The Pakistan Times, Feb. 2, 1952.
The Iranian Nauruz.	The Pakistan Times, April 7, 1993.
Dr. Hadi Hassan—A Great Scholar.	The Civil & Military Gazette, July 14, 1963.

ایران ــ ایک پہلوی خواب کی تعبیر . . . امروز لاہور ، ۱۹۴۸ع

ایران میں تحریک آزادی . . . . . . امروز لاہور ، ۱۹۴۸ع

ایرانی طرز تعلیم . . . . امروز لاہور ، ۱۹۴۸ع

ایران کی صنعتیں . . . . امروز لاہور ، ۱۹۴۸ع

ایرانی اخبارات پر ایک نظر . . . . . . امروز لاہور ، ۱۹۵۰ع

ایرانی ڈرامے کا ارتقاء . . . . امروز لاہور ، ۱۹۵۰ع

ایران کا سلجوقی عہد . . . . امروز لاہور ، ۱۹۵۰ع

ایران کی جد و جہد آزادی اور عہد حاضر کے فارسی شعرا — آفاق لاہور ، ۱۳ اگست ۱۹۵۰ع

ایرانی صوتیات اور زبان عامیانہ . . . . . مجلہ انجمن عربی و فارسی دانش گاہ پنجاب ۱۹۵۷ع

جدید فارسی کا تاریخی اور لسانی پس منظر — مجلہ انجمن عربی و فارسی دانش‌گاہ پنجاب ، ۱۹۵۸ع

جدید فارسی ادب کا سیاسی اور سماجی پس منظر — امروز دہ سالہ ، ۱۹۵۸ع

ایران کے چند تاثرات و مشاہدات . . . . لیل و نہار لاہور

جشن نو روز . . . . ماہنامہ اسلوب لاہور ، سال اول ، شمارہ ۳

نادر ، نادر پور . . . . مجلہ اقبال لاہور ، جوئی ۱۹۶۱ع

فارسی شاعری میں نیا احساس . . . . . لیل و نہار ، ۱۳ اگست ۱۹۶۱ع

پاکستان اور ایران کے تاریخی روابط . . . امروز ، ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ع

فارسی شاعری پر مغربی اثرات . . . . . مجلہ اقبال ، اکتوبر ۱۹۶۳ع

جدید فارسی دستور و محاورہ . . . . . مجلہ انجمن عربی و فارسی دانش‌گاہ پنجاب ، ۱۹۶۳ع

اقبالیات :

Dr. Sir Muhammad Iqbal—Poet Philosopher of the East — N.W.R. Magazine, Lahore, April, 1950.

Intuition and Intellect in Iqbal's Poetry.	The Pakistan Times, Lahore, April 21, 1951.
Western Imperialism As He Saw It.	The Pakistan Times, Lahore, April 21, 1952.
Iqbal and Nature.	The Pakistan Times, Lahore, April 21, 1953.
The Allama's Growing Popularity in Iran.	The Pakistan Times, Lahore, April 21, 1957.
Iqbal's Musings on Kashmir.	The Pakistan Times, Lahore, April 21, 1960.
Romantic Element in Iqbal's Poetry.	The Civil & Military Gezette, April 21, 1960.
A Few Symbols in Iqbal's Poetry.	The Pakistan Times, Lahore, April 21, 1961.
Iqbal—The Seer of Pakistan.	The Pak Jumhuriyyat, Lhr., April 23, 1961.
Style of Iqbal's Persian Poetry.	The Pakistan Times, Lahore, April 21, 1662.
عشق و خرد اقبال کی نظر میں ۔	امروز ۲۱ اپریل ۱۹۵۱ء

عمومی موضوعات:

Woman Through the Ages.	The Ranks, Lahore, March, 1950.
The Forbidden Land.	The N.W.R. Magazine, November, 1950.
Nepal in Ferment.	The Pakistan Times, Lahore, November 19, 1950.
The Romance of Lawn Tennis.	The Pakistan Times, Lahore, December 8, 1950.
The Egyptian Imbroglio.	The Pakistan Times, Lahore, December 10, 1950.
The Lure of the Moon.	The Pakistan Times, Lahore, July 6, 1951.

Our Archaeological Heritage.	The Pakistan Times, Lahore, August 14, 1951.
A Promising Artist.	The Pakistan Times, Lahore, May 10, 1953.
Muhammad Husain Azad—A Many-Sided genius.	The Pakistan Times, Lahore, January 22, 1960.
The Horse through the Ages.	The Civil & Military Gezette, February 21, 1966.
Customs in the Punjab-From Birth to Death.	The Civil & Military Gezette, March 23, 1960.
The study of Foreign Languages.	The Pakistan Times, Lahore, August 14, 1961.
The Prophet of God.	The Civil & Military Gazette, August 24, 1961.
Pakistan and the Middle East.	The Pakistan Times, Lahore, October 28, 1861.
Teacher's Role in Formation of Character.	The Civil & Military Gazette, February 3, 1993.
His Prophecy Proved True.	The Civil & Military Gazette, March 23, 1963.
یورپ کی نشاۃ ثانیہ	امروز، لاہور، ۱۹۵۰ع
پاکستان کا معمار - سرسید احمد خاں	ماہ نو، کراچی، مارچ ۱۹۵۴ع
مفتی صدر الدین آزردہ	ماہنامہ خیال، سن ستاون نمبر، لاہور، شمارہ ۱-۴ (۱۹۵۷ع)
ہمارا معیار تعلیم	لیل و نہار، لاہور، ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ع
الجزائر کی جنگ آزادی کا پس منظر	امروز، ۲۶ نمبر ۱۹۶۲ع

(۸)

جناب سیّد وقار عظیم

ایم۔ اے (اردو)

لیکچرار شعبۂ اردو

(الف) مطبوعہ تصانیف :

۱۹۵۰ء :

فن افسانہ نگاری	شائع کردہ نفیس اکیڈمی ، کراچی
ہمارے افسانے	شائع کردہ اردو مرکز ، لاہور

۱۹۵۲ء :

باغ و بہار اور اس کا مصنف	شائع کردہ اردو مرکز ، لاہور

۱۹۵۴ء :

آغا حشر اور ان کے ڈرامے	شائع کردہ اردو مرکز ، لاہور

۱۹۵۶ء :

ہماری داستانیں	شائع کردہ فروغ اردو ، لاہور

۱۹۵۷ء :

نیا افسانہ	شائع کردہ اردو اکیڈمی ، سندھ کراچی
اندر سبھا و شرح ندر سبھا	شائع کردہ اردو مرکز ، لاہور

۱۹۵۹ء :

الحمرا کی داستانیں (ترجمہ)	شائع کردہ آئینہ ادب ، لاہور
داستان سے افسانے تک	شائع کردہ اردو اکیڈمی ، سندھ کراچی
آزاد تعلیم اور جمہوری نصب العین	شائع کردہ آئینہ ادب ، لاہور

۱۹۶۰ء :

آغا حشر اور ان کے ڈرامے	دوسرا ایڈیشن ۔ اردو مرکز ، لاہور

۱۹۶۱ع :

فن افسانہ نگاری	دوسرا ایڈیشن - اردو مرکز ، لاہور

۱۹۶۲ع :

فردوس بریں (معہ مقدمہ)	مجلس ترقی ادب ، لاہور

(ب) زیر ترتیب اور زیر طبع تصانیف :

۱۹۶۳ع :

فسانۂ عجائب (معہ مقدمہ)	زیر طبع
دیوان آتش "	"
اقبال فکر و فن (مجموعۂ مضامین)	"
فن اور فن کار "	"
ڈرامائی فن "	"

(ج) مطبوعہ مقالات :

۱۹۵۰ع :

اقبال کی شاعری کا پہلا دور	مطبوعہ	ادب لطیف ، مئی ۱۹۵۰ع
ترقی پسند اکبر	"	نیا دور ، کراچی اپریل ۱۹۵۰ع
شعر انقلاب	"	ساتھی سال نامہ ، فروری ۱۹۵۰ع

۱۹۵۲ع :

مختصر افسانے کے باغی	"	خاور ، ڈھاکہ مئی ۱۹۵۲ع
اقبال کا نظریۂ فن	"	ماہ نو ، کراچی اپریل ۱۹۵۲ع
میراجی کی تنقید	"	ماہ نو ، کراچی ۱۹۵۲ع
ہماری داستانیں	"	نقوش ، لاہور ۱۹۵۲ع
مختصر افسانے میں فن اور زندگی کا امتزاج	"	نقوش ، لاہور اگست ۱۹۵۲ع

کچھ فسانۂ عجائب کے بارے میں	"	ادبی دنیا ، لاہور اگست ۱۹۵۲ء
محمد بخش مہجور کی نو رتن	"	خاور ، ڈھاکہ ۱۹۵۲ء
سفینۂ غم دل پر ایک تنقیدی نظر	"	ہمایوں ، لاہور نومبر ۱۹۵۲ء
مسدس حالی	"	ماہ نو ، کراچی دسمبر ۱۹۵۲ء

<u>۱۹۵۳ء :</u>

باغ و بہار کے نسوانی کردار	"	نقوش ، لاہور فروری ۱۹۵۳ء
طرز داغ میں رنگ مومن کی جھلکیاں	"	نگار ، لکھنؤ جنوری ۱۹۵۳ء
اکبر کے خطوط	"	ساقی ، کراچی جنوری ۱۹۵۳ء
غزل کی ارتقائی صلاحیتیں	"	ماہ نو ، کراچی فروری ۱۹۵۳ء
باغ و بہار اور فسانۂ عجائب کا قضیہ	"	نقوش ، لاہور ستمبر ۱۹۵۳ء
آزادی کی غزل	"	خیال ، لاہور مارچ ۱۹۵۳ء
کلام اقبال کا ایک کردار	"	ماہ نو ، کراچی جون ۱۹۵۳ء
انیسویں صدی کی ایک دلچسپ تصنیف	"	خاور ، ڈھاکہ اپریل ۱۹۵۳ء
پریم چند کے افسانوں کا پہلا مجموعہ	"	ساقی ، کراچی ستمبر ۱۹۵۳ء
اقبال کی نظموں میں رنگ تغزل	"	اقبال ، لاہور اپریل ۱۹۵۳ء
غزل	"	خیال ، لاہور اپریل ۱۹۵۳ء
ڈرامہ آغا حشر سے پہلے	"	ماہ نو ، کراچی جولائی ۱۹۵۳ء

<u>۱۹۵۴ء :</u>

آغا حشر کا فن	"	ماہ نو ، کراچی اگست ۱۹۵۳ء
تقسیم کے بعد تین افسانہ نگار	"	ماہ نو ، کراچی مئی ۱۹۵۴ء
منٹو کے افسانے	"	ساقی ، کراچی ۱۹۵۴ء
عظیم بیگ کی مزاح نگاری	"	الحمرا ، لاہور فروری ۱۹۵۴ء
غالب اور اس کے شارحین	"	الحمرا ، اپریل ۱۹۵۴ء

اقبال کے کلام میں لہجے کی اهمیت	”	ھمایوں ، لاهور ، اپریل ۱۹۵۳ع
باغ و بہار اور قبول عام	”	نقوش ، لاهور ، ستمبر ۱۹۵۳ع
__۱۹۵۵ع :__		
سرور صاحب	”	نقوش ، لاهور ، شخصیات نمبر حصه اول
منٹو عظیم فنکار	”	ماه نو ، کراچی ، اپریل ۱۹۵۵ع
بدنام منٹو	”	افکار ، کراچی ، اپریل ۱۹۵۵ع
منٹو کا فن	”	نقوش ، لاهور ، منٹو نمبر
مختصر افسانے کے پچیس سال	”	ساقی، کراچی جوبلی نمبر، اگست ۱۹۵۵ع
حسرت ، شخصیت اور فن	”	علی گڑھ میگزین ، اپریل ۱۹۵۵ع
اندر سبھا کی ادبی اهمیت	”	ماه نو ، کراچی ، مئی ۱۹۵۵ع
اندر سبھا کی غزلیں اور گیت	”	ماه نو ، کراچی ، جون ۱۹۵۵ع
اندر سبھا کا فن	”	ماه نو ، کراچی ، جولائی ۱۹۵۵ع
__۱۹۵۶ع :__		
رانی کیتکی کی کہانی	”	اردو ، کراچی ، اپریل ۱۹۵۶ع
داستان امیر حمزه	”	اورینٹل کالج میگزین ، ۱۹۵۶ع
آرائش محفل اور حاتم	”	ادبی دنیا ، لاهور ، ۱۹۵۶ع
داستانی دور کی مختصر کہانیاں	”	ماه نو ، اگست ۱۹۵۶ع
__۱۹۵۷ع :__		
اردو ناول کا ارتقا	”	سویرا ، لاهور ، مارچ ۱۹۵۷ع
بیتال پچیسی	”	ماه نو ، کراچی ، نومبر ۱۹۵۷ع
سرشار کی الف لیلی	”	هفت روزه لیل و نہار ، لاهور
داستان غدر اور بہادر شاه ظفر	”	روز نامه امروز، لاهور، ۱۰ مئی ۱۹۵۷ع
سرشار کا ایک کردار	”	روز نامه امروز ، اپریل ، مئی ۱۹۵۷ع

قصۂ اگر و گل	"	استقلال، لاہور، اگست ۱۹۵۷ء
کہانی اور آزادی کا حق	"	استقلال، لاہور، اگست ۱۹۵۷ء
تقسیم کے بعد افسانہ	"	روز نامہ امروز، لاہور، اگست ۱۹۵۷ء
تقسیم کے بعد ناول	"	لیل و نہار، لاہور، ۱۴ اگست ۱۹۵۷ء
بہادر شاہ ظفر	"	آزاد کشمیر راولپنڈی، ۱۲ مئی ۱۹۵۷ء

۱۹۵۸ء :

قصہ گو حالی	"	ہمایوں، لاہور، مارچ ۱۹۵۸ء
گل و صنوبر کا قصہ	"	سویرا، لاہور، ۱۹۵۸ء
شگوفۂ محبت سرور	"	لیل و نہار، لاہور، مارچ ۱۹۵۸ء
آزاد، ایک روایت	"	استقلال، لاہور، جنوری ۱۹۵۸ء
ہماری قصہ گوئی کے دس سال	"	روز نامہ امروز، لاہور، مارچ ۱۹۵۸ء
آزادی کی ایک کہانی	"	بانگ حرم، پشاور، مارچ ۱۹۵۸ء
شرار محبت (رجب علی بیگ سرور)	"	استقلال، لاہور، اگست ۱۹۵۸ء
عورتوں کے ناول	"	رسالہ عصمت، جوبلی نمبر، جون، جولائی ۱۹۵۸ء
آزادی کی ایک اور کہانی	"	بانگ حرم، پشاور، اگست ۱۹۵۸ء
حقیقت اور افسانہ	"	لیل و نہار، لاہور، مارچ ۱۹۵۸ء
حقیقت اور افسانہ	"	استقلال، لاہور، اکتوبر ۱۹۵۸ء
رومان اور افسانہ	"	استقلال، دسمبر ۱۹۵۸ء

۱۹۵۹ء :

غزلیں، دوہے، گیت	"	بانگ حرم، جنوری ۱۹۵۹ء
مجالس النساء (حالی)	"	فروغ اردو، لکھنؤ، مارچ ۱۹۵۹ء
کہانی میں مصنف اور قاری کا رشتہ	"	ماہ نو، کراچی، مارچ ۱۹۵۹ء

بچوں کی کہانیاں	,,	استقلال ، لاہور ، مارچ ، مئی ۱۹۵۹ع
مجاز ، ایک آہنگ	,,	افکار ، کراچی ، جنوری ۱۹۵۹ع
فسانۂ عجائب کا لکھنوی مزاج	,,	افکار ، کراچی ، اپریل ۱۹۵۹ع
عمر فاروقؓ	,,	استقلال ، لاہور ، اپریل ۱۹۵۹ع
ڈرامے کے تماشائی	,,	استقلال ، لاہور ، اگست ۱۹۵۹ع
افسانہ کیا ہے ؟	,,	استقلال ، لاہور ، اگست ۱۹۵۹ع
پچھلے سال کے افسانے	,,	لیل و نہار ، اگست ۱۹۵۹ع
ڈرامہ اور زندگی	,,	روز نامہ امروز ، لاہور ، اگست ۱۹۵۹ع
اردو کی نثری مطبوعات	,,	آزاد کشمیر ، اگست ۱۹۵۹ع
اقبال کی غزل	,,	ادبی دنیا ، لاہور ، دسمبر ۱۹۵۹ع
ڈرامے کا فنی تجزیہ	,,	رورز نامہ امروز ، لاہور ، ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ع
ناصر کاظمی کی غزل	,,	اسلوب ، لاہور ، دسمبر ۱۹۵۹ع

<u>۱۹۶۰ع :</u>

اکبر کا گاندھی نامہ	,,	ادب لطیف ، لاہور ، سال نامہ ۱۹۶۰ع
ڈرامے کی ادبی اور فنی قدریں	,,	ماہ نو ، کراچی ، جنوری ۱۹۶۰ع
ادب کی اعلیٰ قدریں	,,	رسالہ کامران ، سرگودھا ، مارچ ، اپریل ۱۹۶۰ع
فن اور فن کار	,,	لیل و نہار ، مارچ ۱۹۶۰ع
اقبال کی دو نظمیں	,,	امروز ، لاہور ، ۲۳ مارچ ۱۹۶۰ع
میر ہمارے عہد میں	,,	نصرت ، لاہور ، میر نمبر ، ۱۹۶۰ع
آزاد کی تنقید کا مزاج	,,	صحیفہ ، لاہور ، مئی ۱۹۶۰ع
آزاد ۔ تخلیقی ادیب	,,	اسلوب ، لاہور ، مئی ۱۹۶۰ع

افسانے کی فنی ترتیب	،،	استقلال ، لاہور ، ۱۴ اگست ۱۹۶۰ع
افسانے میں مقامی رنگ	،،	لیل و نہار ، لاہور ، ۱۴ اگست ۱۹۶۰ع

۱۹۶۱ع :

اکبر کی غزل	،،	ہم قلم ، کراچی ، جنوری ۱۹۶۱ع
قرۃ العین حیدر کی ناول نگاری	،،	ادب لطیف ، سال نامہ ، ۱۹۶۱ع
علاقائی تہذیب اور قومی زندگی	،،	نئی قدریں ، اپریل ۱۹۶۱ع
کہانی کا تنقیدی مطالعہ	،،	استقلال ، لاہور ، مارچ ، اپریل ۱۹۶۱ع
اردو اور علاقائی زبانیں	،،	قندیل ، لاہور ، اپریل ۱۹۵۱ع
ہمارا رسم الخط	،،	نصرت ، لاہور ، جون ۱۹۶۱ع۲
قومی زندگی میں علاقائی ثقافت کا مقام	،،	استقلال ، جون ۱۹۶۱ع
شبلی کی سیاسی شاعری	،،	البصیر ، شبلی نمبر
موجودہ دور کے غزل گو	،،	چٹان ، جولائی ۱۹۶۱ع
اقبال اور آزادی فکر و عمل	،،	استقلال ، جون ۱۹۶۱ع
نئی غزل	،،	قومی زبان ، اگست ۱۹۶۱ع
کہانی اور حسن بیان	،،	لیل و نہار ، اکتوبر ۱۹۶۱ع
ہمارا رسم الخط	،،	ماہ نو ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۱ع
اثر صہبائی کی نعت گوئی	،،	اردو ڈائجسٹ ، لاہور ، ۱۹۶۱ع

۱۹۶۲ع :

ظفر علی خان کی قومی شاعری	،،	استقلال ، جنوری ۱۹۶۲غ
جمالیاتی تنقید	،،	تہذیب الاخلاق ، لاہور، جنوری ۱۹۶۲ع
اکبر اور انگریز	،،	ماہ نو ، کراچی ، مارچ ۱۹۶۲ع
ایک عجیب الخلقت ہیرو	،،	روز نامہ امروز ، لاہور ، ۱۳ مارچ ۱۹۶۲ع

کہانی اور اصلاح معاشرت	"	استقلال ، اپریل ۱۹۶۲ع
اقبال کی شاعری میں ڈرامائی عناصر	"	لیل و نہار ، ۲۲ اپریل ۱۹۶۲ع
Iqbal—Poet Thinker		Civil & Military Gazette, 27th May, 1962.
Hassan Nizami.		Civil & Military Gazette, 27th May, 1962.
(اُجلے پھول) Ujle Phool (Review).		Civil & Military Gazette, July, 1962.
SARSHAR, a novelist.		Civil & Military Gazette, August, 1962.
مولوی عبدالحق کی سیرت نگاری	"	ہم قلم ، اگست ۱۹۶۲ع
جوش کی غزل	"	افکار (جوش نمبر) ، ستمبر ۱۹۶۲ع
فسانۂ آزاد کا ہیرو	"	ماہ نو ، اکتوبر ۱۹۶۲ع

۱۹۶۳ع :

اکبر اور انقلاب	"	استقلال ، فروری ۱۹۶۳ع
سرشار کی ظرافت	"	ادب لطیف ، مارچ ۱۹۶۳ع
نیاز فتح پوری کے ناولٹ	"	نگار ، کراچی ، مارچ ، اپریل ۱۹۶۳ع
اقبال ، شاعر یا مفکر	"	استقلال ، جون ۱۹۶۳ع
لکھنؤ کا دبستان شاعری اور آتش کی غزل	"	صحیفہ ، جولائی ۱۹۶۳ع
کہانی کی منطق	"	فنون ، اگست ۱۹۶۳ع
شخصیت نگار شوکت	"	نقوش ، اگست ۱۹۶۳ع
اقبال کی نظم "تسخیر فطرت"	"	استقلال ، اگست ۱۹۶۳ع

(د) تحقیقی کام کی نگرانی ۔

پی ایچ ۔ ڈی کے مقالات :

۱۔ سید ناظر حسن زیدی ، لیکچرار یونیورسٹی اورینٹل کالج ، لاہور ۔ مومن ، عہد اور شاعری (۱۹۶۲ع میں ڈگری مل گئی) ۔

۲- سید محمود نقوی ، لیکچرار اردو پ ۔ اے ۔ ایف کالج ، سرگودھا اردو کی نثری داستانیں (۱۹۶۳ع میں ڈگری مل گئی) ۔

۳- مسٹر محمد اسلم ، لیکچرار گورنمنٹ کالج ، راولپنڈی ۔ ڈراما نگاری کا فن اور اردو ڈراما (۱۹۶۲ع میں مقالہ پیش کر دیا ، اور ڈگری کے لیے منظور ہوگیا) ۔

۴- مسٹر عبید اللہ خان ، وائس پرنسپل ، اسلامیہ کالج ، چنیوٹ ۔ پریم چند کی ناول نگاری (۱۹۶۳ع میں مقالہ پیش کر دیا ، اور ڈگری کے لیے منظور ہوگیا) ۔

۵- مسٹر ظہیر الحسنین فتح پوری ، گورنمنٹ کالج ، خیر پور	مرزا رسوا کی ناول نگاری
۶- آغا مسعود رضا ایم ۔ اے	اردو افسانے کا ارتقاء
۷- مسٹر نصیر احمد ایم ۔ اے	اردو ناول ، نذیر احمد سے مرزا رسوا تک
۸- مسٹر اجمل تنویر	اردو ناول ، مرزا رسوا سے پریم چند تک
۹- مس آمنہ عنایت	رتن ناتھ سرشار
۱- مسز عذرا حیدر	اردو شاعری میں مناظر فطرت

ایم ۔ اے کے مقالات :

۱۹۵۰ع :

۱- نذیر خان عابد	حالی کی سیرت نگاری
۲- ثریا ناز	سجاد حیدر یلدرم
۳- افسر علی	راشد الخیری
۴- غیور الحسن	جدید مختصر افسانہ

۱۹۵۲ع :

۵- مس خاور قریشی	مولوی نذیر احمد کے کردار

۱۹۵۱ع :

۶- عبدالحمید شیخ	انگریزی کتاب Principles of Literary Criticsim کا اردو ترجمہ

۷- عبیداللہ خان	پریم چند کی افسانہ نگاری
۸- محمد اسلم	فن ڈرامہ نگاری
۱۹۵۴ء :	
۹- کلثوم سلطانہ	پریم چند کے ناول
۱۰- رشید احمد	اختر شیرانی
۱۱- مرید حسین شیخ	شیخ امام بخش ناسخ کے شاگرد اور ان کی ادبی خدمات
۱۹۵۵ء :	
۱۲- مس عابدہ کیانی	امیر مینائی اور ان کی شاعری
۱۹۵۶ء :	
۱۳- مس خورشید جہاں آرا	نذیر احمد کے ناول
۱۴- مس مہر افروز درانی	اردو شاعری پر اقبال کے اثرات
۱۵- غلام مصطفی خلجی	اردو افسانہ تقسیم کے بعد
۱۶- مس خالدہ	اردو ناول بیسویں صدی میں
۱۹۵۷ء :	
۱۷- مس محسنہ قریشی	مرزا عظیم بیگ چغتائی
۱۸- منیر النساء قریشی	اردو کے مزاحیہ ناول
۱۹- ستارہ جبیں	جگر مراد آبادی
۱۹۶۰ء :	
۲۰- شبنم عابد علی	جوڈ کی Modern Pol. Theories کا اردو ترجمہ
۲۱- صفورا بشیر	کرشن چندر کی افسانہ نگاری
۲۲- خالدہ نسرین	مرزا محمد سعید کی ناول نگاری
۱۹۶۱ء :	
۲۳- نیر جہاں نامی	اقبال قومی شاعر کی حیثیت سے

۲۴- کوثر پروین	راجندر سنگھ بیدی
۲۵- آمنہ الباری	اردو کی ناول نگار خواتین
۲۶- خالدہ اکبر	اردو کی افسانہ نگار خواتین
۲۷- ضیا احمد رضوی	اردو میں تاریخی ناول تقسیم کے بعد
۲۸- فریدہ مفتی	اقبال کا ذہنی و فکری ارتقاء
۲۹- اصغری	مہاشے سدرشن اور ان کی افسانہ نگاری

__۱۹۶۲ء :__

۳۰- مس شکیلہ بیگم	بانگ درا کا تنقیدی تجزیہ
۳۱- مس شوکت حریم	چکبست لکھنوی
۳۲- مسٹر الہ بخش	آغا حشر اور ان کا فن
۳۳- مسٹر سرفراز حسین فاروق	کرشن چندر کی افسانہ نگاری

__۱۹۶۳ء :__

۳۴- مس بشرہ سلمی	فسادات ۱۹۴۷ء اور اردو ناول
۳۵- مس ریحانہ نزہت	شوکت تھانوی کی مزاح نگاری
۳۶- مس نگہت کوثر	فسادات اور افسانہ
۳۷- مس نرجس خاتون	تلوک چند محروم
۳۸- مس کنیز رابعہ	سلطان حیدر جوش
۳۹- مس فرحت آرا	علی عباس حسینی
۴۰- مس نجمہ چوہدری	اردو افسانوں میں پنجاب کے دیہات
۴۱- مس فیروزہ قیصرہ	پریم چند کے ناولوں میں عورت کا تصور
۴۲- مس شاہین کوکب	مجاز لکھنوی
۴۳- مس یاسمین سلطانہ	اقبال کی لمبی نظموں کی تنقید
۴۴- مسٹر صدیق جاوید	بال جبریل کا تنقیدی مطالعہ

(۵) مندرجہ ذیل کانفرنسوں اور جلسوں میں شرکت کی اور مقالات پڑھے :

۱- مقالہ یوم اکبر، ۱۹۶۰ء — ۲- مقالہ یوم اکبر، ۱۹۶۱ء

۳- مقالہ یوم اکبر، ۱۹۶۲ء — ۴- مقالہ یوم آزاد، ۱۹۵۸ء

۵- مقالہ یوم آزاد، ۱۹۶۰ع
۶- مقالہ یوم اقبال، سرگودھا، ۱۹۶۵ع
۷- مقالہ یوم اقبال، سیالکوٹ، ۱۹۶۲ع
۸- مقالہ افتتاحی تقریب بزم ادب، گورنمنٹ کالج، لائل پور، ۱۹۶۳ع
۹- مقالہ افتتاحی تقریب بزم ادب، اسلامیہ کالج، گجرانوالہ، ۱۹۶۲ع
۱۰- مقالہ افتتاحی تقریب بزم ادب، گورنمنٹ کالج، قصور، ۱۹۶۳ع
۱۱- صدارت سالانہ جلسہ، حلقۂ ارباب ذوق، ۱۹۶۱ع (خطبہ صدارت)
۱۲- صدارت سالانہ جلسہ، رائٹرز گلڈ، ڈھاکہ، ۱۹۶۱ع
۱۳- مقالہ سالانہ جلسہ، رائٹرز گلڈ، ڈھاکہ، ۱۹۶۲غ
۱۴- مقالہ یوم اردو، دیال سنگھ کالج، لاہور، ۱۹۶۰ع
۱۵- صدارت مذاکرہ، افسانہ "نقوش"، ۱۹۵۳ع
۱۶- صدارت مذاکرہ افسانہ، اوریئنٹل کالج، لاہور، ۱۹۶۰ع
۱۷- مقالہ مذاکرہ، رائٹرز گلڈ، راولپنڈی ۱۹۵۹ع
۱۸- افتتاحی مقالہ یوم فرید، ملتان، ۱۹۶۱ع

(و) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام پنجاب یونیورسٹی کے لیے مندرجہ ذیل مضامین لکھے:

۱- میر امن دھلوی
۲- رجب علی بیگ سرور
۳- مومن خاں مومن
۴- پریم چند
۵- اردود ناول
۶- اردو افسانہ
۷- اردو ڈراما
۸- داستانیں
۹- رباعی

(۹)

جناب ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار
ایم - اے (اُردو) پی ایچ - ڈی
لیکچرار شعبۂ اُردو

(الف) مطبوعہ تصانیف :

تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج	۱۹۶۲ع

(ب) زیر طبع و زیر ترتیب تصانیف :

شاہ حاتم اور ان کا کلام	(طباعت اورینٹل کالج میگزین، فروری، مئی اگست کے شماروں میں ۱۹۲ صفحات چھپ چکے ہیں، بقیہ زیر طبع)
انتخاب کلام اکبر (معہ مقدمہ)	(زیر طبع، بہ اہتمام اردو ڈائجسٹ)
اردو شاعری کا سیاسی اور سماجی پس منظر	(زیر طبع، بہ اہتمام یونیورسٹی اورینٹل پبلیکیشنز فنڈ کمیٹی)

تذکرہ طبقات شعرائے ہند، مؤلفہ کریم الدین و فیلن (معہ مقدمہ، تصحیح و حواشی)

نقد اکبر	(اکبر الہ آبادی کے فکر و فن کا جائزہ)

(ج) مطبوعہ مقالات :

اکبر اور ان کی ظرافت	ادب لطیف، لاہور، ستمبر ۱۹۵۹ع
اقبال ۔ عصر نو کا پیام بر	محور، ۱۹۵۹ع (مجلہ پنجاب یونیورسٹی یونین)
اکبر الہ آبادی کا نظریۂ تعلیم	استقلال، مارچ ۱۹۶۰ع
اکبر الہ آبادی ۔ مصلح معاشرت	اسلوب، لاہور، اپریل ۱۹۶۰ع
شاعر اور معاشرہ	ادبی دنیا، لاہور، جولائی ۱۹۶۰ع
اردو شاعری کا سیاسی پس منظر (دلی کی بزم آخر)	ادب لطیف، اگست ۱۹۶۰ع
اردو میں مسٹر کا متبادل	امروز، ۳۰ جولائی و یکم اگست ۱۹۵۰ع
اردو شاعری میں انقلاب کا تصور	اسلوب، اکتوبر ۱۹۶۰ع

دبستان لکھنؤ	ادب لطیف، دسمبر ۱۹۶۰ء
اردو اور پنجاب	اردو ڈائجسٹ، جنوری ۱۹۶۱ء
اکبر اور قومی تہذیب و معاشرت	ادب لطیف، فروری ۱۹۶۱ء
عمرانیات اور ادب	ہم قلم، جولائی ۱۹۶۱ء
اردو صحافت اور ظفر علی خان	سالنامہ اسلوب، ۱۹۶۱ء
اکبر کا سیاسی تفکر	اردو ڈائجسٹ، ستمبر ۱۹۶۱ء
نظیر اکبر آبادی کی شاعری	ادبی دنیا، خاص نمبر، شمارہ پنجم، ۱۹۶۱ء
اکبر اور اردو غزل	سہ ماہی، اردو نامہ، کراچی، اکتوبر ۱۹۶۲ء
اقبال اورینٹل کالج میں	سہ ماہی، اقبال، لاہور، اپریل ۱۹۶۲ء
اکبر پیش رو اقبال	سہ ماہی، اقبال، اپریل ۱۹۶۳ء
شاہ حاتم	اورینٹل کالج میگزین، فروری ۱۹۶۳ء
انتخاب کلام حاتم	ایضاً مئی ۱۹۶۳ء
ایضاً	ایضاً اگست ۱۹۶۳ء

(د) تحقیقی مقالات کی نگرانی:

۱۹۶۰ء:

۱- مس طاہرہ بیگم — اکبر اور ان کی ظرافت

۱۹۶۱ء:

۱- ریحانہ خانم — اردو میں آپ بیتیاں

۲- نزہت — فرحت اللہ بیگ

۱۹۶۲ء:

۱- مس فرحت سعید — دیوان مصحفی (ترتیب و تحشیہ)

۲- مس در شہوار — بنگال میں اردو

۳- مس نکہت افزا — اردو میں شخصیت نگاری

۴- مس مبارک اختر — اکبر کی غزل

۵- مس نسیمہ فردوس — اردو سفر نامے

۱۹۶۴ء :

۱۔ مس رعنا صفدر	مولانا عبدالماجد دریابادی
۲۔ مس کنیز فاطمہ	دیوان جرأت (ردیف و سے ی تک)
۳۔ مس آفتاب بیگم	فانی بدایونی
۴۔ مس گیتی آرا	اردو مکتوب نگاری
۵۔ مسٹر غلام حسین	اردو کی حبسیہ شاعری

(۱۰)

جناب غــــلام جیلانی مخدوم
ایم-اے (فارسی) ایم-اے (عربی) ایم-او-ایل
لیکچرار شعبۂ فارسی
(استاد فاضل فارسی)

مطبوعہ تالیفات :

القواعد والانشاء (اُردو قواعد و انشا پردازی) ۔
فارسی کی پہلی کتاب برائے جماعت ششم ۔
دینیات کی کتاب برائے جماعت ھفتم ۔
ترجمہ چہار مقالہ برائے طلبہ ایم۔ اے۔ و فاضل فارسی ۔
تشریحات مطلع السعدین ۔
سمودر سنگم ترجمہ مطلع السعدین ۔
مشکواۃ الفوائد ۔
راوق مغانہ ۔
رحیق سلسال ۔
معاون عربیہ برائے طلبہ عربی خواں ۔
ترجمہ جدید برائے طلبہ فارسی خواں ۔
رہبر کامل برائے طلبہ بی ۔ اے ۔
اُردو قواعد و انشاء برائے جماعت ششم۔ ھفتم۔ ھشتم ۔
خلاصہ دربار اکبری ۔
خیالات مشتمل برمضامین فارسی ۔
اسباق الاخلاق برائے فاضل فارسی ۔
تدوین اصطلاحات ۔
تدوین محاورات ۔
ترجمہ فارسی رباعیات بابا طاھر ۔

(۱۱)

جناب ذوالفقار علی ملک

ایم۔اے (عربی) ایم۔اے (اسلامیات)
لیکچرار شعبہ عربی

تحقیقی مقالات (مطبوعہ و غیر مطبوعہ)

سال	ریسرچ	کیفیت
۱۹۵۶	امام ابن قیم الجوزیہ	مقالہ برائے ایم۔ اے (عربی)
۱۹۵۷	قرآن مجید کا نظریہ توحید	,, ,, (اسلامیات)
۱۹۵۷	داعی توحید امام ابو حنیفہ	مطبوعہ الاعتصام
۱۹۵۷	امام ابن تیمیہ	,, ,,
۱۹۵۸	مسلمان اور علم کیمیاء	,, رحیق
۱۹۵۸	کیا حافظ ابن القیم صوفی تھے	,, الاعتصام
۱۹۵۸	ابن القیم اور حقیقت تصوف	,, ,,
۱۹۵۸	ابن قیم الجوزیہ	,, منہاج
۱۹۵۹	اخلاق وتصوف کی ایک رفیع الشان کتاب کا تعارف (مدارج السالکین)	,, رحیق
۱۹۵۹	عرب جاھلیت کے مشہور بت	,, ,,
۱۹۶۰	مسلمان اور علم طبیعیات	,, امروز
۱۹۶۱	دور جاھلیت کے اشعار ھم تک کیسے پہنچے	,, اسلوب
۱۹۶۱	شیخ محی الدین ابن عربی کا فلسفہ تصوف، اس کا پس منظر اور اس کے تاثرات	,, الاعتصام
۱۹۶۲	اسلام اور علوم جدیدہ	,, ایشیا
۱۹۶۳	قرون وسطیٰ کے کتب خانے	,, چٹان
۱۹۶۳	امام ابن قیم الجوزیہ، حالات زندگی و مؤلفات	اوریئنٹل کالج میگزین

اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے لئے ابن قیم الجوزیہ پر ایک مقالہ تحریر کیا۔

(۱۲)

جناب مولانا حافظ نورالحسن خاں

فاضل دیوبند ' مولوی فاضل

لیکچرار شعبۂ عربی

مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف :

غزالی کا تصور اخلاق (ترجمہ "الاخلاق عندالغزالی")	مطبوعہ : مکتبۂ علمیہ لیک روڈ ، لاہور
المفردات فی غریب القرآن (اُردو) جلد اول	غیر مطبوعہ
حدیث مطرب ومے (عرب موسیقاروں کے حالات و واقعات)	غیر مطبوعہ

(۱۳)

جناب ڈاکٹر وحیـــد قریشی
ایم-اے (فارسی و تاریخ) پی ایچ۔ ڈی (فارسی و اُردو)
لیکچرار شعبۂ اُردو

(الف) مطبوعہ تصانیف:

(۱) اُردو :

شبلی کی حیات معاشقہ ، ۱۹۵۱ع

مقدمہ شعر و شاعری (ترتیب و حواشی و اضافات) ، ۱۹۵۳ع

انتخاب سودا (مع مقدمہ) ، ۱۹۵۷ع

میر حسن اور ان کا زمانہ ، ۱۹۵۹ع

مطالعہ حالی (مقالات) ، ۱۹۶۲ع

(۲) فارسی :

نامۂ عشق (ترتیب و حواشی) ، ۱۹۵۹ع

دربار ملی (بہ اشتراک شیخ محمد اکرام) ، ۱۹۶۱ع

ثواقب المناقب (ترتیب و حواشی) ، ۶۱-۱۹۶۰ع (جاری)

(۳) پنجابی :

یاز نامہ عبدی قیصر شاہی ، ۱۹۶۳ع

مختصر تاریخ ادب پنجابی (نظر ثانی)

ب) زیر طبع و ترتیب کتب:

عملی تنقید ۔

ناشر ، بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن ، لاہور (مسودہ بورڈ کے پاس)

اردو تنقید (انتخاب) تین جلدیں

بہ اشتراک ریاض احمد، ناشر ، مکتبہ جدید، لاہور (زیر طبع)

اردو کا بہترین انشائی ادب (دو جلد)

ناشر ، میری لائبریری ، لاہور (زیر طبع)

اردو میں شخصیت نگاری
ناشر، میری لائبریری، لاہور (مسودہ تیار)

اردو کا طنزیہ و مزاحیہ نثری ادب
ناشر، میری لائبریری، لاہور (مسودہ تیار)

مثنویات میر حسن (دو جلد، ترتیب)
ناشر، مجلس ترقی ادب، لاہور (زیر ترتیب)

جامع الاخلاق (ترتیب و تحشیہ)
ناشر، مجلس ترقی ادب، لاہور (زیر ترتیب)

کلیات جسونت سنگھ پروانہ (ترتیب و تحشیہ)
ناشر، انجمن ترقی اردو، کراچی (زیر ترتیب)

میر حسن اور ان کا زمانہ (طبع ثانی)
ناشر، انجمن ترقی اردو، کراچی (مسودہ تیار)

ثواقب المناقب (صفحہ ۲۱۲ تا آخر)
ناشر، اورینٹل کالج میگزین، لاہور (مسودہ تیار)

بیان الادیان (ترتیب و تحشیہ) (زیر ترتیب)

انتخاب آتش (مع مقدمہ) (مسودہ تیار)

پنجاب میں اردو (مع حواشی و زوائد)
ایک ایڈیشن مکمل حواشی کے ساتھ پریس میں جا
چکا ہے۔ ناشر، کتب نما، لاہور (زیر ترتیب)

نقد جان (مجموعہ کلام) (مسودہ تیار)

تحقیقی مقالات (مسودہ تیار)

تنقیدی مقالات (مسودہ تیار)

Insha Literature in Persian
a critical study (نظر ثانی)

History of Lahore (زیر ترتیب)

(ج) مطبوعہ مقالات:

۱۹۴۵ع:

شبلی کی حیات معاشقہ	کتاب لاہور، اپریل ۱۹۴۵ع
	ادبی دنیا، لاہور، جون ۱۹۴۵ع
	روزنامہ احسان، لاہور، ۱۹۴۹ع
تنقید شعرالعجم پر ایک نظر	کتاب، لاہور، جون ۱۹۴۵ع

۱۹۴۶ع:

ہمارا قدیم انداز تنقید	شاہکار، لاہور، جولائی ۱۹۴۷ع
	کتاب، لاہور، اکتوبر ۱۹۴۶ع
	آرزو، سیالکوٹ، شمارہ اول ۱۹۴۸ع

۱۹۴۷ع:

خالد صاحب اور علامہ شبلی	کتاب، لاہور، فروری ۱۹۴۷ع
قدیم غزل اور قدیم شاعر	شاہکار، لاہور، اکتوبر ۱۹۴۷ع
شبلی اور حالی کے ہاں تنقیدی اصطلاحات	ادبی دنیا، لاہور، جون ۱۹۴۷ع
حامد عزیز مدنی، ایک مطالعہ	محور، امرتسر، شمارہ اول ۱۹۴۷ع
تلاطم	راوی، لاہور، فروری ۱۹۴۷ع

۱۹۴۸ع:

فراق کی شاعری، ایک مطالعہ	چندن، کانپور، سالنامہ ستمبر ۱۹۴۸ع
مرزا محمد حسن قتیل	ضمیمہ، اوریئنٹل کالج میگزین، لاہور، مئی ۱۹۴۸ع

۱۹۴۹ع:

شاد کی شاعری، ایک مطالعہ	چندن، کانپور، سالنامہ ۱۹۴۹ع
اُردو کے جدید تر شعراء (قسط اول)	جاوید، لاہور، سالنامہ ۱۹۴۹ع
	خیال، بمبئی، جون ۱۹۴۹ع
اُردو کے جدیدتر شعراء (قسط دوم)	جاوید، لاہور، فروری ۱۹۴۹ع

جدید فارسی شاعری میں اوزان کے تجربے	امروز، لاہور، ۱۷ جنوری ۱۹۴۹ء
ایران میں ڈرامہ نگاری	زمیندار، شاہ ایران نمبر، ۱۹۴۹
انشاء کے حضور میں	امروز، جون ۱۹۴۹ء
	ادبی دنیا، جولائی ۱۹۴۹ء

۱۹۵۰ء:

حالی کی تنقید	ادب لطیف، لاہور، جولائی ۱۹۵۰ء
حالی کی شخصیت	دستور، لاہور، ۱۹۵۰ء
مصحفی اور اس کا کلام، ایک جائزہ	ماحول، راولپنڈی، شمارہ ۳-۴ ۱۹۵۰ء
خسرو کا نظریہ اسلوب	اورینٹل کالج میگزین، لاہور، نومبر ۱۹۵۰ء

۱۹۵۱ء:

مثنوی سحرالبیان	اردو، کراچی، اکتوبر ۱۹۵۱ء
	محفل، لاہور، مارچ ۱۹۶۲ء

۱۹۵۲ء:

میراجی کی پابند شاعری	ماحول، راولپنڈی، شمارہ ۶-۷ ۱۹۵۲ء
تاریخ لاہور، پر ایک نظر	تاریخ و سیاسیات، کراچی، نومبر ۱۹۵۲ء
لکھنؤ کا دبستان شاعری، پر ایک نظر	نوائے ادب، بمبئی، اکتوبر ۱۹۵۲ء

۱۹۵۳ء:

اردو تنقید ۱۸۵۷ء سے پہلے	ادبی دنیا، اگست ۱۹۵۳ء
فیضی کا نظریہ شعر	نقوش، شمارہ نمبر ۱۵، ۱۹۵۳ء
	ارمغان علمی، ۱۹۵۵ء
غالب کا نظریۂ شعر	تحریر، ۱۲ مئی ۱۹۵۲ء
	سویرا، لاہور، ۱۹۵۳ء
	نقد غالب، علی گڑھ ۱۹۵۶ء

۱۹۵۴ع:

The Indian Persian Islamic Lit. Lahore	March 1954
The Caravan Gwr.	Jan. 1955
میر حسن اور فیض آباد	اُردو، کراچی، جولائی ۱۹۵۴ع
سودا کی غزل گوئی	نئی تحریریں، لاہور، شمارہ اول ۱۹۵۴ع
	کاروان، گوجرانوالہ ۱۹۵۵ع
حالی دلی میں	ماہ نو، کراچی، ۱۹۵۴ع

۱۹۵۵ع:

شعرا کے مختصر حالات	نقوش، غزل نمبر ۱۹۵۵ع
اقبال کے تیرہ غیرمطبوعہ خطوط پر تنقید	آفاق، لاہور، اقبال نمبر، اپریل ۱۹۵۵ع
قـدیم نظـریـۂ اسلوب	راوی، نثر نمبر، لاعور، جون ۱۹۵۵ع
Gujranwala: Past and Present The Caravan Gwr.	Nov. 1955
Oriental College Magazine Lahore, Revised.	Feb. 1955
احوال غالب (تبصرہ)	دستور، لاہور، ۱۹۵۵ع
حدیث درد (ملک منظور)	ایک تعارف، ۱۹۵۵ع
خلش خار (راسخ عرفانی)	ایک تعارف، ۱۱ ستمبر ۱۹۵۵ع

۱۹۵۶ع:

روایت اور تـنـقـیـد	راوی، دسمبر ۱۹۵۶ع
میر حسن کی ولادت	ادب لطیف، ستمبر ۱۹۵۶ع
شیخ سعدی کا ایک قطعہ (قسط اول)	کاروان، گوجرانوالہ، ۱۹۵۶ع
Education Reforms in W. Pakistan The Caravan 1956	
بھوانی جنکشن (ایک مطالعہ)	قندیل، لاہور، ۱۱ مارچ ۱۹۵۶ع

۱۹۵۷ء:

تذکرۂ شعرائے اُردو	نقوش، شمارہ ۶۱-۶۲ جنوری فروری ۱۹۵۷ء
اقبال کی شاعری	چٹان، اقبال نمبر، ۲۲ اپریل ۱۹۵۷ء
حالات حسن کے دو ماخذ	اوریئنٹل کالج میگزین، مارچ ۱۹۵۷ء

۱۹۵۸ء:

شیخ سعدی کا ایک قطعہ (قسط دوم)	نورالتعلیم، گکھڑ، فروری ۱۹۵۸ء
یادگار غالب ــ ایک تحقیقی مطالعہ	سویرا، اکتوبر ۱۹۵۸ء
کیف دوام (ملک منظور)	ایک تعارف، ۲۹ اپریل ۱۹۵۸ء

۱۹۵۹ء:

مکتوبات سرسید	استقلال، لاہور، ۱۵ جولائی ۱۹۵۹ء
سوز و ساز (تبصرہ)	استقلال، لاہور، ۱۵ جولائی ۱۹۵۹ء
میں اور حالی	سویرا، ۱۹۵۹ء
میر حسن کی شخصیت	کامران، سرگودھا، سالنامہ ۱۹۵۹ء
اقبال کا اثر دوسرے شعرا پر	استقلال، اقبال نمبر، ۱۵ اپریل ۱۹۵۹ء
میر حسن کی غزل گوئی	نقوش، لاہور، ۱۹۵۹ء
اقبال کا رنگ اصلاح	کردار نو، لاہور، اپریل مئی ۱۹۵۹ء
قاضی سراج الدین	اُردو، کراچی، جولائی ۱۹۵۹ء
The Problems of Exhibiting Mss. in the Museums	Jan. 1959 Museums Journal (Pak.)

۱۹۶۰ء:

مثنوی چندر بدن ماہ یار	برگ گل، کراچی، سالنامہ شمارہ ۵ ۱۹۶۰ء
آتش کی غزل گوئی	نقوش، مئی ۱۹۶۰ء
میر حسن کی تصانیف	اسلوب، لاہور، مارچ ۱۹۶۰ء
غالب کا ایک شعر	فاران، لاہور، مئی ۱۹۶۰ء
سحرالبیان کی مقبولیت	اسلوب، لاہور، جون ۱۹۶۰ء

ثواقب المناقب (محمد ماہ صداقت) قسط اول	اورینٹل کالج میگزین، فروری ۱۹۶۰ء
ثواقب المناقب (محمد ماہ صداقت) قسط دوم	اورینٹل کالج میگزین، مئی ۱۹۶۰ء
جدید فارسی شاعری ــ (تبصرہ)	اورینٹل کالج میگزین، ۱۹۶۰ء

۱۹۶۱ء:

مقدمہ کلام آتش ــ (تبصرہ)	اورینٹل کالج میگزین، نومبر ۱۹۶۱ء
ثواقب المناقب (محمد ماہ صداقت) قسط سوم	اورینٹل کالج میگزین، ۱۹۶۱ء
ثواقب المناقب (محمد ماہ صداقت) قسط چہارم	اورینٹل کالج میگزین، ۱۹۶۱ء
پاک و ہند میں فارسی زبان و ادب کا	گیت، لاہور، ۲۸ فروری ۱۹۶۱ء
ابتدائی دور	آہنگ، کراچی، ۱۹۶۱ء
رسم الخط کا مسئلہ	نصرت، لاہور، ۱۴ مئی ۱۹۶۱ء
	آفاق، جون ۱۹۶۱ء
	قومی زبان، کراچی، جون ۱۹۶۱ء
	محور، لاہور، ستمبر ۱۹۶۱ء
رسم الخط کا ایک نمونہ	چٹان، لاہور

۱۹۶۲ء:

فصیل شب ــ ایک مطالعہ	چٹان، لاہور، ۲۹ جنوری ۱۹۶۲ء
سراپائے حبیب ــ ایک تعارف	۱۹۶۲ء
سحر البیان	محفل (لاہور)، مارچ ۱۹۶۲ء
رنجیت سنگھ کے عہد کی ایک دستاویز	علم، لاہور، اپریل، مئی ۱۹۶۲ء
آزاد کا ایک درسی شاہکار	ادب لطیف، لاہور، مئی ۱۹۶۲ء
	نقش، کراچی، جولائی ۱۹۶۳ء
Folk Romances of Pakistan Sassi Punnun	فاران، لاہور، جون ۱۹۶۲ء
علامہ اقبال اور اسلامیہ کالج	فاران، لاہور، جون ۱۹۶۲ء
اکبر اور نئی علامات	صحیفہ، لاہور، شمارہ ۲۰، جولائی ۱۹۶۲ء

میر حسن کی علمی قابلیت	محفل، لاہور، جولائی ۱۹۶۲ع
میر حسن کا خاندان اور معاصرین	محفل، لاہور، اگست ۱۹۶۲ع
علامہ اقبال کی زندگی کی بعض تفصیلات	سرمایۂ فکر و نظر، جلد اول، لاہ ۱۹۶۲ع

۱۹۶۳ع :

میر شیر علی افسوس	(قسط اول)، صحیفہ، لاہور، شمارہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۳ع
میر شیر علی افسوس (قسط دوم)	صحیفہ، لاہور، شمارہ ۲۳، اپریل ۱۹۶۳
حکیم احمد شجاع اور ان کا ادبی کام	نئی قدریں، حیدر آباد، اپریل ۱۹۶۳ع
منزل منزل دل بھٹکے گا ــ ایک تعارف	اپریل ۱۹۶۳ع
ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی تحقیقی کتب کا جائزہ	اورینٹل کالج میگزین، لاہور، مئی ۱۹۶۳
A document of the Sikh period	Journal of Punjab University Historical Society مئی، ۱۹۶۳

(د) اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے لیے مندرجہ ذیل مقالات لکھے:

۱۹۵۹ع :

۱- شیر علی افسوس	اردو

۱۹۶۰ع :

۲- داغ	اردو
۳- موسن (نظر ثانی)	اردو

۱۹۶۱ع :

۴- ٹیک چند بہار	فارسی

۱۹۶۲ع :

۵- احمد ٹھٹھوی	تاریخ

۶۔ آذر — فارسی

۷۔ آدینہ بیگ خان — تاریخ

۸۔ آصف جاں خان (نظر ثانی) — تاریخ

۹۔ آرزو (نظر ثانی) — فارسی

۱۰۔ قطعہ (زیر تحریر) — اردو ۔ فارسی

۱۱۔ مرثیہ (زیر تحریر) — اردو ۔ فارسی

(۵) تحقیقی کام کی نگرانی ۔

پی ایچ ۔ ڈی کے مقالات :

۱۔ جرأت اور ان کی شاعری — محمد شریف ھلال ، (منظور شدہ)

۲۔ اردو میں بچوں کا ادب — اسد علی ادیب (منظور شدہ)

ایم ۔ اے کے مقالات :

(۱) فارسی :

۱۔ مظہر جان جاں اور ان کی فارسی شاعری — عثمان صدیقی (۱۹۶۰ع)

۲۔ خواجہ میر درد اور ان کی فارسی شاعری — خواجہ عبدالحمید یزدانی (۱۹۶۱ع)

۳۔ غلام ھمدانی مصحفی کی فارسی شاعری — حفیظ الرحمن سحابی (۱۹۶۰ع)

(۲) اردو :

۴۔ اردو میں قطعہ نگاری — خواجہ محمد ذکریا (۱۹۶۲ع)

۵۔ تجلی ۔ میر محمد حسین — افسر حسین رضوی (۱۹۶۲ع)

۶۔ سید سلیمان ندوی — سید ذوالفقار بخاری (۱۹۶۲ع)

۷۔ مولانا عبدالسلام ندوی — محمد ارشد کیانی (۱۹۶۳ع)

۸۔ اردو میں شخصیت نگاری — مس نکہت افزا بخاری (۱۹۶۳ع)

۹۔ غزل کے اصول — مس نوشابہ اختر (۱۹۶۳ع)

۱۰۔ جدید اردو شاعری میں ہیئت کے تجربے — مسٹر نسیم بخاری (۱۹۶۳ع)

۱۱- جدید اردو شاعری میں رمزیت	تبسم کاشمیری (۱۹۶۳ع)
۱۲- مجنوں گورکھپوری	تسنیم اختر (۱۹۶۳ع)
۱۳- ڈاکٹر محی الدین قادری زور	تحریم اختر (۱۹۶۳ع)
۱۴- اردو کی خمریہ شاعری اور ساقی نامہ	محمد اسلم ارشاد (۱۹۶۳ع)
۱۵- عبدالمجید سالک	ذوالفقار علی نقوی (۱۹۶۲ع)

(۱۴)

جناب مولانا میرک شاہ

سابق استاد شعبۂ عربی

(۱۹۶۰ء میں سبکدوش ہو گئے)

(الف) قرآن پاک کی تفسیر کا کام عربی میں قرآن پاک کی تفسیر اردو میں مع ترجمه اردو ، قرآن پاک کا ترجمه کشمیری میں مع فوائد اردو میں شروع کیا ہے جو اب تک جاری ہے۔

(ب) دائرہ المعارف اردو کے لیے (۱) اصول فقه (۲) اصول حدیث (۳) اصول تفسیر اردو زبان میں لکھ کر دے دیے۔

(ج) مختلف مضامین پر کتابچے و اخباری مضامین۔

(د) مثنوی خسرو و شیرین نظامی کا حاشیه لکھا (سیکنڈری بورڈ کے لیے)۔

(۱۵)

جناب مولانا عبــــدالصمـد صارم

فاضل دیوبند، فاضل جامعہ ازہر
استاد شعبۂ عربی

تحقیقی مقالات:

اوریئنٹل کالج میگزین میں آلہا اودل پر ایک مضمون مئی ۱۹۵۷ع میں شائع ہوا اور ایک مضمون اسلام کھنڈ پر نومبر ۱۹۵۸ع میں اوریئنٹل کالج میگزین میں شائع ہوا۔

مطبوعہ کتابیں:

عربی

- المقالات الخمس ...
- باب الخوارج لکامل ...
- استاذ العربیہ ۴ جلد ...
- اساس العربیہ ۳ جلد ...

فارسی

- فارسی آموز ۳ جلد

اردو

- سفر نامہ صارم۔
- مقالات صارم۔
- مضامین صارم۔
- سفرنامہ حج و زیارت۔
- شیخ الاسلام۔
- اردو قواعد۔
- اسلامی کتاب جلد ۴۔
- سیرت امام بخاری۔
- سیرت امام شافعی۔
- سیرت امام ابوحنیفہ۔
- سیرت شیخ الهند۔
- سیرت حسین احمد۔
- سیرت محمد قاسم۔
- سیرت رشید احمد گنگوهی۔
- سیرت اشرف۔
- شعر العرب۔
- تاریخ القرآن۔
- تاریخ الحدیث۔
- تاریخ التفسیر۔
- تاریخ الفقه۔

(۱۶)

ڈاکٹر ناظر حسن زیدی
ایم۔اے (اردو) پی ایچ۔ڈی
لیکچرار شعبۂ اُردو

(الف) مطبوعہ تصانیف (تراجم):

فرض شناسی - ترجمہ Duty ڈاکٹر سیموئیل اسمائلز	(اخلاقیات)
قلوپطرہ - ترجمہ Cleopetra and her times	(تاریخ مصر و روم)
بچے اور والدین - ترجمہ Parents and Childern	(تعلیم و تربیت)

(ب) زیر طبع تصانیف:

مومن دھلوی	(تحقیقی مقالۂ برائے پی ایچ - ڈی)
اپنی مدد آپ - ترجمہ Self help	(اخلاقیات)
جوانوں کے مسائل - ترجمہ Coming of Age	(اخلاقیات) ادارۂ فرینکلن

(ج) مطبوعہ مقالات:

۱۹۵۳ع:

باغ و بہار میں معاشرت کے مرقعے (امروز ، اکتوبر ۱۹۵۳ع)

۱۹۵۴ع:

قدیم روم کا فن حرب (قندیل ، ستمبر ۱۹۵۴ع)

۱۹۵۸ع:

فن تاریخ گوئی (امروز ، جولائی ، اگست ۱۹۵۸ع)

۱۹۶۰ع:

"لانا میرا قلمدان (سودا کی ھجو گوئی)

۱۹۵۸ع:

نظیر ، ایک تماشا دوست شاعر (امروز ، جولائی ۱۹۵۸ع)

۱۹۵۹ع:

عرفی کی روایت (اقبال ، مئی ۱۹۵۹ع)

۱۹۶۰ع :

نذیر احمد کے معتوب کردار (امروز، جولائی ۱۹۶۰ع)

۱۹۶۰ع :

دیوان شمس تبریز (اقبال، جون ۱۹۶۰ع)

۱۹۶۳ع :

گلزار نسیم — ایک جالیاتی جائزہ (صحیفہ، نومبر ۱۹۶۳ع)

مومن کی داستان الفت (اکتوبر، ۱۹۲۳ع، فنون)

فارسی - شخصیت غالب در اشعار وی (ھلال، ۱۹۵۵ع)

1. Syed Ahmed Shaheed. C.M. Gazette 12.5.63.
2. Iqbal's conception of Art—English: (Eastern World, London, May 1953).
3. Mirza Ghalib's Prose (West Pakistan, September 1962).

(د) ایم - اے کے مقالات کی نگرانی:

۱- مس شاھدہ پروین	سیاب اکبر آبادی
۲- مس شمشاد بیگم نذیر	عزیز لکھنوی
۳- مس عاتکہ ملک	نعت گوئی
۴- مس امتہ القدوس	جگر مراد آبادی
۵- جمیلہ قدسیہ	نادر کاکوروی
۶- شگفتہ پروین عباسی	مومن و غالب کا تقابلی مطالعہ
۷- آغا حیدر	نفیس کی مرثیہ نگاری

(۱۷)

جناب امین اللہ وثیر
ایم ۔ اے (عربی و اُردو)
لیکچرار شعبۂ عربی

(الف) مطبوعہ مقالات :

۱۔ عہد رسالت کا نظام حکومت	روز نامہ فتح اسلام ، حیدر آباد ، ۳ ستمبر ۱۹۵۵ع
۲۔ المنفلوطی	جون ۱۹۵۱ع
۳۔ اسلام میں عورت کا مقام	رسالہ نیا زمانہ ، سیالکوٹ ، مئی ۱۹۵۸ع
۴۔ کلام اقبال میں عربی اقتباسات	ماھنامہ دست صبا ،، اپریل ۱۹۶۰ع
۵۔ مولانا ابوالکلام آزاد	ماھنامہ بانگ سحر ،، ۱۹۵۹ع
۶۔ سامی زبانوں کی نشو و نما اور ارتقاء	مرے کالج میگزین ،، مارچ ۱۹۶۰ع
۷۔ الف لیلہ	ماھنامہ اردو ڈائجسٹ ، لاھور ، نومبر ۱۹۶۰ع
۸۔ ازواج مطہرات	ماھنامہ عفت ، لاھور ، جنوری ۱۹۶۱ع (وبعد)
۱۔ شاعر رسول ، حضرت حسان بن ثابت	اردو ڈائجسٹ ، لاھور ، مارچ ۱۹۶۱ع

(ب) غیر مطبوعہ و زیر تصنیف مقالات !

۱۔ ابن زیدون (زندگی اور شاعری)	مقالہ برائے ایم ۔ اے عربی ، ۱۹۵۴ع
۲۔ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی	زیر تصنیف مقالہ برائے پی ایچ ۔ ڈی